بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

Salmankhan Salmankhan
Nepal urdu times
UPI ID: salmankhansalmankhan97861@okicici

Nepal urdu times

نیپال اردو ٹائمز

Weekly
The NEPAL URDU TIMES

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی

weeklynepalurtutimes@gamil.com

جلد نمبر ۱
VOL:(1)

شمارہ نمبر ۷۹
ISSUE (79)

1 صفحات

۵/مارچ ۲۰۲۶ مطابق ۱۵/رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ جمعرات

آیت اللہ خامنہ ئی کے بیٹے مجتبیٰ خامنہ ئی کو جانشین مقرر، باضابطہ اعلان جلد متوقع

تہران: (ایجنسیاں)
اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے بیٹے مجتبیٰ خامنہ ای کو ان کا جانشین منتخب کر لیا گیا ہے اور وہ سپریم لیڈر کا عہدہ سنبھالیں گے۔ اسرائیلی حکام نے Ynet News کو بتایا کہ مجلس خبرگان آئندہ چند گھنٹوں میں مجتبیٰ خامنہ ای کے نام کا باضابطہ اعلان کر سکتی ہے تاہم ایران کے سرکاری میڈیا کی جانب سے اس پیش رفت کی کوئی آزادانہ تصدیق سامنے نہیں آئی ہے۔اس سے قبل The New York Times نے رپورٹ کیا تھا کہ ۵۶ سالہ مجتبیٰ خامنہ ای سپریم لیڈر کے منصب کے لیے نمایاں امیدوار کے طور پر ابھرے ہیں۔ مجتبیٰ خامنہ ای آیت اللہ علی خامنہ ای کے دوسرے بڑے بیٹے ہیں۔ اخبار کے مطابق ایران کی مجلس خبرگان نے مبینہ طور پر پاسداران انقلاب کے شدید دباؤ میں انہیں ملک کا نیا سربراہ منتخب کیا۔
رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ مجتبیٰ خامنہ ای اپنے والد کے دفتر کے انتظام میں اہم کردار ادا کرتے رہے اور ان کے پاس پاسداران انقلاب اور قدس فورس کی اعلیٰ قیادت تک رسائی اور قریبی روابط موجود تھے۔ اسرائیلی میڈیا نے انہیں اپنے والد سے زیادہ سخت گیر قرار دیتے ہوئے ایران میں مظاہرین کے خلاف سخت کریک ڈاؤن کے پیچھے اہم کردار کا حامل بتایا ہے۔

نومبر ۲۰۱۹ میں امریکی محکمہ خزانہ نے مجتبیٰ خامنہ ای پر پابندیاں عائد کی تھیں۔ انہیں اس بنیاد پر نامزد کیا گیا تھا کہ وہ باضابطہ طور پر کسی

سرکاری عہدے پر منتخب یا مقرر نہ ہونے کے باوجود سپریم لیڈر کی نمائندگی کر رہے تھے۔ امریکی محکمہ خزانہ کا کہنا تھا کہ اس وقت کے سپریم لیڈر نے اپنی قیادت کی بعض ذمہ داریاں مجتبیٰ خامنہ ای کو سونپ رکھی تھیں اور وہ پاسداران انقلاب قدس فورس اور بسیج

اقدامات کو آگے بڑھا رہے تھے۔یہ بھی اطلاعات سامنے آئی تھیں کہ مجتبیٰ خامنہ ای کو لندن میں پر تعیش جائیدادوں تک رسائی حاصل ہے اور برطانیہ سوئٹزرلینڈ اور لختن شٹائن میں ان کے اکاؤنٹس موجود ہیں۔
دوسری جانب امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر نے ایران کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی شدید عسکری کارروائیوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور ان کے مقاصد حاصل کیے جائیں گے۔ان کا کہنا

تھا کہ ان کے فوجی اہداف واضح ہیں اور افواج پوری پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ مشن پر عمل کر رہی ہیں۔
مشرق وسطیٰ میں کشیدگی چوتھے روز میں داخل ہو چکی ہے۔ امریکا اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملوں میں سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای سمیت اہم شخصیات کی ہلاکت کے بعد تہران نے جوابی کارروائیاں کرتے ہوئے خطے میں امریکی فوجی اڈوں اور اسرائیلی اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔

ایوان نمائندگان کے انتخابات کے لیے ملک بھر میں ووٹنگ جاری

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو نیپال میں آج پارلیمانی انتخابات کے لیے حق رائے دہی صبح ۷ بجے شروع ہوئی۔ ۲۷۵ نشستوں کے لیے ووٹنگ شام ۵ بجے تک جاری رہے گی۔ ۱۶۵ نشستیں براہ راست انتخاب اور ۱۱۰ نشستیں متناسب نمائندگی کے نظام سے بھری جائیں گی۔ الیکشن کمیشن کے قائم مقام چیف الیکشن کمشنر رام پرساد بھنڈاری نے ووٹروں سے بلا خوف و خطر ووٹ ڈالنے کی اپیل کی ہے۔ نیپال کا وقت ہندوستان سے ۱۵ منٹ آگے ہے۔نیپال میں یہ انتخابات گزشتہ سال ہونے والی "جین زی" تحریک کے بعد ہو رہے ہیں۔ ستمبر ۲۰۲۵ میں ہونے والی اس تحریک کے دوران نیپال میں بڑے پیمانے پر تشدد ہوا تھا۔ اس واقعہ کے بعد ملک کی سیاسی سمت کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ جین زی تحریک کے بعد اس وقت کے وزیر اعظم کے پی شرما اولی کی حکومت گر گئی تھی۔ اس کے بعد عبوری وزیر اعظم کے طور پر سشیلا کارکی نے قیادت سنبھالی۔ اس حکومت نے سیاسی استحکام کی بحالی اور جمہوری عمل کو آگے

بڑھانے کے لیے انتخابات کرانے کا فیصلہ کیا۔نیپال کے الیکشن کمیشن کے مطابق ان انتخابات میں ۱ کروڑ ۸۹ لاکھ سے زائد رجسٹرڈ ووٹرز ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں۔ ان میں تقریباً ۹۶ لاکھ ۶۰ ہزار مرد اور ۹۲ لاکھ ۴۰ ہزار خواتین شامل ہیں۔ براہ راست انتخابی نظام کے تحت ۳۴۰۶، امیدوار انتخابی میدان میں ہیں جبکہ متناسب نمائندگی کے نظام کے لیے ۳۱۳۵، امیدواروں کی فہرست جاری کی گئی ہے۔ قائم مقام چیف الیکشن کمشنر بھنڈاری نے بتایا کہ متناسب نمائندگی کے نظام کے تحت ووٹوں کی گنتی، جس سے ۱۱۰ نشستوں کی تقسیم کا فیصلہ ہوتا ہے، اس میں دو سے تین دن زیادہ لگ سکتے ہیں۔ اگر کمیشن اس وقت کی حد پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو یہ انتخابی نتائج کے اعلان کے حوالے سے ملک کی تاریخ میں ایک اہم تبدیلی ہوگی۔ نیپال میں ۲۰۲۲ کے گزشتہ عام انتخابات کے دوران حکام کو مکمل اور حتمی نتائج شائع کرنے میں دو ہفتے سے زیادہ کا وقت لگا تھا۔

عام انتخابات: وزیر اعظم سشیلا کارکی نے اپنا ووٹ ڈالا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو
عبوری وزیر اعظم سشیلا کارکی نے ایوان نمائندگان کے انتخابات میں اپنا ووٹ ڈالا۔ کارکی نے کٹھمنڈو کے حلقہ ۵ کے دھاپاسی میں واقع دھاپاسی لوئر سیکنڈری اسکول فیمالچولی پولنگ اسٹیشن پر اپنا ووٹ ڈالا۔اپنا ووٹ ڈالنے کے بعد وزیر اعظم کارکی نے ملک بھر کے ووٹروں سے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کا ووٹ جمہوریت میں سب سے بڑی طاقت ہوتا ہے اور ہر شہری کو انتخابات میں حصہ لے کر اپنے حق استعمال کرنا چاہیے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر زور دیا کہ ہر ووٹر کا ووٹ ملک کے مستقبل کے تعین میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لیے انہوں نے تمام شہریوں پر زور دیا کہ وہ بلا خوف و خطر پولنگ اسٹیشن جائیں اور اپنی پسند کے امیدوار کا انتخاب کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمہوری نظام کی مضبوطی کے لیے فعال عوامی شرکت ضروری ہے۔ زیادہ پولنگ ہونے سے حکومت کو وسیع پیمانے پر عوامی حمایت اور قانونی حیثیت ملتی ہے، جس سے ملک میں مستحکم اور جوابدہ حکمرانی قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ نیپال میں اس الیکشن کو حالیہ سیاسی پیش رفت اور نوجوانوں کی سرگرمی کے پیش نظر اہم سمجھا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ شہری پرامن اور پرجوش طریقے سے ووٹنگ کے عمل میں حصہ لیں گے جس سے جمہوریت مزید مضبوط

عام انتخابات: سرکردہ رہنماؤں نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو نیپال میں ووٹنگ کے پہلے گھنٹے میں ہی کئی سرکردہ لیڈروں اور امیدواروں نے اپنا حق رائے دہی استعمال کیا۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنا حق رائے دہی کا استعمال کریں۔اجیالو نیپال پارٹی کے صدر کلمان گھیسنگ نے کاٹھمنڈو حلقہ ۳ میں واقع جن کلیان سیکنڈری اسکول پولنگ اسٹیشن پر اپنا ووٹ ڈالا۔ اسی طرح راشٹریہ پرجاتنتر پارٹی کے رہنما اور کاٹھمنڈو حلقہ ۵ کے امیدوار کمل تھاپا نے وشال ملن کیندر پولنگ میونسپلٹی میں اپنا ووٹ ڈالا۔ نیپال کمیونسٹ پارٹی کے کوآرڈینیٹر اور سابق وزیر اعظم پشپ کمل دہل نے چتون ضلع کے بھرت پور میٹروپولیٹن سٹی ۱۴- میں نیپال پولیس اسکول شانتی یور پولنگ اسٹیشن میں اپنا ووٹ ڈالا۔ نیپالی کانگریس کے نائب صدر وشو پرکاش شرمانے، میچی نگر ۹- جھاپا۔ حلقہ ۱ میں واقع کاویشیرو منی سیکنڈری اسکول پولنگ اسٹیشن پر اپنا ووٹ ڈالا۔ گتی شیل لوک تانترک پارٹی کے رہنما جناردن شرما اور سابق وزیر خزانہ نے مسی کوٹ میونسپلٹی -- کے یمنا نندا ماڈل سیکنڈری اسکول میں اپنا ووٹ ڈالا۔ نیپال کمیونسٹ پارٹی (یو ایم ایل) کے جنرل سکریٹری شنکر پوکھریل نے تلسی پور سب میٹروپولیٹن میونسپلٹی -۱۸ کے جنتا سنسکرت سیکنڈری اسکول پولنگ اسٹیشن پر اپنا ووٹ ڈالا پارٹی کے سینئر لیڈر رابلیندر شاہ نے سینا منگل کے اناپورنا انگلش اسکول میں اپنا ووٹ ڈالا۔ قائم مقام چیف الیکشن کمشنر رام پرساد بھنڈاری نے بھی انام نگر میں اپنا ووٹ ڈالا۔

عام انتخابات: ملک بھر میں ۶۰ فیصد ووٹ ڈالے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشنر

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو
نیپال پولیس کے انسپکٹر جنرل (آئی جی پی) دان بہادر کارکی نے کہا ہے کہ ملک بھر میں ووٹنگ پرامن اور جوش و خروش سے ہوئی۔ میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے آئی جی پی کارکی نے کہا کہ سیکورٹی اداروں کے درمیان باہمی ہم آہنگی اور مربوط سیکورٹی پلان پر موثر عملدرآمد کی وجہ سے انتخابات پرامن طریقے سے ہوئے۔ ان کے بقول ملک بھر میں انتخابات پرامن طریقے سے ہوئے، انہوں نے کہا کہ دو لاکھ کے بعض حلقوں میں نظر آنے والے تنازعات کو حل کرنے کے لیے فریقین اور الیکشن افسران کے درمیان بات چیت جاری ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں میں بھی بات چیت جاری ہے۔۔انہوں نے کہا، ووٹنگ کے دن تک پہنچنے کے لیے، ہم نے ایک پیشگی اقدام کے طور پر نیپال بھر میں تمام مقامات پر تمام سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان ایک متحد سیکورٹی پلان تیار کیا تھا۔ آئی جی پی کارکی نے کہا کہ اگرچہ جنجی تحریک کے بعد پولیس کے حوصلے میں کچھ کمی آئی ہے لیکن نیپالی سیکورٹی ایجنسیوں نے محدود وسائل کے باوجود ملک کی سلامتی کے لیے لگن سے کام کیا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اعلان کردہ تاریخ پر پرامن انتخابات اس لیے ممکن ہوئے کہ سیکورٹی اہلکاروں نے ملک کو اولین ترجیح دیتے ہوئے اور ذاتی سہولتوں اور نفسانی خوشیوں کو قربان کرتے ہوئے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ انہوں نے کہا کہ مشکل حالات میں، منہدم ڈھانچے اور جلی ہوئی گاڑیوں کے درمیان بھی، سیکیورٹی اہلکار اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے مناسب وسائل اور آلات کے بغیر سڑکوں پر تعینات تھے۔

سرلاہی: انتخابات کی تیاری میں مصروف پولنگ افسر کا دورہ پڑنے سے موت۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
سرلاہی
سرلاہی کے پرساگاوں میونسپلٹی کے پولنگ اسٹیشن پر تعینات ایک پولنگ افسر اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بے ہوش ہو گیا اور علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ ضلع پولیس آفس سرلاہی کے مطابق آج دوپہر ۱۲ بجے کے قریب پرساگاوں میونسپلٹی-۴- میں واقع جگداوا بیسک اسکول جگداوا پولنگ اسٹیشن میں تعینات پولنگ آفیسر رگھوناتھ مہتو پولنگ اسٹیشن کی تیاری کے دوران اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بے ہوش ہو گئے۔ اسے فوری طور پر ملنگوا کے علاقائی اسپتال میں علاج کے لیے لے جایا گیا۔ تقریباً ۱۲:۳۰ بجے اسپتال کے ڈاکٹروں نے جانچ کے بعد اسے مردہ قرار دے دیا۔ روتہٹ میں مادھو نارائن میونسپلٹی کا رہائشی ۴۲ سالہ مہتو اس وقت سرلاہی میں برہتھوا میونسپلٹی میں واقع بیسک ہیلتھ سنٹر برہتھوا میں سینئر ہیلتھ ورکر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ سرلاہی کے ڈی ایس پی سروج گھمیرے نے بتایا کہ پولنگ اسٹیشن اہلکار کی موت کے بعد ان کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے بعد لواحقین کے حوالے کر دیا جائے گا۔ بسنت نے کہا کہ کمیشن کو اس کی اطلاع دے دی گئی ہے جس کے بعد ایک متبادل پولنگ افسر کو وہاں بھیجا جا رہا ہے

الیکشن مخالف سرگرمیوں میں ملوث افراد کو براہ راست عدالت میں لے کر جائیں گے۔ وزیر داخلہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو
وزیر داخلہ اوم پرکاش آریال نے کہا ہے کہ 'ایوان نمائندگان کے انتخابات ۵ مارچ ۲۰۲۶' کے لیے ملک بھر میں مکمل سیکورٹی کی ضمانت دی گئی ہے۔ وزیر داخلہ نے خبردار کیا ہے کہ جو کوئی بھی انتخابی عمل میں خلل ڈالے گا یا غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہو گا، اسے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے انتخابات کو صاف، آزاد، دھاندلی سے پاک اور خوف سے پاک ماحول میں کرانے کے لیے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ انہوں نے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ اعتماد کے ساتھ انتخابات میں حصہ لیں۔ وزیر داخلہ آریال نے کہا کہ انتخابی سیکیورٹی، بیلٹ پیپرز اور بیلٹ بکس کی نقل و حمل کے لیے واضح معیارات ہوں گے اور انتشار پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ وزیر داخلہ آریال کے مطابق، حکومت نے انتخابات کے لیے ایک 'انٹیگریٹڈ سیکیورٹی پلان' پاس کیا ہے اور اس کی بنیاد پر سیکورٹی میکانزم کو متحرک کیا ہے۔ سیکورٹی اہلکار اب ملک بھر کے تمام پولنگ سٹیشنوں پر پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا، 'ہمارا طریقہ کار ۲۰۲۶ کے ایوانِ نمائندگان کے انتخابات کے لیے مربوط سیکیورٹی پلان کو اپنانے کی بنیاد پر فعال ہے۔ اسی مناسبت سے اب پولنگ سٹیشنوں تک تمام سیکورٹی میکنزم پہنچ چکے ہیں۔ اور اب، جب بھی ضروری ہو، پورے ملک میں سیکورٹی کی مکمل ضمانت دی جاتی ہے

پینٹاگون نے ۴ امریکی فوجیوں کی شناخت جاری کی، کویت میں ایران کے حملے میں ہوئے تھے ہلاک

نیشنل ڈیسک:(نیوز ایجنسی) ایران پر جنگ تھوپنے کے سوال پر امریکی قیادت کے جواب جتنے مبہم، گنجلک اور غیر واضح ہیں ایران کی جوابی کارروائیاں اتنی ہی واضح اور جواز پر مبنی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، ریاض میں امریکی سفارت خانہ کو نشانہ بنانے کے بعد ایران نے دبئی میں امریکی قونصل خانے اور بندر گاہی شہر فجیرہ پر حملے کیے ہیں۔ اس بیچ، آج (بدھ) امریکی وزارت خارجہ نے عمان میں موجود غیر ہنگامی اہلکاروں اور ان کے افراد خانہ کو فوری انخلا کی اجازت دے دی ہے۔خیال رہے کہ، ایران اور امریکہ کے بیچ جوہری مذاکرات عمان کی ثالثی میں ہو رہے تھے۔ امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ حملے کے بعد ایران، عمان میں بھی امریکی اثاثوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ایران نے بئرالسبع اور بنی بریک سمیت کئی مقامات پر اسرائیل میں بھی حملے کیے ہیں۔ سعودی عرب کا میزائل مار گرانے کا دعویٰ ادھر سعودی عرب کی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے دو ایرانی میزائلوں اور کئی ڈرونز مار گرائے ہیں۔ تاہم اس حوالے سے وزارت کی جانب سے تفصیلات نہیں دی گئیں۔ اسلامی انقلابی گارڈ کا کہنا ہے کہ اس نے بحرین میں مختلف امریکی اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔اس کا دعویٰ ہے کہ اس حملے میں کچھ اڈے مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔ بحرین میں امریکی اثاثوں پر حملہ جاری واضح رہے کہ ایران، بحرین میں امریکی اثاثوں کو مسلسل نشانہ بنا رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، بحرین میں امریکی بیڑا اس کی بحری سلامتی کی ریڑ تصور کیا جاتا ہے۔یہ تقریباً ۶۔۵ ملین مربع کلومیٹر کے رقبے پر محیط ہے اور اس میں تین اہم ہرمز، نہر سویز، اور آبنائے باب المندب شامل ہیں۔بحری بیڑے میں ۳۰ سے زیادہ بحری جہاز ہیں، جن میں تباہ کن، آبدوزیں، اور موبائل طیارہ بردار بحری جہاز شامل ہیں، جن میں کل ۱۵،۰۰۰ اہلکار ہیں۔ کلیدی اڈوں میں جنہیں نشانہ بنایا گیا ان میں بحرین میں امریکی نیوی فلیٹ کا پانچواں بیس، قطر میں العدید ایئر بیس، کویت میں کیمپ عریفجان اور علی السالم بیس، سعودی عرب میں شہزادہ سلطان ایئر بیس اور متحدہ عرب امارات میں فوجی تنصیبات شامل ہیں۔ پینٹاگون نے مارے گئے فوجیوں کی تصویر جاری کی اس بیچ، امریکہ نے کویت میں مارے گئے فوجیوں کی تصویریں جاری کر دی ہیں۔ کویت میں مارے گئے امریکی فوجیوں میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔ان میں کیڈی خورک، نوح ٹیٹژن، ڈکلان کوڈی اور نکول آرمر شامل ہیں۔اس بیچ کویت کی وزارت صحت کے حکام نے آج (بدھ) بتایا کہ کویت سٹی کے ایک رہائشی علاقے میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں ۱۱ سالہ لڑکی کی موت ہوگئی۔ دھماکے کے نتیجے میں شر پنیل رہائشی عمارت پر گرا جس سے جانی نقصانہ ہوا۔اس واقعے میں دیگر تین افراد زخمی بھی ہوئے ہیں جنھیں اسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای کی تدفین مشہد میں ہو گیا ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے حملے ادھر، امریکہ اور اسرائیل کے حملے بھی ایران پر جاری ہیں۔امریکہ کا کہنا ہے کہ جنگ کے آغاز سے اب تک وہ ایران میں ۲ ہزار سے زیادہ اہداف پر فضائی حملے کر چکا ہے۔ تہران، اصفہان، بوشہر، قم سمیت دیگر شہروں امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے حملے کیے گئے ہیں۔ایڈمیرل بریڈ کوپر کا کہنا ہے کہ ایرا ن کے خلاف اس آپریشن میں ۵۰ ہزار سے زیادہ فوجی جوان، ۲۰۰ فائٹر جیٹ اور طیارہ بردار جنگی بیڑے شامل ہیں۔ان کا کہنا ہے جنگ ابھی شروع ہوئی ہے۔ ادھر اسرائیل کے لبنان میں بھی حملے جاری ہیں۔بعلبک، آرامون، سادیات پر حملے کیے ہیں۔ان حملوں کے نتیجے میں کم سے کم ۱۰ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ادھر، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، بحریہ آبنائے ہرمز میں تیل ٹینکروں کو اسکورٹ کرے گی

روس جنگ میں اترا ابھی نہیں، مگر ایران کو بتادی امریکہ کی وہ کمزوری، تلملا اٹھے ٹرمپ

تہران:(ایجنسیاں) آج کی جدید جنگ میں، ہتھیاروں کی قیمت اور تاثیر بہت اہم ہو گئی ہے۔ جہاں امریکہ جیسے ممالک اربوں ڈالر کی لاگت کے جدید ہتھیاروں پر انحصار کرتے ہیں، وہیں ایران جیسے ممالک ان مہنگے نظاموں کو پیچھے چھوڑنے کے لیے سستے اور سادہ ڈرون استعمال کر رہے ہیں۔ ایران کا شاہد ۱۳۶ ڈرون جس کی قیمت صرف ۲۰،۰۰۰ ڈالر ہے، امریکہ کے ۴ ملین ڈالر کے پیٹریاٹ میزائل سسٹم کو مؤثر طریقے سے بے اثر کر رہا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے خود ایک بار ان ایرانی ڈرونز کی تعریف کی تھی، لیکن انہیں بہت کم معلوم تھا کہ یہ ان کے جنگی حسابات میں بھی خلل ڈالیں گے۔ ایرانی ڈرون پہلے ہی جنگ میں اپنی مہارت کا مظاہرہ کر چکے ہیں اور اب یہ میزائل سسٹم جنگ کے نتائج کا تعین کر سکتا ہے۔ سستے ہتھیار مہنگے دفاعی نظام کو جلد ختم کر دیتے ہیں۔ یوکرین کے خلاف جنگ میں روس نے شاہد ڈرون کے ریپلیکا کا ہی کیا۔ ان کی خاصیت یہ ہے کہ یہ کم قیمت پر بڑی تعداد میں تیار کیے جاسکتے ہیں اور دشمن کے مہنگے دفاعی نظام کو خاک میں ملا سکتے ہیں۔ سیدھے الفاظ میں، ان کی لاگت لاکھوں میں ہے مگر کروڑوں کی مالیت کی چیز کو تباہ کر دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ روس اس سے پہلے ہی یوکرین میں کافی پریشانی پیدا کر چکا ہے اور اب ایران اس علم کو اپنی جنگ میں استعمال کر رہا ہے۔ ایران کا چھوٹا برہمسترا کیا ہے؟اس برہمسترا کو Shahed-136 کہا جاتا ہے، ایک طرفہ حملہ کرنے والا ڈرون۔ یہ ایک سادہ کروز میزائل کی طرح کام کرتا ہے۔ یہ چھوٹا، کم پیچیدہ ہے، اور بڑے پیمانے پر تیار کیا جا سکتا ہے. ڈرون کو تباہ

ایران ان ڈرونز کو مشرق وسطیٰ میں اہداف پر حملہ کرنے کے لیے استعمال کر رہا ہے، جہاں وہ مسلسل حملوں سے دشمن کے دفاعی نظام کو تھکا دیتے ہیں۔ ان ڈرونز نے پیر کے روز بھی مشرق وسطیٰ میں کئی اہداف کو نشانہ بنایا۔ان کی حکمت عملی یہ ہے کہ بڑی تعداد میں سستے ڈرون بھیجے جائیں، مہنگے میزائل شکن نظام کو ہر حملے پر رد عمل دینے پر مجبور کرتے ہوئے، ان کے گولہ بارود اور وسائل کو تیزی سے ختم کر دیں۔ یہ حکمت عملی نہ صرف سستی ہے بلکہ جنگ کی حرکیات کو بھی بدل رہی ہے۔ اگرچہ پیٹریاٹ جیسے نظام ایک ہی میزائل سے کر سکتے ہیں، اگر ڈرونز کی تعداد زیادہ ہو تو دفاعی نظام جلد ختم ہو جاتا ہے۔ نتیجے کے طور پر، جنگ کے نتائج کا انحصار اس بات پر ہے کہ کس طرف کے ہتھیار زیادہ دیر تک چلتے ہیں۔ اسرائیل نے ایک حل تلاش کیا - آئرن بیم اسرائیل نے جون میں ایران کے ساتھ لڑی گئی ۱۲ روزہ جنگ کے دوران شاہد اور دیگر ایرانی لائٹ ڈرونز کی صلاحیتوں اور تباہ کن طاقت کا پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا۔ یہ اس کے آئرن ڈوم اور دیگر فضائی دفاعی نظاموں کے لیے تھکا دینے والے اور مہنگے ثابت ہو رہے تھے۔ تاہم بعد ازاں اسرائیلی فوج نے آئرن بیم نامی لیزر ہتھیار تیار کیا جو ان ڈرونز کو تباہ کرنے میں مؤثر ہے۔ اس کا مضبوط شہتیر ایرانی ڈرونز کو ہوا میں پگھلا دیتا ہے اور اس کی قیمت فضائی دفاعی نظام کے مقابلے میں کافی کم ہے۔ بھارت نے اسرائیل سے اس سسٹم کی درخواست بھی کی ہے کیونکہ آپریشن سندور کے دوران پاکستان ترکی کے فراہم کردہ ڈرونز کا استعمال کر کے ہمارے فضائی دفاعی نظام کو چیلنج کر رہا تھا۔

دبئی: امریکی قونصل خانے کے قریب ڈرون حملہ، پارکنگ میں آگ بھڑک اٹھی، تمام عملہ محفوظ

متحدہ عرب امارات:(ایجنسیاں) دبئی میں امریکی قونصل خانے کے قریب ایک ایرانی ڈرون گرنے کے بعد پارکنگ کے علاقے میں آگ لگ گئی، جس کے بعد علاقے میں ہنگامی صورتحال پیدا ہو گئی۔ حکام کے مطابق واقعے میں کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے اور قونصل خانے کا تمام عملہ محفوظ ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب مشرقِ وسطیٰ میں امریکی سفارتی تنصیبات کو نشانہ بنانے کے واقعات کے باعث کشیدگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق یہ واقعہ منگل کی دیر رات پیش آیا۔ دبئی میں یہ حملہ ایسے وقت ہوا جب ایک دن قبل کویت اور ریاض میں امریکی سفارتی مراکز کو بھی نشانہ بنایا گیا تھا۔ ان سلسلہ وار حملوں نے پورے خطے میں عدم استحکام اور تشویش کی فضا کو مزید گہرا کر دیا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے واشنگٹن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے واقعے کی

قونصل خانے کی چانسلری عمارت سے متصل پارکنگ کے مقام پر آ گرا جس کے نتیجے میں آگ لگ گئی۔ ان کے مطابق قونصل خانے کے تمام ملازمین محفوظ ہیں اور صورتحال کو قابو میں کر لیا گیا ہے۔ واقعے کے بعد مقامی رہائشیوں کی جانب سے ریکارڈ کیے گئے ویڈیوز سوشل میڈیا پر سامنے آئے جن میں قونصل خانے کی عمارت کے عقب سے سیاہ دھوئیں کے گھنے بادل اٹھتے ہوئے دکھائی دیے۔ اسی دوران ہنگامی امدادی ٹیمیں اور فائر بریگیڈ کے اہلکار فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے اور آگ بجھانے کی کارروائی شروع کر دی۔

دبئی میڈیا دفتر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ امریکی قونصل خانے کے قریب ڈرون سے متعلق واقعے کے بعد لگنے والی آگ پر کامیابی کے ساتھ قابو پا لیا گیا ہے۔ حکام کے مطابق ہنگامی خدمات کے اہلکار فوری طور پر موقع پر پہنچے اور صورتحال کو جلد قابو میں کر لیا گیا۔

بعد میں جاری ایک اور بیان میں دبئی میڈیا دفتر نے قونصل خانے کے باہر تعینات ایک موبائل فائر بریگیڈ گاڑی کی تصاویر بھی جاری کیں اور بتایا کہ آگ مکمل طور پر بجھا دی گئی ہے۔ حکام نے واضح کیا کہ واقعے میں کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے اور شہر میں صورتحال معمول کے مطابق ہے۔

اس واقعے کے بعد دبئی میں واقع امریکی قونصل خانے نے ۴ مارچ تک تمام ویزا اور قونصلر تقرریاں منسوخ کر دی ہیں۔ امریکی حکام نے شہریوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ قونصل خانے کے اطراف غیر ضروری نقل و حرکت سے گریز کریں اور احتیاطی تدابیر اختیار کریں، کیونکہ خطے میں جاری حملوں کے سبب کشیدگی برقرار ہے۔

کویت ڈرون حملے میں ۶ امریکی فوجی ہلاک، محکمہ دفاع نے ۴ فوجیوں کی تصاویر جاری کی، ایک خاتون بھی شامل

انٹر نیشنل ڈیسک:(نیوز ایجنسی) امریکہ کے محکمہ دفاع نے ایران جنگ کے دوران ہلاک ہونے والے چھ امریکی فوجیوں میں سے چار کی شناخت ظاہر کر دی ہے۔ یہ تمام امریکی فوج کے محفوظ دستے کے ارکان تھے اور رسد کے یونٹ میں تعینات تھے جو فوجیوں کو خوراک، ایندھن اور ساز و سامان فراہم کرتا ہے۔ اتوار کے روز کویت کے پورٹ شعیبہ (Port Shuaiba) میں قائم ایک کمانڈ مرکز پر ڈرون حملے میں ان کی موت ہوئی۔ یہ حملہ اس فوجی کارروائی کے ایک دن بعد ہوا جب امریکہ اور اسرائیل نے ایران کے خلاف کارروائی شروع کی تھی۔ اس کے جواب میں ایران نے اسرائیل اور خلیج کے کئی ممالک پر میزائل اور ڈرون حملے کیے۔ شہید فوجیوں کی شناخت شناخت کیے گئے چار فوجیوں میں شامل ہیں: کیپٹن کوڈی کھورک (Cody Khork) 35 برس، ونٹر ہیون، فلوریڈا سارجنٹ اول زمرہ نوح ٹیٹجینس (Noah Tietjens) 42 برس، بیلیو، نیبراسکا۔ سارجنٹ اول نکول امور (Nicole Amor) 39 برس، وائٹ بیئر لیک، مینیسوٹا۔ سارجنٹ ڈیکلن کوڈی (Declan Coady) 20 برس، ویسٹ ڈیس موئنز، آئیوا، (بعد از وفات اسپیشلسٹ کے عہدے پر ترقی دی گئی)۔ تعزیت اور بیانا تمام فوجی ایک سو تیسرے رسدی کمانڈ سے وابستہ تھے جو فوج کو رسدی معاونت فراہم کرتی ہے۔ امریکی فوج کے سیکریٹری ڈینیل ڈرسکول نے کہا کہ ان بہادر مردوں اور خواتین نے ملک کے دفاع کے لیے رضاکارانہ طور پر خدمات انجام دیں۔ ان کی قربانی کبھی فراموش نہیں کی جائے گی۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ بد قسمتی سے اس تنازع کے ختم ہونے سے پہلے مزید جانیں بھی جا سکتی ہیں۔ ذاتی زندگی کی جھلک نکول امور چند ہی دنوں میں اپنے شوہر اور دو بچوں کے پاس واپس آنے والی تھیں۔ ان کے شوہر جوی امور نے کہا کہ وہ ایک با اخلاق ماں اور مددگار انسان تھیں جنہیں باغبانی کرنا، چٹنی بنانا اور بچوں کے ساتھ وقت گزارنا پسند تھا۔ ڈیکلن کوڈی ڈریک یونیورسٹی (Declan Coady Drake University) میں طالب علم تھے اور دو ہزار بیس میں ایگل اسکاوٹ بنے تھے۔ انہوں نے بے گھر بچوں کی مدد کے لیے بارہ لکڑی کی کرسیاں بھی تیار کی تھیں۔ نوح ٹیٹجینس شادی شدہ تھے اور ان کا ایک بیٹا تھا۔ نیبراسکا کے سینیٹر پیٹ رکٹس نے ان کے خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا۔

خلیجی ممالک میں جنگ کے بیچ ٹرمپ کا اعلان: امریکی نیوی کے زیرِ تحفظ ہوگی تیل کی فراہمی

انٹر نیشنل ڈیسک:(ایجنسیاں) امریکہ کے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے خلیج کے علاقے کی سمندری سلامتی کے حوالے سے بڑا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو امریکی بحریہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تجارتی تیل کے ٹینکروں کو اسکورٹ یعنی فوجی حفاظت فراہم کرے گی۔ یہ فیصلہ ایسے وقت میں لیا گیا ہے جب خلیج کے علاقے میں تناؤ بڑھ رہا ہے اور عالمی توانائی کی فراہمی کے حوالے سے تشویش میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نیوی اسکورٹ آپریشن کیا ہو گا؟ ٹرمپ نے صاف کہا کہ اگر حالات سنگین ہوئے تو امریکی بحریہ براہِ راست ٹینکروں کے ساتھ چلے گی اور انہیں محفوظ طریقے سے آبنائے ہرمز عبور کرائے گی۔ آبنائے ہرمز دنیا کے سب سے اہم سمندری راستوں میں سے ایک ہے۔ یہ ایران اور عمان کے درمیان واقع ہے اور دنیا کے سمندری راستے سے ہونے والے تیل کے تجارت کا تقریباً بیس فیصد حصہ اسی راستے سے گزرتا ہے۔ اگر یہاں کوئی حملہ یا رکاوٹ ہوتی ہے، تو اس کا اثر پوری دنیا کی تیل اور گیس کی فراہمی پر پڑ سکتا ہے۔ مالیاتی حفاظت کے لیے ڈی ایف سی کو ہدایت صرف فوجی حفاظت ہی نہیں، ٹرمپ نے اقتصادی اقدامات بھی اٹھائے ہیں۔ انہوں نے امریکہ کی بین الاقوامی ترقیاتی مالیاتی کارپوریشن کو ہدایت دی ہے کہ وہ خلیج کے علاقے سے گزرنے والے سمندری تجارت کے لیے سیاسی خطرے کا بیمہ اور مالی ضمانت فراہم کرے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر علاقے میں سیاسی عدم استحکام یا جنگ کی وجہ سے تجارت کو نقصان ہوتا ہے، تو کمپنیوں کو اقتصادی تحفظ حاصل ہو گا۔ کئی نجی بیمہ کمپنیاں بڑھتے خطرے کی وجہ سے تحفظ کم کر رہی ہیں یا پریمیم بڑھا رہی ہیں۔ ایسے میں حکومت کی ضمانت سے شپنگ کمپنیوں کو راحت ملے گی۔ اسٹریٹجک اہمیت آبنائے ہرمز کو عالمی توانائی کی فراہمی کا "چیک پوائنٹ" سمجھا جاتا ہے۔ قطر، سعودی عرب اور دیگر خلیجی ممالک سے نکلنے والا خام تیل اور مائع قدرتی گیس اسی راستے سے دنیا کے مختلف حصوں تک پہنچتا ہے۔ اگر اس راستے میں رکاوٹ آتی ہے، تو تیل کی قیمتیں تیزی سے بڑھ سکتی ہیں اور عالمی معیشت پر اثر پڑ سکتا ہے۔ فوجی اور اقتصادی حکمت عملی ساتھ ٹرمپ کے ان فیصلوں سے واضح ہے کہ امریکہ اب صرف فوجی طاقت کے ذریعے نہیں، بلکہ اقتصادی تحفظ کے اقدامات کے ذریعے بھی سمندری تجارت کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ نیوی اسکورٹ اور ڈی ایف سی کی مالی ضمانت یہ دونوں اقدامات مل کر خلیج کے علاقے میں ایک وسیع حفاظتی ڈھانچہ تیار کرتے ہیں، تاکہ توانائی کی فراہمی اور بین الاقوامی تجارت بغیر رکاوٹ جاری رہ سکے۔ اس اعلان کو امریکہ کی سمندری اور توانائی کی سلامتی کی حکمت عملی میں بڑا قدم سمجھا جا رہا ہے، جو آنے والے وقت میں عالمی بازار اور جغرافیائی سیاسی حالات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔

دولکھا: پولنگ بوتھ ایجنٹ بیلٹ پیپرز چوری کرنے کے الزام میں گرفتار

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

دولکھا نیپال میں تاماکوشی گاؤں میونسپلٹی کے وارڈ نمبر ۴ کے مالو پولنگ اسٹیشن پر ابھی ووٹنگ شروع نہیں ہوئی ہے۔ مقامی عملے پر حملہ کرنے کی کوشش کے بعد پولیس نے ہوائی فائرنگ کی۔ اس کے باوجود ووٹنگ کا عمل درہم برہم ہے۔ اسسٹنٹ چیف ڈسٹرکٹ آفیسر اولکھ بہادر آلے نے بتایا کہ ابھی ووٹنگ شروع نہیں ہوئی ہے اور اس مسئلے کے حل کے لیے بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بوتھ ایجنٹوں کو محفوظ جگہ پر رکھا گیا ہے کیونکہ بیلٹ پیپرز کو لوٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ آلے نے واضح کیا کہ بیلٹ پیپرز چرانے کی کوشش کرنے والے پولنگ ایجنٹ کو قابو میں کر لیا گیا ہے اور اسے ایک محفوظ جگہ پر رکھا جا رہا ہے۔

بالین کے ہیلی کاپٹر کو جھاپا میں اترنے کی اجازت نہ ملنے پر اولی کا پروگرام منسوخ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

جھاپا سابق وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے اپنے انتخابی حلقے جھاپا ٥- کا دورہ کرنے کے لیے طے شدہ ہیلی کاپٹر کا سفر منسوخ کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ بالین کو لے جانے والے ہیلی کاپٹر کو اسی حلقے میں اترنے کی اجازت دینے سے انکار کے بعد کیا گیا۔ بالین نے کاٹھمانڈو میں ووٹ ڈالنے کے بعد جھاپا-٥- میں پولنگ اسٹیشنوں کا دورہ کرنے کے لیے ایک ہیلی کاپٹر کرایہ پر لیا تھا۔ تاہم اس خدشے سے کہ اس اقدام سے ووٹروں پر اثر پڑ سکتا ہے، الیکشن کمیشن نے ہیلی کاپٹر کو جھاپا کے بجائے کاٹھمانڈو کے تریبھون بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اترنے کی ہدایت کی۔ اولی اصل میں انتخابی سرگرمیوں کی نگرانی کے لیے جمعرات کو جھاپا-٥- پہنچنے والے تھے۔ شاہ کی پرواز کی منسوخی کے بعد اولی آب روایتی طریقوں سے سفر کریں

بھٹکل سے تعلق رکھنے والے ٤ چور گرفتار

نمائندہ, نیپال اردو ٹائمز
سید ظہیر احمد فنا

شیموگہ کی نگر پولیس نے ٢٧ دسمبر ٢٠٢٥ کو ہوسنگر کے گاؤں لنگوڈی میں واقع راجندر شیٹی کے گھر میں ہونے والی چوری کی بڑی واردات کو کامیابی سے حل کر لیا ہے۔

اہم تفصیلات:

ملزمان کا تعلق: گرفتار ہونے والے چاروں ملزمان کا تعلق بھٹکل، اترکنڑا سے ہے۔

گرفتار ملزمان کے نام: ١. محمد عمران اکبری (٢٥ سال)
٢. محمد عقیل (٢٤ سال)
٣. امیر حسن بیاری (٢٩ سال)
٤. بی بی ہاجرہ (٥٥ سال)

برآمد شدہ مال: پولیس نے ملزمان کے قبضے سے تقریباً ٧ لاکھ ٩٠ ہزار روپے مالیت کا سامان برآمد کیا ہے، جس میں شامل ہیں:
٨٧ گرام سونا (مالیت تقریباً ٣ لاکھ ٨٧ ہزار روپے)۔ ٥٠ گرام چاندی (مالیت تقریباً ٥ ہزار روپے)۔
ایک موبائل فون (مالیت تقریباً ٥ ہزار روپے)۔
واردات میں استعمال ہونے والی ایک ٹاٹا ایٹیوس کار (قیمت تقریباً ٣ لاکھ روپے)۔

پولیس کی کارروائی:
یہ کارروائی ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ میتھن کمار کی رہنمائی میں کی گئی۔ پولیس نے فنگر پرنٹ یونٹ اور تکنیکی ٹیم کی مدد سے ١٨ فروری ٢٠٢٦ کو ملزمان کو دھر دبوچا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اس کامیاب کارروائی پر تفتیشی ٹیم کو مبارکباد پیش کی ہے

انتخابات میں کوئی بڑی مشکل نہیں سیکیورٹی کونسل کا دعویٰ

شفیق رضا

جنکپور: قومی سلامتی کونسل کے اجلاس میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ملک میں انتخابات کے لئے کوئی بڑی سیکیورٹی چیلنج موجود نہیں ہے۔ کل وزیر اعظم سوشیلا کارکی کی زیر صدارت ہونے والے اجلاس میں، انتخابات کے موقع پر، انتخابات کے لئے سیکیورٹی کی صورتحال کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اجلاس میں ملک کی سیکیورٹی کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا اور یہ بات چیت کی گئی کہ انتخابات کے لئے تمام ضروری تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں، لہذا انتخابات غیر جانبدارانہ، خوف و ہراس سے پاک، پرامن اور بے عیب طریقے سے کرائے جائیں گے۔ اجلاس میں وزیر داخلہ اوم پرکاش اریال نے بتایا کہ انتخابی تشدد اور غلط افواہیں پھیلانے کی کوشش کرنے والے کچھ گروہوں کو قانون کے دائرے میں لایا جا چکا ہے، اور لوگ اطمینان سے ووٹ ڈال سکتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ کچھ لوگ پرتشدد سرگرمیاں کرنا چاہتے تھے، لیکن وقت پر کچھ کے ساتھ بات کنٹرول میں لے کر پرامن ماحول میں انتخابات کرانے کا راستہ ہموار کیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ اریال کے مطابق، انتخابات کو خوف و ہراس سے پاک ماحول میں کرانے کے لئے صوبائی سیکیورٹی کمیٹی کو بھی متحرک کر دیا گیا ہے۔
کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ فی الحال کوئی چیلنج نہیں ہے اور انتخابات کے دوران پیدا ہونے والے کسی بھی چیلنج سے فوری طور پر باہمی تعاون کے ذریعے نمٹا جائے گا۔ نیپال پولیس کے مطابق، انتخابات کو پرامن طریقے سے کرانے کے لئے سی سی ٹی وی اور ڈرون کے ذریعے بھی نگرانی کی جائے گی۔

وزیر داخلہ سینٹرل کنٹرول روم سے پولنگ کے دوران سیکورٹی انتظامات کا لے رہے ہیں جائزہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزارت داخلہ کی ایک اعلیٰ سطحی ٹیم نیپال میں پولنگ کے دوران سیکورٹی کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ وزیر داخلہ اوم پرکاش آریال، ہوم سکریٹری راج کمار شریسٹھ سیکورٹی ایجنسیوں کے سربراہان اور وزارت داخلہ کے سینئر افسران پر مشتمل ایک ٹیم انتخابات سے متعلق سیکورٹی انتظامات کی براہ راست نگرانی کر رہی ہے۔ وزیر داخلہ کے ذاتی سکریٹری پرشورام پوکھریل کے مطابق یہ ٹیم نیپال کی وزارت داخلہ کے کنٹرول روم سے ملک بھر کے تمام حلقوں کی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ وزارت داخلہ نے انتخابات کے دوران کسی بھی ناخوشگوار واقعی یا سیکورٹی چیلنج سے فوری جواب دینے کے لیے ایک مرکزی کنٹرول روم قائم کیا ہے۔ یہ کنٹرول روم ملک بھر کے مختلف اضلاع پولنگ اسٹیشن اور سیکورٹی یونٹس سے مسلسل معلومات حاصل کر رہا ہے۔ سیکورٹی اداروں کی رپورٹس کی بنیاد پر ضرورت کے مطابق فوری ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ پرامن اور منظم انتخابات کو یقینی بنانے کے لیے نیپال پولیس مسلح پولیس فورس اور نیپالی فوج کو ملک بھر میں تعینات کیا گیا ہے۔ وزارت داخلہ کے حکام کا کہنا ہے کہ یہ ریئل ٹائم مانیٹرنگ سسٹم انتخابی عمل کے دوران پیدا ہونے والی کسی بھی پریشانی کا فوری جواب دینا ممکن بناتا ہے

دانگ: دو پولنگ اسٹیشنوں پر ایک بھی ووٹر نہیں آیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
دانگ

دانگ ضلع میں بانکے نیشنل پارک سے متاثرہ مقامی لوگوں نے دو پولنگ اسٹیشنوں پر انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ پولنگ اسٹیشن انچارج کے مطابق

ووٹنگ شروع ہونے کے ساڑھے چار گھنٹے بعد بھی ایک بھی ووٹر نہیں پہنچا۔ خبر لکھے جانے تک ایک بھی ووٹر اپنا ووٹ ڈالنے کے لیے نہیں آیا تھا، دیوتی سیکنڈری اسکول مالائی پولنگ اسٹیشن جو بابائی گاؤں میونسپلٹی کے وارڈ نمبر ٧ میں واقع ہے، وسطی دانگ علاقے میں اور بابائی -١- میں جنتا بیسک اسکول پولنگ اسٹیشن موجود ہے۔ پولنگ افسر چرنجیوی کھڈکا کے مطابق دیوتی سیکنڈری اسکول پولنگ اسٹیشن تقریباً ١١:٣٠ بجے تک بالکل ویران رہا۔ اس اسٹیشن پر کل ٦٨٢ ووٹرز رجسٹرڈ ہیں، لیکن کوئی بھی ووٹ ڈالنے نہیں آیا۔ اسی طرح بنی ١ کے جنتا بیسک اسکول پولنگ اسٹیشن پر بھی صورتحال ایسی ہی رہی۔ وہاں ٥٣٠ ووٹرز رجسٹرڈ ہیں لیکن ابھی تک کسی نے ووٹ نہیں ڈالا۔ نکنج پر بھوتی سنگھرش سمیتی کے صدر چندر بہادر رانگو مگر نے کہا کہ مقامی باشندوں نے پہلے ہی انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر ان کے مطالبات نہ مانے گئے تو وہ ووٹ نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے ہی اعلان کیا تھا کہ اگر ہمارے مطالبات نہ مانے گئے تو ہم انتخابات کا بائیکاٹ کریں گے۔ ہماری آواز نہیں سنی گئی، اس لیے گاؤں والوں نے متفقہ طور پر ووٹنگ میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اوکھلڈھونگا: کے ایک مرکز میں ووٹنگ کا بائیکاٹ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
اوکھلڈھونگا

نیپال کے اوکھلڈھونگا ضلع کے مانی بھنجیانگ گاؤں میونسپلٹی وارڈ نمبر ٧ کے

مقامی باشندوں نے انتخابات میں ووٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ مقامی باشندوں نے علاقائی اسپتال کے نامکمل مطالبے پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اجتماعی طور پر ووٹنگ کا بائیکاٹ کیا۔ یہ معلومات اوکھل ڈھنگہ کے چیف ڈسٹرکٹ آفیسر میکھ بہادر منگراتی نے دی۔ چیف ڈسٹرکٹ آفیسر کے مطابق اس وارڈ میں پولنگ اسٹیشن پر کل ١٠٧ ووٹرز رجسٹرڈ ہیں لیکن ابھی تک ایک بھی ووٹر نے اپنا حق رائے دہی استعمال نہیں کیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے صوبائی اسپتال کی تعمیر کے لیے صوبائی حکومت کو پہلے ہی ١٦٥ روپنی سے زائد اراضی فراہم کر دی تھی

سیتامڑھی میں دردناک حادثہ، دو خاندانوں کے چار افراد کی المناک موت

سیتامڑھی / بہار بھارت (ایجنسیاں)۔ بہار کے سیتامڑھی میں ہولی کی خوشی اس وقت ماتم میں تبدیل ہوگئی جب دو خاندانوں کے چار افراد کے ایک ساتھ موت ہوگئی۔ یہ حادثہ اس وقت پیش آیا جب بیت الخلا کی ٹنکی میں ایک شخص گر گیا۔ اسے بچانے کی کوشش میں ٤ لوگوں کی دردناک موت ہوگئی۔ واقعہ بوکھرا بلاک کے کرہر میں پیش آیا۔ جہاں بیت الخلا کی ٹنکی میں دم گھٹنے سے چار افراد کی موت ہوگئی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے سیتامڑھی صدر اسپتال بھیج دیا۔ بوکھرا تھانہ علاقہ کے کرہر پنچایت کے وارڈ نمبر ١٣ میں بدھ کی رات یہ واقعہ پیش آیا۔ بیت الخلا کی ٹنکی کے اندر زہریلی گیس کی وجہ سے دم گھٹنے سے سات لوگ شدید طور سے زخمی ہوگئے۔ واقعہ کے بعد علاقہ میں افراتفری مچ گئی۔ گاؤں والوں کی فوری کارروائی سے سبھی کو ٹنکی سے باہر نکالا گیا اور فوری علاج کے لیے قریبی اسپتال پہنچایا گیا۔ ابتدائی طبی علاج کے بعد چار لوگوں کی حالت نازک پائی گئی اور انہیں صدر اسپتال سیتامڑھی ریفر کر دیا گیا۔ جہاں دوران باپ۔ بیٹا سمیت چار لوگوں کی دردناک موت ہوگئی۔ مرنے والوں کی شناخت ٤٠ سالہ راجیو سہنی ولد لالو سہنی، ٣٠ سالہ رام بابو، ٢٦ سالہ ونے سہنی ولد رام بابو اور متوفی راجیو سہنی کے ١٢ سالہ بیٹے کرشن کمار کے طور پر ہوئی ہے۔ تمام متوفی کرہر پنچایت کے وارڈ نمبر ١٢ رہائشی بتائے جارہے ہیں۔ واقعہ کے بعد گاؤں میں غم کا ماحول ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامی حکام موقع پر پہنچ کر جانچ میں مصروف ہے۔ وہیں کچھ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ ٹینک کے اندر غیر قانونی شراب بنانے کا کام کیا جاتا تھا۔ جس سے زہریلی گیس کا اخراج ہوا۔ حالانکہ پولیس کا کہنا ہے کہ معاملے کی تمام پہلوؤں سے تفتیش کی جارہی ہے، تحقیقات کے بعد ہی اصل وجہ سامنے آئے گی۔ انتظامیہ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ حفاظتی اقدامات کے بغیر بیت الخلا ٹنکی یا بند جگہوں میں داخل نہ ہوں کیونکہ ایسی جگہوں پر زہریلی گیس کا خطرہ ہے۔

عام انتخابات کے دوران ملک بھر میں پولنگ کا عمل مجموعی طور پر پرامن رہا، نیپال پولیس

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپال پولیس کے انسپکٹر جنرل (آئی جی پی) دان بہادر کارکی نے کہا ہے کہ ملک بھر میں ووٹنگ پرامن اور جوش و خروش سے ہوئی۔ میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے آئی جی پی کارکی نے کہا کہ سکیورٹی اداروں کے درمیان باہمی ہم آہنگی اور مربوط سکیورٹی پلان پر موثر عملدرآمد کی وجہ سے انتخابات پرامن طریقے سے ہوئے۔ ان کے بقول ملک بھر میں انتخابات پرامن طریقے سے ہوئے، انہوں نے کہا کہ دولاکھ کے بعض حلقوں میں نظر آنے والے تنازعات کو حل کرنے کے لیے فریقین اور الیکشن افسران کے درمیان بات چیت جاری ہے۔ تمام سیاسی جماعتوں میں بھی بات چیت جاری ہے۔۔ انہوں نے کہا، ووٹنگ کے دن تک پہنچنے کے لیے، ہم نے ایک پیشگی اقدام کے طور پر نیپال بھر میں تمام مقامات پر تمام سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان ایک متحد سیکورٹی پلان تیار کیا تھا۔ آئی جی پی کارکی نے کہا کہ اگرچہ گنجی تحریک کے بعد پولیس کے حوصلے میں کچھ کمی آئی ہے لیکن نیپالی سیکورٹی ایجنسیوں نے محدود وسائل کے باوجود ملک کی سلامتی کے لیے لگن سے کام کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اعلان کردہ تاریخ پر پرامن انتخابات اس لیے ممکن ہوئے کہ سیکیورٹی اہلکاروں نے ملک کو اولین ترجیح دیتے ہوئے اور ذاتی سہولتوں اور نفسانی خوشیوں کو قربان کرتے ہوئے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ انہوں نے کہا کہ مشکل حالات میں، منہدم ڈھانچے اور جلی ہوئی گاڑیوں کے درمیان بھی، سیکورٹی اہلکار اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے مناسب وسائل اور آلات کے بغیر سڑکوں پر تعینات تھے۔

کسی بھی حلقے میں دوبارہ ووٹ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

الیکشن کمیشن نیپال کے مطابق، ٥ مارچ ٢٠٢٦ کو ہونے والے عام انتخابات مجموعی طور پر پرامن رہے ہیں اور کسی بھی حلقے میں دوبارہ پولنگ کی ضرورت نہیں پڑی ہے۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ تمام حلقوں میں ووٹنگ پرامن طریقے سے ہوئی۔ کمیشن کے ترجمان اور جوائنٹ سکریٹری چیف الیکشن کمشنر رام پرساد بھنڈاری کے مطابق، ووٹنگ کا عمل ملک بھر میں پرامن اور جوش و خروش سے مکمل ہوا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسی پولنگ سٹیشن پر دوبارہ ووٹ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام پولنگ سٹیشنوں پر ووٹنگ پرامن طریقے سے مکمل ہو گئی ہے۔ کسی پولنگ سٹیشن پر دوبارہ ووٹنگ کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بیلٹ بکس کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے رسوا سمیت مختلف اضلاع میں پہنچایا گیا۔ ابتدائی تخمینے کے مطابق تقریباً ٦٠ فیصد ٹرن آؤٹ رہا، جو کہ گزشتہ دو دہائیوں میں سب سے کم ہے۔ اگرچہ چند مقامات پر چھوٹی موٹی جھڑپیں اور احتجاجی بائیکاٹ کی اطلاعات موصول ہوئیں، لیکن کمیشن نے کسی بھی پولنگ سینٹر پر ووٹنگ ملتوی کرنے یا دوبارہ کرانے کا اعلان نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں بیلٹ بکس کی نقل و حمل ہیلی کاپٹر کے ذریعے کی گئی ہے۔ یہ کہیں اور جاری ہے اور جمعہ کی صبح ١٢ بجے تک اسے مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ انہوں نے کہا، "آج رسوا، دولاکھ، مشرقی رکوم، باجوڑہ، بجھنگ اور ہملہ سے بیلٹ بکس ہیلی کاپٹر کے ذریعے جمع کیے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے ٩ مارچ ٢٠٢٦ تک گنتی مکمل کرنے کا ہدف رکھا ہے، جبکہ براہ راست منتخب ہونے والی نشستوں کے ابتدائی نتائج اگلے ٢٤ گھنٹوں میں آنا شروع ہو جائیں گے۔

وہاٹس ایپ نمبرات برائے رابطہ
+918795979383-
+9779817619786
+91 7398 208 053

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

نیپالی کانگریس اقتدار میں آئی تو اگلے پانچ سال نیپال کے لیے "سنہری دور" ثابت ہوں گے۔ گگن

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

نیپالی کانگریس کے نو منتخب صدر اور وزارتِ عظمیٰ کے امیدوار گگن تھاپا نے مارچ ۲۰۲۶ کے عام انتخابات کے تناظر میں یہ عزم ظاہر کیا ہے کہ اگر ان کی جماعت اقتدار میں آئی تو اگلے پانچ سال نیپال کے لیے "سنہری دور" ثابت ہوں گے۔ سرکھیت میں نیپالی کانگریس کے کرنالی صوبہ سطح کے انتخابی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر تھاپا نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ ۵ مارچ کو ہونے والے ایوان نمائندگان کے انتخابات جیت کر ملک کو پانچ سال کا تاریخی سنہری بنانے میں ملک کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ "پچھلے پانچ یا چھ سال صرف حکومتیں بنانے اور بدلنے میں صرف ہوئے، اس سے نوجوان ناراض ہوئے۔ ملک کو آگے بڑھنے کی ضرورت تھی، لیکن اتحادی سیاست نے اسے کسی نہ کسی طرح خراب کر دیا۔ انہوں نے کہا۔ ہم ایک خواب لے کر آئے ہیں کہ ہم اس موقع کو نیپال کی تاریخ کو سنہری بنانے کا موقع بنائیں گے۔ ہمیں نیپال کی حدود کا علم ہے، ہم اسے بہتر بنائیں گے۔ ہم نے یہ عہد عام کیا ہے۔ ہم پانچ سال تک انتظار نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی کوئی ڈرامہ کرے تو کرنالی کو اس پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔ صدر تھاپا نے کہا کہ کسی بھی غیر مسلح نیپالی کو اپنی جان نہیں گنوانی چاہیے اور کوئی نقاب پوش شخص سنگھا دربار کو نذر آتش نہیں کرنا چاہیے۔ صدر تھاپا نے کہا، "نیپالی کانگریس اس ملک کی پارٹی ہے، ہم نے کل کی کوتاہیوں کو دور کر کے کانگریس کو تبدیل کیا ہے اور ہم اس ملک کو درست کرنے کے لیے جہاں ملک کی ضرورت ہے، وہاں نہیں جانے دیں گے۔ پانچ سالوں میں ایک حادثہ ملک کو آگے نہیں بڑھنے دے گا۔ صدر تھاپا نے زور دیا کہ یہ صرف چوک میں موجود ہونے اور پرجوش رہنے تک محدود نہیں رہنا چاہئے، بلکہ کانگریس کے تمام ارکان کو کانگریس کا پیغام لے کر ووٹروں کے گھروں تک پہنچنا

جھاپا-۵: روایت اور تبدیلی کے درمیان فیصلہ کن معرکہ

تحریر: محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ: ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز

نیپال کی حالیہ پارلیمانی سیاست میں اگر کسی ایک حلقے نے قومی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی ہے تو وہ جھاپا ضلع کا حلقہ جھاپا-۵ ہے۔ یہ محض ایک انتخابی مقابلہ نہیں بلکہ ملک کی سیاسی سمت کے تعین کا اشارہ بھی سمجھا جا رہا ہے۔ یہاں روایتی قیادت اور ابھرتی ہوئی نوجوان سیاست آمنے سامنے ہیں، اور عوام کا فیصلہ مستقبل کی سیاست کا رخ متعین کر سکتا ہے۔

KP Sharma Oli
سابق وزیر اعظم اور Communist Party of Nepal (Unified Marxist–Leninist) (CPN-UML) کے سربراہ کے پی شرما اولی طویل سیاسی تجربہ رکھتے ہیں۔ جھاپا-۵ ان کا مضبوط گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ ان کے حامیوں کا مؤقف ہے کہ: قومی اور بین الاقوامی سطح پر تجربہ کار قیادت کی ضرورت ہے، استحکام اور تسلسل ترقی کے لیے ضروری ہیں نیز جماعتی ڈھانچہ اور تنظیمی طاقت حکمرانی کو مضبوط بناتی ہے اولی کی سیاست کا بنیادی سہارا روایتی ووٹر، پارٹی وابستگی اور سیاسی تجربہ ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا یہ روایت نئی نسل کی توقعات کو پورا کر پائے گی؟

دوسری جانب بالندرا "بالین شاہ"، جو Rastriya Swatantra Party سے وابستہ ہیں، نوجوان سیاست کی علامت بن کر ابھرے ہیں۔ بطور سابق میئر کاٹھمنڈو، انہوں نے خود کو روایتی سیاسی ڈھانچوں سے الگ پیش کیا۔ ان کے حامیوں کی سوچ کچھ یوں ہے: شفافیت اور کرپشن کے خلاف سخت مؤقف نوجوانوں کو فیصلہ سازی میں شمولیت، پرانی سیاسی اشرافیہ سے بیزاری، سوشل میڈیا، عوامی جلسوں اور نوجوان ووٹرز کی توانائی نے ان کی مہم کو غیر معمولی قوت دی ہے۔ یہ صرف ایک امیدوار کی حمایت نہیں بلکہ ذہنی تبدیلی کی علامت ہے۔ اب اصل سوال یہ ہے کہ: آخر عوام کس طرف ہے ؟ جھاپا-۵ میں تین واضح رجحانات دیکھے جا رہے ہیں: روایتی ووٹر تجربہ اور استحکام کو ترجیح نوجوان ووٹر تبدیلی، شفافیت اور نئی قیادت کے خواہاں غیر جانبدار طبقہ روزگار، معیشت اور عملی ترقی کو اصل مسئلہ سمجھتا ہے یہی وہ توازن ہے جو اس انتخاب کو غیر معمولی بناتا ہے۔ یہاں محض جماعتی وفاداری نہیں بلکہ سوچ کی تبدیلی بھی جھاپا-۵ کا نتیجہ صرف ایک نشست کا فیصلہ نہیں ہو گا بلکہ یہ پورے نیپال میں سیاسی بیانیے کی سمت کا تعین کرے گا۔ اگر روایتی سیاست کامیاب ہوتی ہے تو اسے استحکام کا مینڈیٹ سمجھا جائے گا۔ اگر نوجوان قیادت کو برتری ملتی ہے تو یہ قومی سیاست میں ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔

یہ انتخاب دراصل اس سوال کا جواب ہے:
کیا نیپال تجربے کی سیاست کو جاری رکھے گا یا نئی نسل کے ہاتھ میں باگ ڈور دے گا؟
خیر جمہوریت کی خوبصورتی یہی ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً خود کو نئے سرے سے ترتیب دیتی ہے۔ جھاپا-۵ میں ہونے والا یہ معرکہ اسی عمل کا حصہ ہے۔ عوامی رائے جس سمت بھی جائے، اصل کامیابی اس بات میں ہے کہ فیصلہ بیلٹ باکس کے

امریکہ میں غیر قانونی طور پر مقیم ۱۰۰ نیپالی شہریوں کو ملک بدر کرنے کی تیاری جاری۔

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو امریکہ میں غیر قانونی طور پر مقیم ۱۰۰ سے زائد نیپالی شہریوں کو وطن واپس بھیجنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ واشنگٹن ڈی سی میں نیپالی سفارت خانے نے ملوث افراد کی شہریت اور شناخت کی تصدیق کر دی ہے۔ سفارتخانے نے کہا کہ امریکی امیگریشن حکام نے انہیں فوری طور پر کاٹھمنڈو بھیجنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن تکنیکی مسائل کی وجہ سے اس عمل میں کچھ دنوں کی تاخیر ہوئی ہے۔ فہرست میں شامل زیادہ تر افراد ایسے نوجوان ہیں جو میکسیکو کے راستے غیر قانونی طور پر امریکہ میں داخل ہوئے تھے۔ واشنگٹن ڈی سی میں نیپالی سفارت خانے کے ایک اہلکار نے بتایا کہ شہریوں کے دستاویزات کی تصدیق سفارت خانے کی معمول کی ذمہ داری ہے۔ امریکی امیگریشن اور کسٹمز انفورسمنٹ کی فہرست کی بنیاد پر سفارت خانے نے ان کی نیپالی شہریت کی تصدیق کی اور دستاویزات واپس کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ جن کی شہریت کی تصدیق ہو چکی ہے وہ اب نیپال واپس جائیں گے۔ چونکہ زیادہ تر غیر قانونی تارکین وطن کے پاس پاسپورٹ نہیں ہیں، اس لیے انہیں یک طرفہ سفری اجازت نامہ جاری ہونے کے بعد ہی ملک بدر کیا جائے گا۔ ڈونلڈ ٹرمپ کے دوسری بار اقتدار سنبھالنے کے بعد سے امریکہ میں امیگریشن پالیسیوں کو سخت کر دیا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق صرف جنوری میں ۸۰ نیپالی شہریوں کو ملک بدر کیا گیا اور فروری تک یہ تعداد ۱۰۱ تک پہنچ گئی۔ ٹرمپ انتظامیہ کے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے اب تک ۸۰۰ سے زائد نیپالی شہریوں کو ملک بدر کیا جا چکا ہے۔

کے پی اولی کا ایران اور مشرقِ وسطیٰ کی صورتحال پر اظہار تشویش

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

سابق وزیر اعظم اور سی پی این (یو ایم ایل) کے چیئرمین کے پی شرما اولی نے مارچ ۲۰۲۶ کے آغاز میں مشرق وسطیٰ کی تیزی سے بگڑتی ہوئی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے خطے میں بڑھتی ہوئی عسکری کشیدگی اور میزائل حملوں کے نتیجے میں وہاں مقیم لاکھوں نیپالی شہریوں کی حفاظت کے حوالے سے سخت فکر مندی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر اپنے پیغام میں کہا کہ مشرق وسطیٰ میں ہونے والے میزائل حملوں اور انسانی

دیا۔ انہوں نے کہا۔ آج، میں سو نہیں سکا کیونکہ آپ بے چین ہو رہے تھے۔ میں بے چین ہوں۔ اس وقت، ہمیں چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، ہمیں صبر کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آپ سے دانشمندی، صبر اور ہمت کی خواہش کرتا ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں لاکھوں نیپالی پریشانی اور افراتفری میں ہیں، ان کے خاندانوں کو مسلسل بدحالی میں رہنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے متحدہ عرب امارات (UAE)، اسرائیل، قطر اور ایران میں مقیم نیپالیوں کو محتاط رہنے کی اپیل کی اور ان کے خاندانوں کی بے چینی کا ذکر کیا۔ اولی نے لکھا۔ آج پوری دنیا میں دنیا کے شہری موجود ہیں۔ وہ ممالک یقیناً جنگ نہیں چاہتے تھے۔ لیکن جب طاقت کے مفادات مداخلت کرتے ہیں، تو انہیں مجبور ہونا پڑتا ہے، انہوں نے کہا کہ خوش قسمتی سے نیپال کو میزائل کے دھوئیں کا تجربہ نہیں ہوا اور وہ دعا کرتے ہیں کہ یہ کسی بھی حالت میں نہ آئے۔ کے پی اولی نے نیپالی حکومت اور مشرق وسطیٰ میں موجود نیپالی سفارت خانوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے شہریوں کے تحفظ کے لیے فوری اور موثر سفارتی اقدامات کریں۔

کپلوستو: عام انتخابات کے پیش نظر سرحدی ناکے عارضی طور پر بند رکھنے کا اعلان

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کپلوستو

ضلع انتظامیہ کپلوستو نے آئندہ ہونے والے نمائندۂ ایوان نمائندگان کے انتخابات کو پر امن، منصفانہ اور منظم ماحول میں مکمل کرانے کے لیے اہم انتظامی اقدام کرتے ہوئے ضلع بھر کے تمام سرحدی ناکوں کو عارضی طور پر بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ضلعی انتظامیہ دفتر تولہواں، کپلوستو کی جانب سے جاری سرکاری اطلاع کے مطابق نیپالی سمبت ۲۰۸۲ سال فاگن ۱۸ (۲ مارچ ۲۰۲۶) بروز پیر رات ۰۰:۱۲ بجے سے لے کر ۵ مارچ ۲۰۲۶ بروز جمعرات تک ضلع کپلوستو کے بھارت سے متصل تمام سرحدی راستے بند رہیں گے۔ اس اقدام کا مقصد انتخابی عمل کے دوران امن و امان کو یقینی بنانا، غیر ضروری آمد و رفت کو روکنا اور انتخابی ضابطۂ اخلاق پر مکمل عمل درآمد کو یقینی بنانا بتایا گیا ہے۔ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اور ہنگامی حالات (ایمرجنسی سروسز) کے لیے محدود آمدورفت کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے عوام، مسافروں اور سرحدی علاقوں کے مکینوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ مدت کے دوران سرحدی آمد و رفت سے گریز کریں اور انتخابی عمل کو کامیاب بنانے میں انتظامیہ کا تعاون کریں۔ حکام کا کہنا

بھارتی رکن پارلیمنٹ کو انتخابی مہم میں مدعو کرنے پر الیکشن کمیشن میں شکایت درج

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کپلوستو

نیپال میں ۵ مارچ کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات کی مہم کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال کو مدعو کیے جانے کے سلسلے میں الیکشن کمیشن میں شکایت درج کی گئی ہے۔ انہیں کپل وستو -۳- میں کانگریس کے امیدوار ابھیشیک پرتاپ شاہ نے مدعو کیا تھا۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر پوسٹ کی گئی ایک ویڈیو میں شاہ کو بھارتی رکن پارلیمنٹ جگدمبیکا پال کے ساتھ ووٹ کی اپیل کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ انتخابی مہم کے عروج کے دوران جگدمبیکا پال نے کانگریس امیدوار شاہ کی رہائش گاہ کا دورہ کیا۔ وہاں سے حمایت کی اپیل کی دریافت کے بعد اپوزیشن نیپال کمیونسٹ پارٹی کی نمائندگی کرنے والے امیدوار وریندر کنودیا نے نیپالی کانگریس کے امیدوار ابھیشیک پرتاپ شاہ کے خلاف ضلع الیکشن کمیشن میں شکایت درج کرائی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ انتخابات آزادانہ، منصفانہ اور خود مختار عمل کرائے جائیں اور الیکشن کمیشن سے تحقیقات کی درخواست کی۔ انتخابی قانون اور ضابطہ اخلاق کے مطابق غیر ملکی شہریوں کو انتخابی مہم میں براہ راست حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی غیر ملکی شہری کسی امیدوار کے لیے کھلے عام ووٹ مانگتا پایا جاتا ہے تو امیدوار کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ دریں اثنا شاہ کے فریق نے اسے محض ایک رسمی دورہ قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ کوئی انتخابی تقریب نہیں تھی بلکہ ذاتی ملاقات تھی۔ الیکشن آفس کپل وستو نے اشارہ دیا ہے کہ یہ کارروائی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے اور قانون کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے گی۔ باضابطہ شکایت موصول ہونے کے بعد الیکشن کمیشن معاملے کی تحقیقات کر رہا ہے۔ کمیشن نے کہا ہے کہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ضروری فیصلے کیے جائیں گے۔

ہمالیائی علاقوں میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے بیلٹ باکس جمع کرنے کی تیاری

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

الیکشن کمیشن نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ۱۵ اضلاع کے ۶۱ مقامات سے بیلٹ باکس جمع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیشن نے بدھ کو ۶۱ مقامات سے بیلٹ باکس جمع کرنے اور انہیں ہیلی کاپٹر کے ذریعے گنتی کے مقام تک لے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے ترجمان نارائن پرساد بھٹارائی کے مطابق کوسی صوبے کے علاقے سولوکھمبو سنکھووا سبھا اور تاپلیجونگ کے ۱۶ پولنگ اسٹیشنوں سے بیلٹ باکس ہیلی کاپٹر کے ذریعے جمع کیے جائیں گے۔ اسی طرح باگمتی صوبے کے ۳۴ اور گنڈکی کے ۳۲ پولنگ اسٹیشنوں سے بیلٹ باکس جمع کرنے کے لیے ہیلی کاپٹروں سے درخواست کی گئی ہے۔ باگمتی کے رسووا دولکھا اور دھاڈنگ کے کچھ پولنگ اسٹیشنوں سے بیلٹ باکس لے جانے کے لیے ہیلی کاپٹر کا استعمال کیا جائے گا۔ اسی طرح صوبہ لمبنی کے رکوم مشرقی میں واقع سات پولنگ اسٹیشنوں سے بیلٹ باکس لے جانے کے لیے ہیلی کاپٹروں کی ضرورت ہو گی۔ کرنالی صوبہ کے ہملہ، ڈولپا اور رکوم ویسٹ کے ۴۰ پولنگ سٹیشنوں سے بیلٹ باکس مختلف مقامات سے اکٹھے کیے جائیں گے اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے ضلع ہیڈ کوارٹر منتقل کیے جائیں گے۔ دور دراز کی مغربی ریاست میں دارچولا باجورہ اور بجھانگ کے ۲۰ پولنگ اسٹیشنوں سے بیلٹ باکس جمع کرنے کے لیے بھی ہیلی کاپٹر تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کمیشن کے مطابق بیلٹ باکس جمع کرنے میں ہیلی کاپٹر کے استعمال میں موسم اور موجودہ حالات کے پیش نظر مزید تبدیلیاں ممکن ہیں۔۔ جب تک تمام بیلٹ باکس جمع نہیں ہو جاتے، اس حلقے میں گنتی شروع نہیں ہو گی

بھارت نیپال سرحد سیل، آمدورفت پوری طرح بند

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو انتخابات کے پیش نظر ہندوستان نیپال سرحد کو نصف شب سے سیل کر دیا گیا ہے۔ انتخابات سے ۷۲ گھنٹے قبل سرحد کو سیل کرنے کے سینئر ہندوستانی اور نیپالی حکام کی میٹنگ میں کیے گئے فیصلے کی روشنی میں سرحد کو سیل کر دیا گیا ہے۔ موبائل گشت انٹیلی جنس اور تکنیکی ماہرین کی ایک ٹیم پیدل گشت کے ساتھ ساتھ ہندوستان نیپال سرحد پر کام کر رہی ہے۔ نیپال کی طرف، نیپال پولیس کے ساتھ نیپال فوج تعینات ہے۔ سیکورٹی ایجنسی ایس ایس بی چوکس سرحدی سیکورٹی میں مصروف ہے۔ لوگوں کی نقل و حرکت مکمل طور پر بند کر دی گئی ہے۔ کسی کو نیپال یا نیپال سے ہندوستان میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔ جس سے عوام کو خاصی تکلیف ہو رہی ہے۔ سرحد سیل کرنے اور سرحد سیکورٹی سخت کرنے سے جوگبانی سمیت سرحدی علاقوں کی مارکیٹیں بھی بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ ہندوستان اور نیپال دونوں کے سرحدی علاقوں میں بازاروں کا انحصار ایک دوسرے کے ممالک کے شہریوں پر ہے۔ لوگ یہاں سے روزمرہ کی ضروریات اور دیگر سامان خریدتے ہیں۔ نیپال مورانگ ڈسٹرکٹ پولیس کے ڈی ایس پی اور ترجمان کوپیلا چوڈال نے بتایا کہ اعلیٰ حکام کی ہدایت پر ۵ مارچ کو ہونے والی ایوان نمائندگان کے انتخابات کے حوالے سے سرحد سے لے کر سرحدی علاقے کے شہروں اور گاؤں تک حساسیت کو برقرار رکھا جا رہا ہے۔ سرحد کو سیل کر دیا گیا ہے۔ پیدل گشت اور موبائل پٹرولنگ کے ذریعے سختی کو برقرار رکھا جا رہا ہے۔ لوگوں کی نقل و حرکت پر مکمل پابندی ہے۔ احتیاط کے طور پر سرحد سمیت سرحدی علاقوں میں ہر قسم کے سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی سرحدی علاقے میں سیکورٹی ایجنسیوں کو جامع تعاون حاصل ہے

نیپالی فوج نے انتخابات کے دوران سکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے بکتر بند گاڑیاں تعینات کر دیں

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو انتخابات کے دوران امن و امان برقرار رکھنے کے لیے فوج نے پیدل، موٹر سائیکلوں، گاڑیوں اور بکتر بند گاڑیوں پر گشت شروع کر دیا ہے۔ نیپالی فوج نے ایوان نمائندگان کے انتخابات کو آزادانہ، منصفانہ اور پر امن ماحول میں منعقد کرنے کو یقینی بنانے کے لیے حفاظتی انتظامات کو مزید مضبوط کر دیا ہے۔ نیپال میں ۵ مارچ کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات کے پیش نظر فوج نے جدید ترین فوجی گاڑیوں کا استعمال کرتے ہوئے وسیع حفاظتی گشت اور نگرانی شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس وقت دارالحکومت کھٹمنڈو سمیت تمام بڑے شہروں میں ہر چوراہے پر سیکورٹی فورسز تعینات ہیں اور سڑکوں پر بکتر بند گاڑیاں دیکھی جا سکتی ہیں

کس کے سر سجے گا نیپال کا تاج نیپال میں انتخابات مکمل، اقتدار کا تاج کس کے سر؟

ایڈیٹر کے قلم سے۔۔۔۔۔

نیپال میں حالیہ انتخابات کا مرحلہ بخیر و خوبی مکمل ہو چکا ہے اور اب پورے ملک کی نظریں آنے والے نتائج پر مرکوز ہیں۔ عوام، سیاسی مبصرین اور مختلف جماعتوں کے قائدین سب اس سوال کا جواب جاننے کے منتظر ہیں کہ آخر نیپال کی وزارتِ عظمیٰ کس کے حصے میں آئے گی اور اقتدار کا تاج کس کے سر سجے گا۔ یہ انتخابات ایسے وقت میں منعقد ہوئے جب ملک گزشتہ چند مہینوں سے سیاسی کشیدگی، عوامی مظاہروں اور مختلف مطالبات کی گونج سے گزر رہا تھا۔ اسی لیے اس انتخاب کو نہ صرف ایک سیاسی عمل بلکہ نیپال کے جمہوری سفر کے ایک اہم امتحان کے طور پر بھی دیکھا جا رہا تھا۔
خاص طور پر نوجوانوں کی قیادت میں ہونے والے مظاہروں اور سیاسی بے چینی کے بعد یہ پہلا بڑا انتخاب تھا۔ خدشات ظاہر کیے جا رہے تھے کہ شاید انتخابی عمل میں کسی قسم کی بد نظمی یا کشیدگی دیکھنے کو ملے، لیکن خوش آئند امر یہ ہے کہ پورے ملک میں یہ مرحلہ نہایت پُرسکون اور منظم انداز میں مکمل ہوا۔ یہ صورتحال اس بات کا ثبوت ہے کہ نیپال کے عوام جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں اور اپنے مسائل کے حل کے لیے آئینی اور جمہوری راستے کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔
انتخابی دن کو ملک بھر میں جمہوریت کے تہوار کے طور پر منایا گیا۔ شہری علاقوں سے لے کر دور دراز دیہی علاقوں تک ووٹرز نے بڑی تعداد میں پولنگ اسٹیشنز کا رخ کیا اور اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال کیا۔ الیکشن کمیشن کے مطابق تقریباً 60 فیصد ووٹرز نے ووٹ ڈال کر جمہوری عمل میں حصہ لیا، جو کسی بھی جمہوری معاشرے کے لیے ایک مثبت علامت ہے۔ اس بڑی تعداد میں شرکت نے یہ پیغام دیا کہ نیپال کے عوام اپنے ملک کے سیاسی مستقبل کے بارے میں سنجیدہ ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں ایک مضبوط اور مستحکم حکومت قائم ہو۔ سیاسی میدان میں اس وقت کئی جماعتیں اور رہنما اقتدار کی دوڑ میں شامل ہیں۔ ایک جانب سوتنتر پارٹی کے امیدوار حکومت بنانے کے دعوے کر رہے ہیں اور انہیں نوجوانوں اور شہری طبقات کی حمایت حاصل ہونے کی امید ہے۔ دوسری طرف کمیونسٹ پارٹی کی قیادت بھی اس مقابلے میں بھرپور طاقت کے ساتھ موجود ہے اور وہ اپنے سیاسی تجربے اور تنظیمی قوت کی بنیاد پر اقتدار حاصل کرنے کے لیے پُرامید نظر آتی ہے۔
اسی طرح گگن تھاپا کی قیادت میں نیپالی کانگریس بھی ایک مضبوط سیاسی قوت کے طور پر سامنے آ رہی ہے۔ نیپالی کانگریس کی طویل سیاسی تاریخ اور اس کا وسیع عوامی حلقہ اثر اسے اس انتخابی مقابلے میں ایک اہم فریق بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ اقتدار کی دوڑ ابھی مکمل طور پر کھلی ہوئی ہے اور کسی ایک جماعت کی واضح برتری کے بارے میں حتمی رائے قائم کرنا قبل از وقت ہوگا۔ اب نظریں آنے والے 48 گھنٹوں پر مرکوز ہیں، جب ووٹوں کی گنتی کے ساتھ ساتھ ابتدائی نتائج سامنے آنا شروع ہوں گے۔ یہی نتائج اس بات کا تعین کریں گے کہ نیپال کی سیاست کا رخ کس سمت جائے گا اور کون سی جماعت حکومت بنانے کی پوزیشن میں آئے گی۔ اگر کسی ایک جماعت کو واضح اکثریت حاصل نہ ہوئی تو ممکن ہے کہ نیپال ایک بار پھر مخلوط حکومت کی طرف بڑھے، جیسا کہ ماضی میں بھی کئی مرتبہ دیکھنے میں آیا ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کے مطابق اس انتخاب کے نتائج نہ صرف حکومت کی تشکیل بلکہ آنے والے برسوں میں نیپال کی سیاسی سمت اور استحکام پر بھی گہرے اثرات مرتب کریں گے۔ ملک اس وقت اقتصادی چیلنجز، روزگار کے مسائل اور ترقیاتی منصوبوں کی سست رفتاری جیسے اہم معاملات کا سامنا کر رہا ہے۔ عوام کی بڑی توقعات اس نئی حکومت سے وابستہ ہیں کہ وہ ان مسائل کے حل کے لیے ٹھوس اور عملی اقدامات کرے گی۔ یہ انتخابات اس لحاظ سے بھی اہم ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ نیپال میں جمہوریت زندہ ہے اور عوام اپنی رائے کے اظہار کے لیے بیلٹ بکس کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ پُرامن انتخابی عمل نے نہ صرف داخلی سطح پر اعتماد کو بڑھایا ہے بلکہ عالمی برادری کے سامنے بھی نیپال کے جمہوری تشخص کو مضبوط کیا ہے۔ نیپال کے عوام نے اپنے ووٹ کے ذریعے جمہوریت کے چراغ کو روشن رکھا ہے۔ اب فیصلہ بیلٹ بکس سے نکلنے والے نتائج کریں گے کہ اقتدار کا تاج کس کے سر سجے گا۔ آنے والے چند دن نیپال کی سیاست کے لیے نہایت اہم ثابت ہوں گے، کیونکہ یہی دن اس بات کا تعین کریں گے کہ ملک کی قیادت کس کے ہاتھوں میں ہوگی اور نیپال اپنے سیاسی اور معاشی سفر کو کس سمت لے کر جائے گا۔

کیا ایران کے لیے فیصلہ کن وقت شروع ہو چکا ہے؟

ریر: اللہ نواز خان
allahnawazk012@gmail.com

کیا ایران کے لیے فیصلہ کن وقت شروع ہو چکا ہے؟
سوال ہے کہ کیا ایران کے لیے فیصلہ کن وقت شروع ہو چکا ہے؟ صورتحال کو دیکھتے ہوئے واضح طور پر کچھ نہیں کر سکتا لیکن امکان موجود ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان جنگ شروع ہونے والی ہے۔ آج ۲۶ فروری کو یہ ارٹیکل لکھا جا رہا ہے اور آج ہی جنیوا میں عمان کی ثالثی میں امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات بھی ہوں گے۔ مذاکرات کے کامیاب ہونے کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ امریکہ کی سب سے بڑی شرط یہی ہے کہ ایران جوہری توانائی سے دستبردار ہو جائے۔ ایران کا مضبوط موقف جو ریکارڈ پر موجود ہے کہ وہ جوہری توانائی کو مثبت مقاصد کے لیے استعمال کر رہا ہے اور جوہری توانائی سے کسی صورت میں دستبردار ہونے کے لیے تیار ہی نہیں۔ امریکہ کا مسلسل دباؤ اور جنگ کی دھمکیاں بھی ایران کو توڑنے میں ناکام ہو رہی ہیں۔ اب ایران کے لیے فیصلہ کن

ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو وقت دیا تھا کہ اس دوران شرائط کو تسلیم کر لیا جائے ورنہ ایران سنگین نتائج کے لیے تیار رہے۔ اب مذاکرات ہوں گے اور اگر یہ مذاکرات ناکام ہوتے ہیں تو جنگ کا قوی امکان بڑھ گیا ہے۔ ایران بھی اپنی تیاری کر رہا ہے اور اس تیاری کا اندازہ امریکہ و اسرائیل دونوں کو ہے۔ ایران سے امریکہ و اسرائیل کو سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ وہ ایٹمی ہتھیار استعمال نہ کر لے۔ اسرائیل کے مطابق ایران جوہری توانائی کو افزودہ کر چکا ہے اور فوری طور پر ایٹم بم تیار کر سکتا ہے۔ جوں جوں وقت گزر رہا ہے، ایران پر حملے کے لیے زیادہ شدت پیدا ہو رہی ہے۔ واشنگٹن کی طرف سے بار بار وارننگ دی جا رہی ہے کہ شرائط کو تسلیم کر کے ایران جنگ سے بچ سکتا ہے۔ دوسری طرف امریکہ حملہ کرنے کے لیے تیاری بھی کر چکا ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کو جو الٹی میٹم دیا تھا وہ تقریبا پورا ہونے والا ہے۔ امریکہ کی جانب سے مشرق وسطی میں طیارہ بردار جہازوں اور دیگر فورسز کی تعیناتی کر دی گئی ہے۔ دو بڑے طیارہ بردار بحری بیڑے بحرہ عرب اور خلیج فارس میں پہنچا دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ درجنوں تباہ کن بحری جہاز اور کروز

ہیں۔ اسرائیل کے اوڈا ایئر بیس پر ۱۲ جدید ترین F۰۲۲ لڑاکا طیارے بھی تعینات کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۵۰ سے زید اضافی جیٹ طیارے اور فیول ٹینکر خطے میں پہنچا دیے گئے ہیں۔ سب جدید اسلحہ ایران پر حملے کے لیے مختلف جگہوں پر پہنچایا جا رہا ہے۔ ماہرین کے نزدیک ایران پر ایک دو دن میں حملہ متوقع ہے۔ ایران کے صدر نے مثبت امید ظاہر کی ہے کہ یہ مذاکرات کچھ نہ کچھ حل نکالیں گے۔ فرض کیا اگر حل نہیں نکلتا تو جنگ شروع ہونے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ ایران بھی دفاع کے لیے تیار ہے اور بلیسٹک میزائلوں کو نصب بھی کیا جا رہا ہے تاکہ دشمن کو نشانہ بنایا جا سکے۔ پہلے پہل ہلکا حملہ ہو سکتا ہے، اگر مقاصد حاصل نہ ہوئے تو بڑی جنگ شروع ہو جائے گی۔
انڈیا سمیت کئی ممالک نے اپنے شہریوں کو ایران چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ جنگ کی وجہ سے شہری پھنس سکتے ہیں یا ان کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے۔ امریکہ حملہ کرنے کے لیے کون سا علاقہ منتخب کرتا ہے فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے قطر میں موجود اڈے یا کسی اور ملک کے اڈے

بھی حملہ کرے گا تاکہ ایران کو کم وقت میں زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچایا جا سکے۔ اسرائیل کی پہلی ترجیح یہ ہوگی کہ کم نقصان ہو۔ بہرحال جنگ شروع ہونے سے قبل نقصان کا اندازہ مشکل ہوتا ہے، جنگ کے بعد نفع نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق برطانیہ امریکہ کو اڈے دینے سے انکار کر چکا ہے۔ ہو سکتا ہے دیگر ممالک بھی امریکہ کو اڈے دینے سے انکار کر دیں، لیکن جہاں امریکہ مضبوط ہے تو وہ ممالک مجبورا اجازت دیں گے بلکہ امریکہ کو اجازت لینے کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔ اس جنگ کے نقصانات پورے خطے کو برداشت کرنا پڑیں گے۔ ایران کمزور ہونے کی وجہ سے امریکہ یا اسرائیل کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے مگر بہت زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ یہ امکان رد نہیں کیا جا سکتا کہ

ایٹمی جنگ شروع جائے۔ ایٹمی جنگ کا امکان اس لیے ہے کہ اگر ایران واقعی یورینیم کو اس حد تک افزدہ کر چکا ہے کہ ایٹم بم بن جائے تو وہ ایٹمی توانائی کا استعمال کر سکتا ہے۔ جوہری توانائی کا استعمال خطے کے لیے زبردست تباہ کن ہوگا۔ امریکہ کی نسبت خطے کے ممالک اس جنگ سے زیادہ متاثر ہوں گے، لیکن مفادات امریکہ حاصل کرے گا۔ ہو سکتا ہے جوہری توانائی استعمال نہ ہو، صرف بھاری ہتھیار استعمال ہوں تو پھر بھی نقصانات امریکہ کی نسبت دوسرے ممالک کو پہنچیں گے۔ امریکہ کو کم نقصان اس لیے ہوگا کہ امریکہ خطے میں موجود اڈوں کو استعمال کرے گا اور جوابا ایران کی طرف سے انہی اڈوں کو نشانہ بنایا جائے گا جہاں سے

جنگ نہ ہونے کا امکان ہونے کے باوجود بھی جنگ کا خدشہ موجود ہے۔ امریکہ کی جنگی تیاریاں یہ واضح کر رہی ہیں کہ جنگ ٹلنے والی نہیں۔ ویسے بھی اگر جنگ شروع ہو گئی تو اس وقت رکے گی جب ایک فریق شکست یافتہ ہو جائے۔ مذاکرات ہو رہے ہیں، مثبت امید ہے کہ کامیاب ہوں گے۔ کامیابی کا امکان ہونے کے باوجود بھی جنگ کا امکان موجود ہے۔ اس جنگ سے کتنے انسان قتل ہوں گے کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن اندازہ ہے کہ ان کی تعداد لاکھوں سے بڑھ جائے گی۔ علاوہ ازیں کروڑوں انسانوں کی زندگیاں شدید متاثر ہو جائیں گی۔ جنگ سے جہاں انسان قتل ہوں گے وہاں زخمی بھی ہوں گے۔ ادویات کی بھی قلت ہوگی اور غذائی قلت بھی بے شمار انسانوں کو موت کی طرف دھکیلے گی۔ اس جنگ کو روکنا بہت ہی مشکل ہوگا، اس لیے جنگ کے امکانات بہت ہی بڑھ چکے ہیں۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ ایران کے لیے فیصلہ کن وقت آ پہنچا ہے، جس کا فیصلہ مستقبل میں ہوگا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایران اس جنگ میں کامیاب ہو جائے اور ایران

امریکہ اور پاکستان کی دوستی پانی کا بلبلہ یا مستقل رشتہ؟

تجزیہ نگار
اسد بیگ

عالمی سیاست میں دوستیوں کی بنیاد اکثر مشترکہ مفادات، نظریاتی ہم آہنگی اور طویل مدتی اسٹریٹجک شراکت پر ہوتی ہے۔ اس تناظر میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات کو دیکھیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہ رشتہ کبھی بھی پائیدار اور گہرا نہیں رہ سکتا۔ حالیہ دنوں میں اگر امریکہ اور بھارت کے درمیان فاصلے بڑھے تھے تو وہ دو حقیقی دوستوں کی عارضی ناراضگی کی مانند تھے، جواب تیزی سے کم ہو رہے ہیں اور رشتہ پہلے سے بھی مضبوط ہو سکتا ہے۔
بھارت اور امریکہ کے درمیان مشترکہ بنیادی نظریات، جمہوری اقدار، آزاد معیشت، ٹیکنالوجی کی ترقی، اور علاقائی استحکام کے خلاف مشترکہ چیلنجز (جیسے چین کا بڑھتا اثر) ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ حالیہ خبروں کے مطابق، صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی دوسری مدت میں بھارت کے ساتھ تجارتی تنازعات کے باوجود، ٹیرف کم کیے گئے ہیں، روسی تیل کی خریداری پر پابندیوں میں نرمی آئی ہے، اور سپلائی چینز، AI، اور دفاعی شعبوں میں تعاون بڑھ رہا ہے۔ یہ سب اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ امریکہ بھارت کو ایک اسٹریٹجک پارٹنر کے طور پر دیکھتا ہے جو طویل مدت میں قابل اعتماد ہے۔
دوسری طرف، پاکستان کے ساتھ امریکہ کے تعلقات کی بنیاد اکثر وقتی مفادات پر ہوتی ہے۔ صدر ٹرمپ نے حالیہ مہینوں میں وزیراعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کی متعدد بار تعریف کی ہے انہیں "میرا پسندیدہ فیلڈ مارشل" کہا، "عظیم جنرل" اور "عظیم آدمی" قرار دیا۔ ان تعریفوں نے پاکستان میں خوشی کی لہر دوڑا دی، لیکن یہ خوشی پانی کے بلبلے کی مانند ہے۔ ان تعریفوں کا معاوضہ بہت بھاری پڑ سکتا ہے اگر پاکستان انہیں حقیقت سے زیادہ اہمیت دے۔
حالیہ دنوں میں بھارت کے وزیراعظم نریندر مودی کا اسرائیل کا دورہ (۲۵-۲۶ فروری ۲۰۲۶) اس بات کی واضح مثال ہے۔ اس دورے کے دوران دونوں ممالک نے تعلقات کو "خصوصی اسٹریٹجک پارٹنرشپ" کا درجہ دیا، ۱۶ سے زائد معاہدے کیے (دفاعی، ٹیکنالوجی، AI، زراعت، تجارت اور واٹر مینجمنٹ سمیت)، آزاد تجارتی معاہدے پر تیزی سے کام کرنے کا اعلان کیا، اور دہشت گردی کے خلاف مشترکہ موقف کا اظہار کیا۔ مودی نے اسرائیل کی پارلیمنٹ (کنیسیٹ) میں خطاب کرتے ہوئے اسرائیلیوں کے درد کا اظہار کیا، ۷ اکتوبر ۲۰۲۳ کے حملے کو "وحشیانہ دہشت گرد حملہ" قرار دیا، اور متاثرہ خاندانوں کے لیے گہرے دکھ اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہم آپ کے درد کو محسوس کرتے ہیں، ہم آپ کے غم میں شریک ہیں" اور "بھارت اسرائیل کے ساتھ پوری پختگی اور یقین کے ساتھ کھڑا ہے"۔
تاہم، اسی خطاب میں فلسطین میں جاری تنازعے کے نتیجے میں ہونے والی ہزاروں بے گناہ فلسطینیوں بشمول بچوں اور عورتوں کی کی ہلاکتوں پر کوئی افسوس یا افسوس کا اظہار نہیں کیا گیا۔ جبکہ اسرائیلی جانوں کے نقصان پر گہرا دکھ ظاہر کیا گیا، فلسطینی شہریوں کی بڑے پیمانے پر ہلاکتوں کو نظرانداز کر دیا گیا، جو اس دوستی کی ایک طرفہ نوعیت اور مذہبی، نظریاتی ہم آہنگی کی گہرائی کو مزید واضح کرتا ہے۔
امریکہ، اسرائیل اور بھارت ان تینوں ممالک کا رشتہ سگے بھائیوں سے بھی زیادہ قریب ہے۔ مشترکہ اقدار، دہشت گردی کے خلاف جنگ، اور ایران جیسے چیلنجز کے خلاف متحد۔ اس دوستی کی سب سے بڑی اور سب سے قوی وجہ مذہبی ہم آہنگی ہے، خاص طور پر مسلم مخالف پالیسیوں اور انتہا پسند اسلام (یا اسلامی دہشت گردی) کے خلاف سخت دشمنی اور مشترکہ موقف بھارت میں ہندو قوم پرستی، اسرائیل میں صہیونی نظریہ، اور امریکہ کی "وار آن ٹیرر" کی پالیسیاں اسی بنیاد پر ایک دوسرے سے جڑی ہیں۔ یہ اشتراک صرف اسٹریٹجک نہیں بلکہ نظریاتی اور مذہبی سطح پر بھی گہرا ہے، جو اس اتحاد کو روز بروز پائیدار بناتا ہے اور کمزور ہونے کا امکان نہیں رکھتا۔ اگر پاکستان امریکہ کے ساتھ اپنے رشتے کی حقیقت جاننا چاہے تو بس اس آئینہ کو الٹا دیکھے امریکہ، بھارت، اسرائیل کی شراکت کو دیکھیں تو پاکستان کے ساتھ امریکہ کا رشتہ خود بخود واضح ہو جاتا ہے۔ یہ ایک وقتی، مفاد پرست اور غیر مستحکم رشتہ ہے جو جب بھی بھارت یا اسرائیل کے

مفادات سے ٹکرائے گا، کمزور پڑ جائے گا۔ پاکستان کے رہنماؤں خاص طور پر وزیراعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کو یہ سمجھنا چاہیے کہ وائٹ ہاؤس میں چند ہنسی مذاق، چٹکلے اور تعریفوں کا معاوضہ قومی مفادات کے لیے بہت مہنگا پڑ سکتا ہے۔ اگر پاکستان واقعی ایک مثبت اور خود مختار خارجہ پالیسی اپنانا چاہتا ہے تو اسے امریکہ کی ہر مرضی ماننے سے گریز کرنا ہوگا۔ مسائل کو بھارت اور اسرائیل کی امریکہ کے ساتھ دوستی کے تناظر میں دیکھنا پڑے گا خاص طور پر اس مذہبی اور نظریاتی ہم آہنگی کے تناظر میں جو مسلم دنیا کے خلاف ایک مشترکہ محاذ بن چکی ہے۔ پاکستان کو اپنے مفادات کی حفاظت کے لیے متوازن اور حقیقت پسندانہ پالیسی اپنانی ہوگی، نہ کہ عارضی تعریفوں پر انحصار کرنا۔
یہ حقیقت ہے کہ امریکہ کی ترجیحات تبدیل ہو سکتی ہیں، لیکن بھارت اور اسرائیل جیسے شراکت داروں کے ساتھ اس کا رشتہ نظریاتی، مذہبی اور اسٹریٹجک بنیادوں پر قائم ہے جو پاکستان کے ساتھ نہیں ہے۔

ابلیس کے وزیر کا اگلا حربہ

۔ آٹھ بیس ۲۰/۸ کے چکر میں نوع انسانی کو مصروف رکھ کر ابلیس کا وزیر بڑی حد تک کامیاب رہا اور اب کی بار مقتدیوں کے بیچ گھس کر اپنا نیا۔ داؤ کھیلنے لگا وہ اس طرح کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہی وہ امام صاحب کی طرف کان لگائے اپنا داؤ پیچ کھیلنے کا منتظر رہنے کو ترجیح دینے لگا جوں ہی تکبیر ادا ہوئی اور سب کا دھیان نماز کی طرف گیا تو ابلیس کا وزیر ہر صف میں اپنی موجودگی کا احساس موبائیل فون کی گھنٹی بجنے سے مقتدیوں کے ساتھ ساتھ امام صاحب کو بھی آگاہ کرتا رہتا ہے تاکہ سب بارگاہ الٰہی سے ہٹ کر وزیر کی موجودگی کو محسوس کریں ایک نے اپنا موبائیل فون بند کیا تو دوسرا بجا پھر تیسرا پھر چوتھا اس طرح نماز کے دوران کسی نہ کسی کا موبائیل فون بجتا رہا اور ابلیس کا وزیر مسجد کے ہر صف میں رقص پر رقص کرتا رہتا ہے ۲۰/۸ کے چکر سے زیادہ اس کا یہ حربہ کامیاب رہا۔ وہ اس حربے میں سال کے بارہ مہینے رقص کرتا رہتا ہے لیکن رمضان المبارک مہینے میں یہ حربہ اس کے لئے سونے پہ سہاگہ کا کام دے رہا ہے۔ سب نمازی اپنے اپنے حساب سے بارگاہ الٰہی میں حاضر رہتے ہیں لیکن موبائیل فون گھنٹی بجتے ہی وہ نماز میں ہی کہیں سے کہیں اور پہونچ جاتے ہیں یہ صرف نمازیوں کا حال نہیں بلکہ اکثر مساجد کے ائمہ صاحبان بھی موبائیل گھنٹی بجتے ہی نماز میں ہی کہیں اور چلے جاتے ہیں یوں سمجھ لیجئے کہ گھنٹی بجتے ہی بارگاہ الٰہی سے لات مار کر بھگائے جاتے ہیں۔ اب آپ ہی بولئے اور فیصلہ کیجئے کیا واقعی ابلیس کا وزیر مساجد میں رقص کر کے نوع انسانی کو اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا ہے یا ہم خود ہی راہ راست سے بھٹک گئے ہیں
اللہ رحم فرمائے ماجد مجید کشمیر یونیورسٹی سرینگر

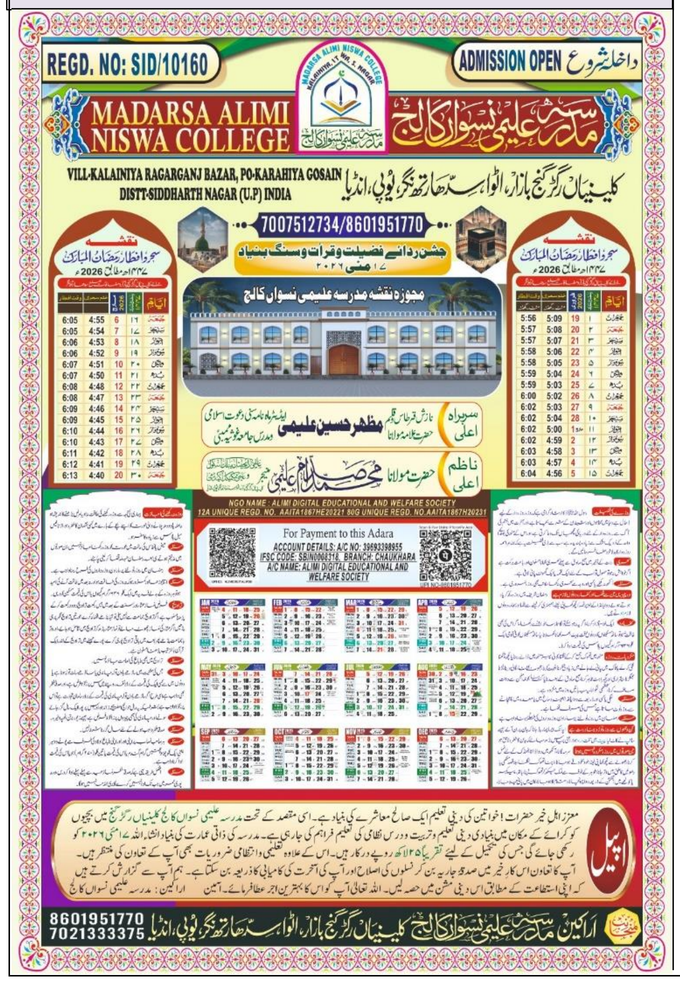

ملک نیپال میں ۲۱ گتے پھاگن ۲۰۸۲ کو ہونے والے انتخابات اور نیپالی عوام کا رجحان....!

بلال برکاتی نیپالی
نامہ نگار: نیپال اردو ٹائمز

ملک نیپال میں ہونے والے حالیہ الکشن کافی کریٹیکل ہے کچھ دن پہلے تک یہ الکشن عوام نیپال کے لئے کنفیوژن بنا ہوا تھا مگر جوں جوں وقت قریب آتا گیا لوگوں کے کنفیوژن دور ہوتے گئے یہاں تک کہ نیپال کی ۷۰٪ فیصد عوام ملک نیپال میں اک نیا ابھرنے والا پارٹی "راسٹریہ سوتنتر پارٹی" (پارٹی سبھاپتی روی کامی چھانے) کی حمایت میں کھڑی ہوگئی اور اس وقت ملک نیپال کے طول و عرض میچی سے مہاکالی تک سابق کاٹھمانڈو مہانگر پالیکا کا میئر بالین شاہ کی آواز پر یک زبان ہوگئی حالیہ صورت حال سے اندازہ لگایا جارہا ہے کہ ملک نیپال میں راسٹریہ سوتنتر پارٹی بھاری تعداد میں سیٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی، کیونکہ ملک نیپال کی جنتا خاص کر نوجوان نسل ملک نیپال میں اک نئی تبدیلی چاہتے ہیں، اور دیش کو ترقی یافتہ دیکھنے کے لئے جذباتی بنے ہوئے ہیں، اگر اس بار بہومت کی سرکار بن جاتی ہے تو یہ ملک نیپال کی ڈیمو کریسی کی تاریخ میں اک نیا باب ہوگا، پھر اس کے بعد کیا کیا نیا ہوگا یہ قبل از وقت کچھ کہنا مشکل ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا

، رواں سال کا الکشن اس وجہ سے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ یہ الکشن قبل از وقت ہو رہا ہے کیونکہ یہ الکشن ہونا تھا ۲۰۸۴ سال میں مگر گزشتہ دنوں جینزی Gen z احتجاج کی وجہ سے سرکار گر گئی اور پارلیمنٹ تحلیل کر دی گئی اور پھر ایک عبوری حکومت بٹھائی گئی جس کا خاص کام الکشن کروانا تھا جو کہ اب ہو رہا ہے، اس الکشن میں دیگر قدیم پارٹیاں کافی مستعد ہیں اور اس الکشن کو ہائیجیک کرنے کی بھی کوشش کی جارہی ہے اور ساتھ میں سازشیں بھی زوروں پر ہے اور ملک میں انتشار پھیلانے کی بھی کوششیں جاری ہیں اسی ذمن میں گزشتہ روز بیرگنج میں کئی نوجوانوں کو ممنوعہ سامان ہتھیار سمیت گرفتار کیا گیا اسی طرح کاٹھمانڈو میں بھی کچھ شرپسند عناصر کو بھی گرفتار کیا گیا، انہیں تمام وجوہات کے پیش نظر اس بار کے الکشن میں تقریباً ۷۸ ہزار نیپالی آرمی کو میدان میں اتارا گیا ہے اور ساتھ میں پولیس پرساشن بھی فعال و متحرک ہیں تاکہ الکشن امن و امان کے ساتھ کروایا جا سکے، ہم دعا گو ہیں کہ یہ الکشن امن و امان کے ساتھ اختتام پذیر ہو اور ملک میں خوش حالی آئے عدل و انصاف قائم ہو کرپشن اور رشوت خوری سے ملک آزاد ہو اور یہ اک خود مختار ریاست بنے جس میں نوجوانوں کے لئے روزگار کا انتظام ہو، ملک ترقی کرے، شکریہ۔

آیت اللہ خامنہ ای کے بعد مشرقِ وسطیٰ: جنگ، جوہری کشید گی اور بدلتا توازنِ

تحریر: یوسف شمسی
رابطہ: ۹۱۶۲۲۱۶۵۶۰

مشرقِ وسطیٰ کی معاصر تاریخ میں اگر کسی ایک شخصیت نے سب سے گہرے اور دیرپا اثرات مرتب کیے تو وہ آیت اللہ علی خامنہ ای تھے۔ تین دہائیوں سے زائد عرصے تک ایران کے سپریم لیڈر کی حیثیت سے انہوں نے نہ صرف داخلی سیاست کی سمت متعین کی بلکہ خارجہ پالیسی، عسکری حکمتِ عملی اور نظریاتی بیانیے کو بھی اپنی فکر کے مطابق ڈھالا۔ ان کی قیادت کو ایک ایسے سخت گیر مگر عملی رہنما کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس نے انقلابِ ایران کی اساس کو برقرار رکھتے ہوئے ایران کو ایک مؤثر علاقائی طاقت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی۔

بطور سپریم لیڈر انہوں نے ایران کے جوہری پروگرام کی بھرپور حمایت کی، تاہم اسے ہمیشہ پُرامن مقاصد سے مشروط قرار دیا۔ ان کا معروف فتویٰ کہ وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری اور استعمال حرام ہے، ایران کے سرکاری مؤقف کا بنیادی حوالہ بن گیا۔ وہ سائنسی خود کفالت اور ٹیکنالوجی میں پیش رفت کو قومی وقار کا مسئلہ سمجھتے تھے۔ ایران کا جوہری پروگرام خطے کی کشید گی کا مرکزی نکتہ رہا۔ تہران اسے قومی خودمختاری اور دفاعی صلاحیت کا ضامن قرار دیتا ہے، جبکہ اسرائیل اسے اپنے وجود کے لیے خطرہ سمجھتا ہے۔ یہی تضاد ایران اور مغربی دنیا کے تعلقات میں مسلسل تناؤ کا سبب بنتا رہا۔

معاشی میدان میں خامنہ ای نے صنعتوں کی نجکاری، مقامی پیداوار کے فروغ اور تیل و گیس کے ذخائر کو قومی طاقت کا بنیادی ستون بنانے کی حمایت کی۔ ان کا تصور تھا کہ ایران توانائی کے وسائل کی بنیاد پر ایک مضبوط عالمی قوت بن سکتا ہے۔ اگرچہ بین الاقوامی پابندیوں نے اس خواب کو محدود رکھا، لیکن توانائی کی سیاست ایران کی خارجہ حکمتِ عملی کا مستقل جزو بنی رہی۔ ان کے دور میں سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کو غیر معمولی وسعت اور اثر ورسوخ حاصل ہوا۔ یہ ادارہ محض دفاعی قوت نہ رہا بلکہ داخلی استحکام، معاشی سرگرمیوں اور علاقائی اثراندازی کا مرکزی آلہ بن گیا۔ خامنہ ای نے اسے نظام کے تحفظ اور انقلاب کی بقا کا ضامن قرار دیا۔

خارجہ پالیسی کے محاذ پر ان کی حکمتِ عملی ”محورِ مزاحمت“ کے تصور کے گرد گھومتی رہی۔ ایران نے بشار الاسد کی حکومت کی حمایت کی، یمن میں حوثی تحریک کی پشت پناہی کی اور فلسطینی مزاحمتی گروہوں کا ساتھ دیا۔ اسی تناظر میں ایران کا ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ تصادم شدت اختیار کرتا گیا۔ اسرائیل اور صہیونیت کے سخت ناقد کے طور پر خامنہ ای نے فلسطینی کاز کی مسلسل حمایت کی اور اسرائیل فلسطین تنازع کو مسلم دنیا کا بنیادی مسئلہ قرار دیا۔ ان کی تقاریر میں سخت بیانات بھی شامل رہے، جس پر عالمی سطح پر تنقید ہوتی رہی۔ ایران اسی عرصے میں اسرائیل اور بعض خلیجی ممالک کے ساتھ پراکسی تنازعات میں بھی الجھا رہا۔

۲۸ فروری ۲۰۲۶ء کو ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ حملوں کے دوران ایک فضائی کارروائی میں آیت اللہ خامنہ ای کی ہلاکت کی خبر نے پورے خطے کو ہلا کر رکھ دیا۔ ایرانی قیادت نے اسے شہادت قرار دیتے ہوئے قومی اتحاد اور مزاحمت کے بیانیے کو مزید تقویت دی۔ ان کی وفات کے بعد ایران کی جانب سے فوری جوابی کارروائیوں اور خلیجی خطے میں کشید گی کے پھیلاؤ نے صورتحال کو ایک محدود پراکسی جنگ سے نکال کر براہِ راست علاقائی تصادم کی شکل دے دی۔ فضائی حدود کی بندش، تیل کی قیمتوں میں شدید اتار چڑھاؤ اور عالمی منڈی میں بے یقینی اس بحران کے فوری اثرات کے طور پر سامنے آئے۔

آیت اللہ خامنہ ای کے انتقال کے بعد سب سے اہم سوال یہ ہے کہ باقی مسلم ممالک اسرائیل اور امریکہ کے سامنے کیا حکمتِ عملی اختیار کریں گے اور ان کی بساط کیا ہوگی۔ خلیجی ریاستیں معاشی طور پر مضبوط ضرور ہیں، مگر دفاعی اعتبار سے بڑی حد تک [illegible]

لیے کھلی جنگ کا مطلب اپنی معیشت اور توانائی تنصیبات کو خطرے میں ڈالنا ہوگا۔ ان کی ترجیح غالباً سفارتی توازن اور تنازع کو محدود رکھنے پر ہوگی۔

ترکی اور پاکستان جیسے ممالک بیانات کی حد تک فلسطینی مؤقف کی حمایت کرتے ہیں، مگر براہِ راست عسکری تصادم سے گریز کریں گے کیونکہ ان کی معیشتیں اور داخلی سیاسی حالات کسی بڑے محاذ آرائی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بیشتر عرب ممالک داخلی معاشی اصلاحات، سیاسی استحکام اور ترقیاتی منصوبوں میں مصروف ہیں، اس لیے وہ کسی ایسی جنگ کا حصہ نہیں بننا چاہیں گے جو ان کے ترقیاتی ایجنڈے کو متاثر کرے۔

خامنہ ای کی وفات کے ساتھ ایک طویل اور متنازع عہد اپنے اختتام کو پہنچا، مگر ان کی پالیسیوں اور نظریات کے اثرات آنے والے برسوں تک محسوس کیے جاتے رہیں گے۔ آج مشرقِ وسطیٰ ایک ایسے دوراہے پر کھڑا ہے جہاں سفارت کاری اور جنگ کے درمیان انتخاب نہ صرف خطے بلکہ عالمی سیاست کا رخ متعین کرے گا۔ مسلم ممالک کی بساط جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ معاشی طاقت، سفارتی مہارت اور داخلی استحکام سے طے ہوگی۔ اگر وہ مشترکہ حکمتِ عملی، اقتصادی تعاون اور سیاسی ہم آہنگی کو فروغ دیں تو خطے میں طاقت کا توازن کسی حد تک تبدیل ہو سکتا ہے؛ بصورتِ دیگر عالمی طاقتوں کی کشمکش میں ان کا کردار محدود رہنے کا خدشہ موجود ہے۔

بنگلہ دیش انتخابات کے بعد

محمد امین اللہ۔

1970 میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے پارلیمانی انتخابات میں عوامی لیگ کو اکثریت ملی مگر مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی کو اکثریت حاصل ہوئی مگر مجموعی طور پر عوامی لیگ کو اکثریت حاصل تھی۔ اقتدار منتقل کرنے کی کنجی جنرل یحییٰ خان کے ہاتھوں میں تھی جو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے ممکن تھا جسے بھٹو نے نہیں ہونے دیا اور نتیجتاً مجیب الرحمٰن کو موقع ملا کہ وہ اپنی دیرینہ علیحدگی کی سازش کو بھارت کی مدد سے کامیاب کرے۔ جس کی تفصیلات سے لائبریریوں کی الماریاں میں بھری پڑی ہیں۔ بظاہر ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ کو مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا اور اہل بنگال کو آزادی مل گئی مگر چند ہفتوں میں ہی بنگالیوں کو احساس ہو گیا کہ ہم عملاً بھارت کے غلام ہو چکے۔ مجیب الرحمٰن کے ۴ سالہ دورِ حکومت میں ۵ لاکھ بنگالی بھوک سے مر گئے۔ بنگلہ دیش کے طول و عرض میں کسی کی عزت و آبرو مکتی باہنی اور رکھی باہنی کے غنڈوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں تھی۔ نتیجتاً وہی فوجی جو بنگلہ دیش کی آزادی کے لئے پاکستانی فوج سے بغاوت کیئے تھے انہیں فوجیوں کے اک دھڑے نے ۱۴ اگست ۱۹۷۵ کو مجیب الرحمٰن کو پورے خاندان اور وزیروں کے ساتھ بہیمانہ طریقے سے قتل کر دیا اور دنیا نے دیکھا کہ بنگالیوں کے مقبول ترین لیڈر اور بنگلہ دیش بنانے والے بنگو بندھو کے لئے کوئی اک بنگالی بھی احتجاج کرنے کے لئے نہیں نکلا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اہل بنگال کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ ہم دھوکہ کھا گئے۔ حسینہ واجد ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے بچ گئی جو بھارت کے ایک مہرے کے طور پر استعمال ہوئی اور بنگلہ دیش کے عدم استحکام اور فوجی بغاوتوں کی وجہ سے ضیاء الرحمن کی فراخدلی نے عوامی لیگ کو دوبارہ بنگلہ دیش میں پیر جمانے کا موقع ملا۔ اور اسی فراخدلی کا نتیجہ تھا کہ ضیاء الرحمن بھارت اور عوامی لیگ کی سازشوں کی وجہ سے قتل کر دیئے گئے۔ جنرل ارشاد کی حکومت، خالدہ ضیاء کی دو مرتبہ کی حکومت اور درمیان میں شیخ حسینہ واجد کی حکومت مسلسل آتی تو رہیں مگر بنگلہ دیش میں استحکام پیدا نہ ہو سکا اور عوامی بے چینی اور ملک کے طول و عرض میں بدامنی، بھتہ خوری اور لوگوں کی جائیدادوں پر قبضے کا سلسلہ جاری رہا۔ ۲۰۱۴ کے بعد جب حسینہ واجد بھارت کی حمایت اور ریشہ دوانیوں کے بعد بڑے پیمانے پروووٹ حاصل کرکے برسراقتدار آئی تو اس کا اصل فسطائی چہرہ عیاں ہوا۔ حسینہ واجد نے حزبِ اختلاف کی جماعتوں کے ساتھ سفاکانہ اور ماورائے عدالت انتقام کا اک نہ رکنے والا سلسلہ شروع کیا حتیٰ کہ B.D.R کی بغاوت کو کچلنے کے لئے بڑی تعداد میں فوجیوں کو قتل کروایا۔ جماعت اسلامی کی تمام صف اول کی قیادت کو پھانسی دیدی گئی اور ہزاروں کارکنوں کو حراست میں لے کر ان کو تشدد کے ذریعہ اپاہج بنا دیا گیا۔ درمیان میں انتخابات ہوئے جس کا بائکاٹ تمام حزبِ اختلاف کی جماعتوں نے کیا۔ بنگلہ دیش عملاً بھارت کی کالونی بن گیا۔ تمام ریاستی اداروں میں را کے اہلکار خفیہ طریقے سے تعینات کر دیئے گئے۔ حتیٰ کہ فوجی ہیڈ کوارٹر میں را کا ڈیسک قائم ہو گیا۔ بنگلہ دیش صرف اور صرف بھارت کی طفیلی ریاست بن گیا۔ بنگلہ دیش میں غربت کی شرح ۷۰ فیصد سے زیادہ ہے جس کی وجہ سے بنگالیوں کی اک بڑی تعداد غیر ممالک میں محنت مزدوری کرنے کے لئے گئی ہوئی ہے۔ بنگلہ دیش بھارت کی اک تجارتی منڈی بن چکا تھا۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ بنگلہ دیش کی عوام بھارت کی اس بالادستی سے سخت

تھی لاوا دھیرے دھیرے پک رہا تھا۔ پڑھے لکھے نوجوانوں میں اپنے مستقبل کے حوالے سے غیر یقینی صورتحال میں اس وقت شدید اضافہ ہوا جب حسینہ حکومت نے مکتی جودھا کی اولادوں کے لئے سرکاری ملازمتوں میں بھاری بھرکم کوٹہ مقرر کیا۔ یونیورسٹی اور کالجوں کے طلبہ نے اس کے خلاف جولائی ۲۰۲۴ میں تحریک شروع کی اور خوش قسمتی سے عثمان ہادی، حسنات عبداللہ اور سعید الزماں جیسی ولولہ انگیز قیادت میسر ہوئی جن کی تقریروں نے پورے بنگلہ دیش کی عوام میں شعلہ بھر دیا۔ حسینہ واجد نے اپنی سفاکانہ اور عامرانہ طبیعت کے عین مطابق ریاستی کریک ڈاؤن کا اعلان کر دیا اور دیکھتے دیکھتے چند روز میں ۱۴۰۰ کے قریب نوجوان شہید کر دیئے گئے اور ۲۰ ہزار سے زائد لوگوں کو زخمی کیا گیا مگر یہ انقلابی سیل رواں رکا نہیں بالآخر ۵ اگست ۲۰۲۴ کو لاکھوں لوگوں کا بپھرا ہوا ہجوم حسینہ واجد کی رہائش گاہ کی جانب تمام تر رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے بڑھنے لگا تو مجبوراً اس کے رشتے دار جنرل وقار الزماں نے ملک سے فرار کرکے بھارت روانہ کر دیا۔ مختصراً یہ کہ عوامی لیگ اور مجیب الرحمٰن کے تمام بت اور نشانات پورے ملک میں مسمار کر دیئے گئے۔ ڈاکٹر یونس کی سربراہی میں ایک عبوری حکومت قائم ہوئی جس نے تیزی سے بھارت کے ساتھ تمام تر معاہدوں اور تعلقات کو ختم کرنا اور کم کرنا شروع کیا۔ پاکستان، چین اور ترکیہ کے علاوہ دیگر ممالک سے تیزی کے ساتھ تعلقات بحال کیئے گئے بند ہوئے تجارتی وسفارتی سرگرمیاں شروع ہو گئیں جو تا حال جاری ہیں۔ تمام اسیران رہا ہو گئے۔ جماعت اسلامی پر عائد پابندی ختم ہوگئی اور جالی مقدمات ختم کیئے گئے۔ خالدہ ضیاء کو رہائی ملی۔ عوامی لیگ پر پابندی اور کالعدم قرار دیئے جانے کے علاوہ حسینہ واجد کو جولائی کے قتل عام کی وجہ سے موت کی سزا سنائی گئی ہے جو فی الحال اپنے سرپرست بھارت میں پناہ لی ہوئی ہے۔ اسی دوران ملک میں استحکام لانے اور انتخابات کے لئے تیاریاں جاری رہیں۔ اس دوران یہ ہوا کہ عثمان ہادی کو بہیمانہ طریقے سے شہید کر دیا گیا جس کی وجہ سے پورا ملک شدید غم و غصّے میں مبتلا ہو گیا قاتل آج بھی بھارت میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ عثمان ہادی کا جنازہ دنیا بھر کے عوامی شمولیت کے اعتبار سے بڑے جنازوں میں شمار ہوتا ہے جسے قومی ہیرو کی صورت میں پارلیمنٹ کے سامنے قاضی نذر السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

عبوری حکومت نے بالآخر ۱۲ فروری ۲۰۲۶ کو ملک میں عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔ اسی دوران ۳۲ سیاسی جماعتوں نے بشمول جماعت اسلامی، بی این پی، این سی پی، جاتیو پارٹی اور دیگر سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے جولائی ۲۰۲۵ میں ایک آئینی ترمیم، upper house کے قیام اور دیگر آئینی اصلاحات پر دستخط کیئے جس کے لئے یہ طے ہوا کہ انتخابات کے ساتھ ساتھ ایک ریفرنڈم بھی کروایا جائے گا۔ اسی دوران خالدہ ضیاء کا انتقال ہو گیا اور ان کا بیٹا طارق رحمان جو ۱۷ سال سے ملک سے باہر خود جلاوطنی میں برطانیہ میں مقیم تھا واپس آیا واپسی پر اس کے استقبال میں جس طرح حکومتی اور فوجی قیادت کی جانب سے اہتمام کیا گیا اسی وقت سیاسی مبصرین اور پنڈتوں کے کان کھڑے ہو گئے تھے کہ دال میں کچھ کالا ہونے والا ہے حالانکہ انتخابی تشہیر اور عوامی پذیرائی اور تمام سروے میں اس بات کا اشارہ مل رہا تھا کہ جماعت اسلامی کا گیارہ رکنی اتحاد جس میں انقلابی طلبہ کی N.C.P. بھی شامل تھی حکومت بنے گی۔ اس کے مقابلے میں بی این پی کے جلسے جلوسوں میں وہ جان نہیں تھی بلکہ جگہ جگہ غیر [illegible] ٹکٹ دینے کی وجہ سے آپسی تصادم بھی ہو رہے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ نئے ٹکٹ ہولڈر میں اک اچھی خاصی تعداد عوامی لیگ کے روپوش لیڈران تھے۔ بہر حال جیسے جیسے انتخابات قریب آتے گئے داڑی پلہ (ترازو) کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا گیا اور جگہ جگہ چھوٹے موٹے سیاسی تصادم بھی ہوئے۔ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ فوج اور R.A.B اور پولیس کی نگرانی میں انتخابات ہوئے۔ اس دوران دیگر ممالک کے سفراء کی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا مگر انتخابات سے چند دن پہلے بھارت کے سفیر کا تواتر کے ساتھ طارق رحمان سے ملاقاتیں پردے کے پیچھے کچھ اور کہانی سنا رہی تھی یعنی بھارت کے ساتھ دوستی کی کھچڑی پکنا شروع ہو چکی تھی۔ اللہ اللہ کرکے انتخابات ہونے اور بڑی تعداد میں لوگوں نے ووٹ ڈالے اور ریفرنڈم میں آئینی ترمیم کے حق میں ۷۰ فیصد لوگوں نے مہر لگایا۔ شام ۴:۳۰ بجے سے گنتی شروع ہوئی، الیکشن کمیشن کے ہیڈ کوارٹر میں ملکی اور غیر ملکی صحافیوں کا اژدھام تھا اور ہر ایک رات ۸ بجے تک یہی رپورٹ دے رہے تھے کہ ۸۰ فیصد سیٹوں پر جماعت اسلامی کا گیارہ رکنی اتحاد آگے ہے مگر اچانک خفیہ ہاتھ حرکت میں آتا ہے اور نتائج آنا بند ہو جاتے ہیں اور رات ۱۲ بجے بی این پی کو دو تہائی اکثریت حاصل ہو جاتی ہے اور ۲۱۲ سیٹوں کا تحفہ مل جاتا ہے۔ غیر جانبدار صحافی اور ملک بھر کی عوام ششدر رہ جاتے ہیں۔ قصہ مختصر ہر طرف سے طارق رحمان کو مبارکباد ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ مبارکباد دینے میں پہل مودی کرتا ہے۔ جماعت اسلامی کے اتحاد کو ۲۹۹ میں سے صرف ۷۷ سیٹوں پر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ جماعت اسلامی کے امیر شفیق الرحمن ملکی سالمیت کے پیش نظر دھاندلی کے خلاف الیکشن کمیشن میں درخواست جمع کرانے کے بعد حکومت سے مثبت کاموں اور پالیسیوں میں ساتھ دینے کا اعلان کرتے ہیں مگر انتخابات کے دوسرے دن سے جماعت اسلامی کے ہمدردوں اور ذمہ داروں کے گھروں پر حملے شروع ہو جاتے ہیں اور تین دنوں کے اندر ۷۰۰ دکانوں، ۲۵۰ مکانات اور سیکڑوں افراد کو بری طرح زخمی کیا جاتا ہے۔ کئی جگہوں پر بی این پی لیڈروں کے ذریعے عوامی لیگ کے بند دفاتر کھول دیئے گئے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ بہر حال طارق رحمان نے اپنے پہلے میڈیا ٹاک میں بھارت کے ساتھ حالات کو بہتر کرنے کے ساتھ مودی کو بھی اپنی حلف برداری میں شامل ہونے کی دعوت دے ڈالی۔ ۱۷ جولائی کو ممبران پارلیمنٹ کی حلف برداری کے ساتھ ساتھ آئینی کونسل کی حلف برداری بھی ہونی تھی مگر بی این پی کے ممبران نے آئینی کونسل کا حلف نہیں اٹھایا۔ اسی دن طارق رحمان نے بحیثیت وزیر اعظم کا حلف اٹھایا جس میں بھارت کا وزیر خارجہ جے شنکر شریک ہوا۔ طارق رحمان نے ۴۰ وزراء پر مشتمل کابینہ کا اعلان کیا جس میں ہندوؤں کو بھی شامل کیا ہے۔ ریفرنڈم کے مطابق ۴۰ دن کے اندر تمام آئینی اصلاحات ہونی ہے مگر بی این پی اس سے مکر گئی ہے۔ بھارت سے دوبارہ دوستی عوامی لیگ کی دوبارہ آنا، ان باتوں سے ملک میں احتجاج شروع ہو چکا ہے۔ بھتہ خوری (چاندا بازی) کہتے ہیں اور تشدد کی لہر کرپشن اور دیگر جرائم کا سیلاب امڈ آیا ہے۔ عوامی لیگ سے محبت نے ضیاء الرحمن کو موت سے دوچار کیا تھا ابھی چند دن پہلے عوامی لیگ کے غنڈوں نے بی این پی کے ۵ لوگوں کو قتل کیا ہے۔ عثمان ہادی کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ نیا رُخ اختیار کر چکا ہے۔ اس بات کے خطرات بڑھتے جا رہے ہیں کی رمضان المبارک کے بعد بنگلہ دیش اک بار پھر خونی انقلاب کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر حکومت کے آئینی اصلاحات سے انکار اور بد امنی کے خلاف ڈھاکہ اور دیگر شہروں میں بڑے چھوٹے مظاہروں میں پولیس سے تصادم ہو رہے ہیں۔ بنگلادیش کی عوام نے [illegible]

خون دیا وہ لگتا ہے پھر ایک بار عالمی طاقتوں اور بھارت کی سازشوں سے شرمندہ تعبیر نہیں ہونے والا۔ 18 ماہ پہلے جو بس سروسز بند ہو گئیں تھیں وہ ۲۵ فروری سے شروع ہو گیا اور ویزا کا دفتر بھی کھل گیا تیزی سے بحال ہوتے تعلقات اس بات کی دلیل ہے کہ بھارت کی گرفت بنگلہ دیش پر دوبارہ ہونے جارہی ہے۔ ریفرنڈم کو undo کرنے کے بعد بی این پی بہت جلد حسینہ واجد کو فاتحانہ طور پر ملک میں بلائے گی جو پہلے سے طے شدہ معاہدے کے تحت تیزی سے وقوع پزیر ہو رہا ہے۔ عوامی لیگ کی سیاست کا دوبارہ ملک میں بحال ہونا اک نئے خون خرابے کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

فضائے بسیط میں پھیلی ہوئی یہ سرخ چادر۔
مجھے تو خون کے پیاسوں کا کارواں سا لگے۔

اللہ بنگلہ دیش کے آزادی پسند عوام کو مزید آزمائشوں سے بچائے۔

انقلاب کی کامیابی کے لئے یہ لازم ہے کہ جس نظام کے خلاف انقلاب برپا کیا گیا ہے اس نظام کے تمام کارپرزادوں کے ایک ایک نشانی کو بیخ بن سے اکھاڑ پھینکا جائے مگر بنگلہ دیش کے انقلابیوں نے صرف حسینہ واجد اور مجیب الرحمٰن کی حد تک اپنے آپ کو محدود رکھا اور اس کے تمام سرپرستوں بشمول اسٹیبلشمنٹ، انتظامیہ، انتخابی اہل کار اور عدلیہ کے ججوں اور صدر کو چھوڑ دیا اور اب نتیجہ سامنے آ گیا کہ انہوں نے انقلابیوں کو کامیابی سے دور رکھا۔

ٹوٹی وہاں کمند دو چار قدم جب کہ لب بام رہ گیا

۔ آج ایران کا انقلاب ۴۰ سال گزرنے کے بعد بھی تمام عالمی طاقتوں کی سازشوں کا مقابلہ کر رہا ہے کیونکہ آیت اللہ روح اللہ خمینی نے شہنشاہ ایران کے تمام شعبوں کی تطہیر کر ڈالی اور پاسداران انقلاب کا ایک نظریاتی فوج کھڑی کر دی۔

کالم نگار اپنے مضامین کو دلائل و براہین سے مزین کرکے ہی ارسال کریں، اپنی نگارشات و مضامین ہمارے وہاٹشپ ارسال کریں مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں۔ ایڈیٹر کو حسب ضرورت ترمیم کا حق ہوگا شائع کردہ: علما فاؤنڈیشن نیپال ہیڈ آفس دارالحکومت کاٹھمانڈو نیپال برانچ نول پراسی لمبنی پردیش نیپال

+918795979383-+9779817619786 +91 7398 208 053

ایران-امریکا و اسرائیل کشمکش اور مسلمان

تحریر: ڈاکٹر سلیم انصاری جھاپا، نیپال

سوشل میڈیا پر ان دنوں بہت کچھ لکھا جا رہا ہے اور بولا جا رہا ہے۔ ہر شخص اپنی سیاسی بصیرت کے مطابق تجزیہ پیش کر رہا ہے۔ کوئی اسے عالمی طاقتوں کی جنگ قرار دیتا ہے، کوئی اسے مشرقِ وسطیٰ کی جغرافیائی سیاست کا نتیجہ کہتا ہے، اور کوئی اسے خالص مسلکی عینک سے دیکھتا ہے۔ ایران، امریکا اور اسرائیل کی کشمکش نے ایک بار پھر امتِ مسلمہ کے اندر فکری تقسیم کو نمایاں کر دیا ہے۔ جب بھی ایران اور اسرائیل یا امریکا آمنے سامنے ہوتے ہیں تو امت کے اندر ایک خاص نوعیت کی ذہنی کشمکش جنم لیتی ہے۔ ایک طبقہ اس صورتحال کو محض سیاسی یا اسٹریٹجک تصادم کے طور پر نہیں دیکھتا بلکہ اسے مسلکی زاویے سے پرکھتا ہے، اور نتیجتاً ایران کے خلاف ایسا سخت مؤقف اختیار کرتا ہے کہ گویا اصل مسئلہ مسلک کا ہے، نہ کہ خطے میں طاقت کے توازن کا۔ یہی ذہنیت فروعی مسائل اور مستحبات میں غیر معمولی شدت دکھاتی ہے، لیکن جب امت کی وحدت اور اجتماعی مفاد کا سوال ہو تو وسعتِ نظر کم ہو جاتی ہے۔

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ ایران کے اندر فقہی اور اعتقادی اختلافات موجود ہیں۔ اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے درمیان صدیوں سے علمی مباحث جاری ہیں، اور یہ اختلافات تاریخ کا حصہ ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب معاملہ ایک مسلمان اکثریتی ریاست اور غیر مسلم عالمی طاقتوں کے درمیان ہو تو ترجیح کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ کیا مسلکی اختلاف کو اس حد تک بڑھا دینا درست ہے کہ ایک مسلم ریاست کی سیاسی یا عسکری کمزوری پر اطمینان محسوس کیا جائے؟ یا پھر قرآن و سنت کی روشنی میں وسیع تر امتّی تناظر اختیار کیا جائے جس میں بڑے خطرے اور چھوٹے اختلاف کے درمیان فرق کیا جائے؟

قرآنِ مجید سورۂ روم میں ایک اہم اصول پیش کرتا ہے۔ جب رومیوں کو فارسیوں کے ہاتھوں شکست ہوئی تو مکہ کے مشرکین فارسیوں کی کامیابی پر خوش تھے، لیکن مسلمان رومیوں کی آئندہ کامیابی کی پیشگوئی پر مسرور ہوئے۔ حالانکہ رومی عیسائی تھے اور ان کے عقائد اسلامی عقائد سے

سامنے آتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ عیسائیت کی توثیق کر دی گئی، بلکہ یہ کہ ترجیح کا تعین اس بنیاد پر کیا گیا کہ کون سا فریق کھلے شرک کے مقابلے میں کم درجے کی دوری رکھتا ہے۔ یہی اصول آج بھی سیاسی ترجیحات کے تعین میں رہنمائی فراہم کر سکتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ بھی ہمیں یہی توازن سکھاتی ہے۔ مدینہ میں منافقین موجود تھے، قرآن نے ان کے بارے میں سخت وعید بیان کی، لیکن نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ ظاہری اسلام کی بنیاد پر معاملہ کیا تاکہ نوخیز اسلامی ریاست داخلی تصادم کا شکار نہ ہو۔ اگر ہر اختلاف یا باطنی خرابی کو بنیاد بنا کر فوری ٹکراؤ شروع کر دیا جاتا تو اجتماعی استحکام خطرے میں پڑ جاتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجتماعی مصلحت اور داخلی استحکام کو بعض مواقع پر ترجیح دی جاتی ہے، جبکہ حتمی فیصلے کو اللہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

موجودہ تناظر میں اسرائیل کی پالیسیوں کو دیکھیں تو "گریٹر اسرائیل" یا وسیع تر اسرائیل کا تصور صہیونی فکر کے بعض دھاروں میں موجود رہا ہے۔ اگرچہ ریاستی سطح پر پورے خطے پر باضابطہ دعویٰ نہیں کیا جاتا، لیکن مغربی کنارے میں بستیوں کی توسیع، جغرافیائی حقائق کی تدریجی تبدیلی، فلسطینی علاقوں کا مسلسل سکڑنا اور بیت المقدس کی حیثیت کو تبدیل کرنے کی کوششیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ زمینی سطح پر طاقت کے ذریعے نقشہ بدلا جا رہا ہے۔ جب کوئی ریاست عسکری ٹیکنالوجی، انٹیلی جنس نظام اور سفارتی حمایت کے اعتبار سے نمایاں برتری حاصل کر لے تو علاقائی بالادستی کا امکان فطری طور پر بڑھ جاتا ہے۔

امریکا کی مشرقِ وسطیٰ میں فوجی موجودگی کو بھی اسی پس منظر میں سمجھنا چاہیے۔ مختلف خلیجی ریاستوں اور دیگر علاقوں میں امریکی اڈے قائم ہیں۔ سرکاری مؤقف یہ پیش کیا جاتا ہے کہ یہ اڈے دہشت گردی کے خلاف جنگ، توانائی کے تحفظ اور علاقائی استحکام کے لیے ہیں۔ لیکن جغرافیائی سیاست کا بنیادی اصول یہ ہے کہ بڑی طاقتیں ہمیشہ اپنے اسٹریٹجک مفادات کو مقدم رکھتی ہیں۔ توانائی کے ذخائر، عالمی تجارتی راستے اور اسرائیل کی سلامتی امریکی

مختلف تھے، اس کے باوجود وہ مشرک فارسیوں کے مقابلے میں نسبتاً قریب سمجھے گئے۔ یہاں "نسبتی قربت" کا اصول خارجہ پالیسی کے مستقل ستون رہے ہیں۔ مسلسل عسکری امداد، جدید اسلحہ کی فراہمی اور سفارتی حمایت اس حقیقت کو تقویت دیتی ہے کہ خطے میں امریکی موجودگی کا ایک اہم پہلو اسرائیل کی برتری کو یقینی بنانا بھی ہے۔

یہاں "توازنِ قوت" کا تصور نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ بین الاقوامی نظام میں جب تک خطے میں ایک سے زیادہ مؤثر قوتیں موجود رہتی ہیں، مکمل یکطرفہ غلبہ مشکل رہتا ہے۔ لیکن اگر ایک ایک کر کے ممکنہ مزاحم قوتیں کمزور کر دی جائیں تو غالب طاقت اپنی شرائط آسانی سے نافذ کر سکتی ہے۔ ایران کو اسی تناظر میں دیکھا جاتا ہے کہ وہ اسرائیل کی بعض پالیسیوں کو کھلے عام چیلنج کرتا ہے۔ اگر ایران داخلی یا بیرونی دباؤ کے نتیجے میں شدید کمزور ہو جائے تو اس کے اثرات صرف ایران تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پورے خطے میں طاقت کے توازن پر مرتب ہوں گے۔

یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ کسی مسلم ریاست کے ساتھ کھڑا ہونا اس کی ہر پالیسی کی تائید نہیں ہوتا۔ جس طرح سورۂ روم میں رومیوں کی حمایت عیسائیت کی توثیق نہیں تھی، اسی طرح آج کسی مسلم ریاست کے حق میں موقف اختیار کرنا اس کے تمام نظریاتی یا سیاسی اقدامات کو درست قرار دینا نہیں ہے۔ یہ دراصل ترجیح کا مسئلہ ہے: بڑے خطرے اور چھوٹے اختلاف کے درمیان فرق کرنے کا سوال۔ اگر امت اس اصول کو سمجھ لے تو وہ مسلکی تعصب کے بجائے اجتماعی مفاد کی بنیاد پر سوچنے کے قابل ہو سکتی ہے۔

آج امتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ فکری پختگی، سیاسی شعور اور داخلی اتحاد ہے۔ اگر ہم ہر بین الاقوامی کشمکش کو صرف اپنے داخلی اختلافات کے آئینے میں دیکھتے رہیں گے تو بڑی طاقتوں کے لیے خطے میں اپنی حکمتِ عملی نافذ کرنا آسان ہو جائے گا۔ لیکن اگر ہم بڑے تناظر کو سامنے رکھ کر سوچیں، ترجیحات کو درست ترتیب دیں اور وحدتِ امت کو مقدم رکھیں تو نہ صرف فکری انتشار کم ہو گا بلکہ اجتماعی وقار بھی محفوظ رہ سکے گا۔

ڈاکٹر سلیم انصاری جھاپا، نیپال

سنت کی آڑ میں بے احتیاطی: سوشل میڈیا، پردہ اور دینی شعور کا تقاضا

از: ڈاکٹر مولانا محمد عبدالسمیع ندوی
اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج، اورنگ آباد

چند دنوں سے سوشل میڈیا پر ایک خبر غیر معمولی طور پر زیرِ بحث ہے کہ ایک ۶۵ سالہ حکیم صاحب نے ۲۶ سالہ خوبرو مطلقہ خاتون سے نکاح کیا ہے۔ دونوں عاقل و بالغ ہیں، دونوں اپنی مرضی اور اختیار رکھتے ہیں، اس لیے شرعی اعتبار سے اس نکاح میں کوئی قباحت نہیں۔ شریعت نے بالغ افراد کو اپنی پسند سے نکاح کا حق دیا ہے، اور یہی اسلام کی وسعت اور فطری مزاج کی دلیل ہے۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو اس نکاح پر اعتراض یا طنز و تمسخر کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ معاشرے کو ایسے معاملات میں غیر ضروری مداخلت سے گریز کرنا چاہیے۔

عام طور پر ایک کہاوت بھی زبان زد خاص و عام ہے کہ "میاں بیوی راضی تو کیا کرے قاضی"، جو اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ نکاح دو افراد کا باہمی معاہدہ ہے، نہ کہ عوامی تماشا۔ اس لیے عمر کے فرق کو بنیاد بنا کر اس نکاح کو موضوعِ مذاق بنانا یا اسے غیر معمولی واقعہ قرار دینا درست نہیں۔ اسلام میں بیوہ اور مطلقہ خواتین کے نکاح کو نہ صرف جائز بلکہ باعثِ اجر قرار دیا گیا ہے، تاکہ معاشرہ پاکیزگی، تحفظ اور استحکام کی طرف بڑھے۔

تاہم اس واقعے کا ایک دوسرا پہلو زیادہ اہم اور قابلِ توجہ ہے، جس نے عوام میں بحث کو جنم دیا ہے۔ حکیم صاحب نے اس نکاح کو "سنت پر عمل" قرار دیا، لیکن اسی کے ساتھ اپنی نئی نویلی اہلیہ کی تصاویر اور ویڈیوز مختلف زاویوں سے بنا کر سوشل میڈیا پر نشر کیں، انٹرویوز دیے اور اس معاملے کو شہرت اور منافع کے ایک ذریعہ میں بدل دیا۔ یہی وہ نکتہ ہے جس پر سنجیدہ

یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ اسلام میں پردہ صرف ایک سماجی رسم نہیں بلکہ ایک واضح شرعی حکم ہے۔ پردہ واجب ہی نہیں بلکہ فرض ہے، اور اس کی خلاف ورزی گناہ ہے۔ نکاح کے بعد عورت کی عزت و عصمت کی حفاظت شوہر کی ذمہ داری ہے۔ ایسے میں اپنی اہلیہ کو سوشل میڈیا کی نمائش بنانا، بے پردگی کو فروغ دینا اور اسے تفریح یا کمائی کا ذریعہ بنانا نہ سنت ہے اور نہ ہی دینداری کا تقاضا۔ سنت پر عمل صرف نکاح تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو میں حیا، وقار اور ذمہ داری کو اختیار کرنا بھی سنت کا حصہ ہے۔

یہاں ایک بنیادی سوال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے واقعی سنت کی نیت سے نکاح کیا تھا تو کیا اس کے بعد اپنی نجی زندگی کو عوامی تماشا بنانا بھی سنت میں شامل ہے؟ کیا رسولِ اکرم ﷺ کی ازدواجی زندگی نمائش، تشہیر اور واہ واہی کا ذریعہ تھی؟ یقیناً نہیں۔ آپ ﷺ نے حیا، پردہ اور نجی معاملات کی حفاظت کو ہمیشہ ترجیح دی۔ اس لیے سنت کے نام پر صرف ایک عمل کو اختیار کرنا اور باقی تعلیمات کو نظر انداز کرنا ایک خطرناک رجحان ہے۔

اس واقعے کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اس سے عوام میں دین کے بارے میں غلط تاثر پیدا ہوتا ہے۔ لوگ دین کو سنجیدگی کے بجائے طنز اور مذاق کا موضوع بنانے لگتے ہیں۔ رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے میں ایسے واقعات کا غیر ضروری چرچا روحانیت کو متاثر کرتا ہے اور نوجوان نسل کو دین سے دور کر سکتا ہے۔ یہ طرزِ عمل نہ صرف فرد کے لیے بلکہ پوری امت کے لیے نقصان دہ ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ہر معاملے کو اعتدال اور حکمت کے ساتھ دیکھیں۔ ایک طرف عمر کے فرق والے نکاح یا مطلقہ خواتین کے نکاح کو تنقید کا نشانہ نہ بنایا جائے، کیونکہ یہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ دوسری طرف ایسے افراد کو بھی یہ سمجھنا چاہیے کہ دینداری صرف ظاہری وضع قطع یا چند اعمال تک محدود نہیں۔ حقیقی دینداری میں حیا، وقار، ذمہ داری اور معاشرتی شعور شامل ہے۔

سوشل میڈیا ایک طاقتور ذریعہ ہے، لیکن اس کا استعمال ذمہ داری کے ساتھ ہونا چاہیے۔ نجی زندگی کو نمائش بنانا، دین کو تشہیر کا ذریعہ بنانا اور شہرت کے لیے مذہبی جذبات کا استعمال کرنا نہ عقلمندی ہے اور نہ ہی تقویٰ کا تقاضا۔ علماء اور اہلِ فکر کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے مواقع پر رہنمائی کریں، جذباتی ردِ عمل کے بجائے علمی اور متوازن گفتگو کو فروغ دیں۔

آخر میں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ نکاح ایک مقدس رشتہ ہے، اسے سادگی، حیا اور وقار کے ساتھ نبھانا ہی اصل سنت ہے۔ اگر ہم اس واقعے سے کوئی سبق لینا چاہتے ہیں تو وہ یہی ہے کہ دین کو تماشہ بنانے کے بجائے اس کی روح کو سمجھیں، اور اپنی زندگیوں میں ایسے اعمال اختیار کریں جو اللہ کی رضا اور معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بنیں۔ یہی طرزِ عمل فرد کو بھی باوقار بنائے گا اور امت کو بھی مضبوط کرے گا۔

تہران کی گونج اور عالمی ضمیر کی آزمائش!

ازقلم: (حافظ) افتخار احمد قادری

عالمی سیاست کی بساط پر جب طاقت کے مہرے اپنی جگہ بدلتے ہیں تو ان کی آہٹ محض ایوانِ اقتدار تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس کی گونج عام انسان کی زندگی تک پہنچتی ہے۔ بین الاقوامی تعلقات کی دنیا بظاہر سفارتی جملوں، معاہدوں اور بیانات سے عبارت دکھائی دیتی ہے، مگر اس کے پس منظر میں مفادات، خدشات اور طاقت کا وہ پیچیدہ جال بچھا ہوتا ہے جس کی معمولی سی جنبش بھی کسی خطے کو ہلا کر رکھ سکتی ہے۔ ایسے ہی نازک ماحول میں جب کسی اہم دارالحکومت سے زوردار دھماکے کی خبر موصول ہو تو وہ محض ایک مقامی واقعہ نہیں رہتا بلکہ عالمی منظرنامے کا حصہ بن جاتا ہے۔ حالیہ دنوں Tehran میں سنائی دینے والی دھماکے کی آواز نے اسی طرح کی تشویش کو جنم دیا ہے۔

ابتدائی اطلاعات کے مطابق حکومت کی جانب سے ابھی تک اس دھماکے کی واضح وجہ جاری نہیں کی گئی، تاہم سیکیورٹی ادارے سرگرمِ عمل ہیں، حساس مقامات پر نگرانی بڑھا دی گئی ہے اور عوام کو محتاط رہنے کی ہدایات دی جا رہی ہیں۔ اس نوعیت کے واقعات میں سب سے پہلا ردِ عمل بے یقینی کا ہوتا ہے۔ لوگ سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ حادثہ تھا، کسی تخریبی کارروائی کا نتیجہ تھا یا کسی بڑے سیاسی تصادم کا پیش خیمہ؟ جب تک حقائق مکمل طور پر سامنے نہ آئیں، قیاس آرائیاں فضا میں گردش کرتی رہتی ہیں۔ یہی صورت حال اس وقت بھی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب Iran اور United States کے درمیان جوہری پروگرام کے مسئلے پر تناؤ میں اضافہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ ایران اپنے جوہری پروگرام کو توانائی کی ضروریات اور سائنسی خود کفالت کا حصہ قرار دیتا ہے، جبکہ امریکہ اور اس کے بعض اتحادی اسے ممکنہ عسکری خطرے سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی اختلاف نے سفارتی بیانات، اقتصادی پابندیوں اور سیاسی دباؤ کو جنم دیا ہے۔ جب تعلقات پہلے ہی کشیدہ ہوں تو ہر غیر معمولی واقعہ ایک بڑے بحران کے تناظر میں دیکھا جانے لگتا ہے۔

ایران اور امریکہ کے تعلقات کی تاریخ پر نگاہ ڈالی جائے تو یہ محض حالیہ برسوں کی کہانی نہیں بلکہ دہائیوں پر محیط ایک مسلسل اتار چڑھاؤ کی داستان ہے۔ ۱۹۷۹ء کے ایرانی انقلاب کے بعد دونوں ممالک کے درمیان جو فاصلے پیدا ہوئے وہ وقتی نہیں تھے۔ وقت کے ساتھ کبھی مذاکرات کی کوششیں ہوئیں، کبھی معاہدے سامنے آئے اور کبھی وہی معاہدے اختلافات کا شکار ہو گئے۔ اقتصادی پابندیوں نے ایران کی معیشت کو متاثر کیا، جبکہ ایران نے بھی اپنے مؤقف میں سختی دکھائی۔ اس کشمکش نے پورے خطے کو غیر یقینی کی کیفیت میں مبتلا رکھا ہے۔ جب عالمی طاقتیں آمنے سامنے ہوں تو ان کے اقدامات کا اثر صرف ان کی سرحدوں تک محدود نہیں رہتا۔ مشرقِ وسطیٰ پہلے ہی مختلف سیاسی اور عسکری تنازعات کا مرکز رہا ہے۔ ایسے میں کسی بھی نئے واقعے کو ایک بڑے جغرافیائی و سیاسی منظرنامے کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ توانائی کی عالمی منڈیاں، تیل کی قیمتیں، سفارتی اتحاد اور دفاعی حکمت عملیاں سب اس تناؤ سے متاثر ہوتی ہیں۔ دنیا چونکہ باہمی انحصار کے دور میں داخل ہو چکی ہے، اس لیے ایک خطے کی کشیدگی دوسرے خطوں کی معیشت اور سیاست پر بھی اثرانداز ہوتی ہے۔

یہاں اصل سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کشیدگی بڑھتی ہے اور حالات جنگ کی طرف مائل ہوتے ہیں تو اس کا حاصل کیا ہے؟ کیا جنگیں واقعی مسائل کا حل فراہم کرتی ہیں یا وہ مزید پیچیدگیاں پیدا کرتی ہیں؟ تاریخ کا مطالعہ اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ جنگ کا آغاز سیاسی فیصلوں سے ہوتا ہے مگر اس کا بوجھ عوام اٹھاتے ہیں۔ ترقیاتی منصوبے متاثر ہوتے ہیں اور معیشت کا پہیہ سست روی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو وسائل تعلیم، صحت اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری پر صرف ہونے چاہییں تھے وہ عسکری تیاریوں میں استعمال ہونے لگتے ہیں۔

انسانی سطح پر جنگ کا اثر سب سے زیادہ المناک ہوتا ہے۔ ایک دھماکے کی آواز محض چند لمحوں کا شور نہیں بلکہ کئی خاندانوں کے لیے ایک نہ ختم ہونے والا کرب بن سکتی ہے۔ خوف کی فضا میں جینے والے شہری ذہنی دباؤ اور عدم تحفظ کا شکار ہوتے ہیں۔ بچے غیر یقینی ماحول میں پروان چڑھتے ہیں، نوجوانوں کے خواب متاثر ہوتے ہیں اور معاشرتی ہم آہنگی کمزور پڑ جاتی ہے۔ جنگ کے بعد اگرچہ تعمیرِ نو کا عمل شروع ہوتا ہے مگر جو جانیں ضائع ہو چکی ہوں اور جو اعتماد ٹوٹ چکا ہو، اسے بحال کرنا آسان نہیں ہوتا۔ کچھ حلقے یہ استدلال پیش کرتے ہیں کہ عسکری دباؤ بعض اوقات مخالف کو مذاکرات پر آمادہ کر دیتا ہے یا قومی سلامتی کو یقینی بنانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ وقتی طور پر ایسا ممکن بھی ہو سکتا ہے کہ کسی ملک کو سفارتی برتری حاصل ہو جائے یا اسے اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کا موقع مل جائے۔ مگر یہ فائدے عارضی ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں معاشی نقصان، سماجی بے چینی اور سیاسی عدم استحکام طویل المدت اثرات رکھتے ہیں۔ جنگ نفرت کے بیج بوتی ہے اور بد اعتمادی کو مضبوط کرتی ہے، جس کے نتیجے میں آنے والی نسلیں بھی اس کے اثرات محسوس کرتی ہیں۔

تہران میں سنائی دینے والی دھماکے کی آواز کی اصل حقیقت جب سامنے آئے گی تو یقیناً اس کے سیاسی اور سیکیورٹی پہلوؤں پر تفصیلی بحث ہوگی۔ مگر اس واقعے نے ایک بار پھر یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ طاقت کے اس مسلسل کھیل کا انجام کیا ہے۔ کیا عالمی برادری کے پاس اختلافات کو حل کرنے کے لیے سفارت کاری، مذاکرات اور باہمی احترام کا راستہ موجود نہیں؟ کیا بارود ہی واحد زبان رہ گئی ہے جسے سمجھا جاتا ہے؟ اگر ماضی کے تجربات سے سبق لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پائیدار امن ہمیشہ مکالمے اور مفاہمت سے حاصل ہوا ہے، نہ کہ طاقت کے تصادم سے۔ آخرکار یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جنگوں کا حقیقی فائدہ عام انسان کو نہیں پہنچتا۔ اگر کسی فریق کو وقتی سیاسی یا عسکری برتری مل بھی جائے تو وہ مستقل خوشحالی کی ضمانت نہیں بنتی۔ اس کے برعکس انسانی جانوں کا ضیاع، معاشی کمزوری اور سماجی انتشار ایسی حقیقتیں ہیں جو دہائیوں تک قوموں کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ دنیا کو اگر ترقی، استحکام اور باہمی احترام کی بنیاد پر آگے بڑھنا ہے تو اسے تصادم کے بجائے تعاون کا راستہ اختیار کرنا ہوگا۔ تہران کی فضا میں گونجنے والی یہ آواز دراصل عالمی ضمیر کے لیے ایک تنبیہ ہے۔ یہ یاد دہانی ہے کہ طاقت کے مظاہرے وقتی سناٹا تو پیدا کر سکتے ہیں مگر حقیقی سکون اور پائیدار استحکام صرف امن سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر عالمی قیادتیں تاریخ کے سبق کو سمجھ لیں اور مفادات کے بجائے انسانیت کو مقدم رکھیں تو شاید آنے والے دن بارود کی بو کے بجائے مکالمے کی خوشبو سے معطر ہوں۔ یہی وہ راستہ ہے جو قوموں کو خوف سے نکال کر اعتماد کی طرف لے جا سکتا ہے اور یہی وہ سبق ہے جو ہر دھماکے کی گونج ہمیں سنانا چاہتی ہے۔

اگر وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو Iran اور United States کے درمیان جاری کشمکش محض جوہری پروگرام یا سفارتی اختلاف تک محدود نہیں بلکہ یہ طاقت، خود مختاری، سلامتی اور عالمی بالادستی کے پیچیدہ سوالات سے جڑی ہوئی ہے۔ مگر ان تمام بڑی بڑی اصطلاحات کے پیچھے ایک سادہ حقیقت چھپی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ ہر کشیدگی کا سب سے گہرا اثر عام انسان کی زندگی پر پڑتا ہے۔

وہی انسان جو نہ سفارتی میز پر موجود ہوتا ہے، نہ عسکری حکمت عملی طے کرتا ہے، مگر ہر فیصلے کا بوجھ اسی کے حصے میں آتا ہے۔ جنگ کی فضا جب بنتی ہے تو سب سے پہلے سرمایہ کار پیچھے ہٹ جاتے ہیں، نوجوانوں کے منصوبے مؤخر ہو جاتے ہیں اور ریاستی وسائل دفاعی تیاریوں میں صرف ہونے لگتے ہیں۔ یوں ایک ملک جو ترقی، تعلیم اور تحقیق کی راہ پر گامزن ہو سکتا تھا، وہ غیر یقینی کے اندھیروں میں الجھ جاتا ہے۔ یہ وہ نقصان ہے جو اعداد و شمار میں مکمل طور پر ظاہر نہیں ہوتا مگر نسلوں تک محسوس کیا جاتا ہے۔ جنگ کا وقتی فائدہ اگر کسی کو دکھائی بھی دے تو وہ دراصل ایک سطحی تاثر سے زیادہ نہیں ہوتا۔ عسکری برتری یا سفارتی دباؤ وقتی طور پر کسی فریق کو مضبوط دکھا سکتا ہے، مگر تاریخ گواہ ہے کہ پائیدار امن طاقت کے زور سے قائم نہیں ہوتا۔ طاقت خاموشی تو پیدا کر سکتی ہے، دلوں میں اطمینان نہیں۔ بارود سناٹا تو لا سکتا ہے، اعتماد نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر بڑی جنگ کے بعد بالآخر مذاکرات کی میز ہی سجتی ہے، اور وہی گفتگو ہوتی ہے جو ابتدا میں کی جا سکتی تھی۔

تہران کی اس حالیہ صورتِ حال نے ایک بار پھر یہ سوال زندہ کر دیا ہے کہ کیا دنیا نے ماضی کے تجربات سے کوئی سبق سیکھا ہے؟ کیا عالمی قیادتیں یہ سمجھنے کو تیار ہیں کہ تصادم کا راستہ خواہ کتنا ہی پرکشش کیوں نہ لگے، اس کا انجام اکثر طویل المدت عدم استحکام پر ہوتا ہے؟ اگر اختلافات کو برداشت، مکالمے اور باہمی احترام کے ذریعے حل کیا جائے تو نہ صرف خطہ بلکہ پوری دنیا ایک بڑے بحران سے بچ سکتی ہے۔ کیونکہ آج کی دنیا باہم مربوط ہے، ایک ملک کی کشیدگی دوسرے ملک کی معیشت اور سیاست کو بھی متاثر کرتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ قومی سلامتی ہر ریاست کا بنیادی حق ہے، مگر سلامتی کا تصور صرف عسکری طاقت تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ حقیقی سلامتی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب عوام کو روزگار میسر ہو، تعلیمی ادارے آباد ہوں، صحت کا نظام مضبوط ہو اور معاشرہ امید کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہو۔ اگر جنگ کا سایہ ان تمام شعبوں پر چھا جائے تو وہ سلامتی بھی ادھوری رہ جاتی ہے جس کے نام پر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا! طاقت کے مظاہرے وقتی تاثر ضرور پیدا کرتے ہیں مگر تاریخ میں اصل کامیابی ان قوموں کے حصے میں آئی ہے جنھوں نے صبر، حکمت اور سفارت کاری کو ترجیح دی۔ آج جب عالمی سیاست ایک بار پھر نازک موڑ پر کھڑی ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ قیادتیں اپنی ترجیحات پر نظرِ ثانی کریں اور انسانیت کو مفادات پر مقدم رکھیں۔ اختلافات ہر دور میں رہے ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے، مگر ان کا حل بارود میں تلاش کرنا دراصل مستقبل کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ تہران کی فضا میں گونجنے والی آواز اگرچہ وقتی ہے، مگر اس کی بازگشت ہمیں ایک دائمی پیغام دیتی ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ امن کمزوری نہیں بلکہ دور اندیشی کی علامت ہے۔ مکالمہ پسپائی نہیں بلکہ حکمت کی نشانی ہے۔ اور تعاون تصادم سے کہیں زیادہ مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اگر عالمی برادری اس سچائی کو دل سے تسلیم کر لے تو شاید آنے والے برسوں میں دھماکوں کی خبریں کم اور ترقی و تعاون کی داستانیں زیادہ سنائی دیں۔ یوں یہ واقعہ ہمیں صرف ایک لمحاتی سنسنی نہیں دیتا بلکہ ایک فکری چیلنج بھی پیش کرتا ہے۔ کیا ہم طاقت کے شور میں گم رہیں گے یا عقل و تدبر کی آواز سنیں گے؟ کیا ہم تصادم کی راہ پر چلتے رہیں گے یا امن کی جانب قدم بڑھائیں گے؟ تاریخ کا پہیہ چلتا رہے گا، مگر قوموں کی عظمت کا فیصلہ ان کے انتخاب سے ہو گا۔ اور اگر انتخاب امن، مکالمے اور انسانیت کے حق میں ہو تو یہی سب سے بڑی کامیابی اور سب سے مستحکم فائدہ ہو گا۔

کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت یوپی
iftikharahmadquadri@gmail.com

شائع کردہ: علما فاؤنڈیشن نیپال
ہیڈ آفس دارالحکومت کاٹھمانڈو نیپال برانچ
نول پراسی لمبنی پردیش نیپال

غزوۂ بدر! اسلام کی صداقت وسچائی اور نصرت حق کا ایمان افروز نظارہ

از: غلام مصطفیٰ رضوی

[نوری مشن مالیگاؤں]

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اپنا محبوب ﷺ بھیج کر بابِ رسالت مکمل کر دیا۔ بہاروں کی زمیں پر انبیا کی آمد ہوتی رہی۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھروں کی زمیں پر بھیجا۔ ریگ زارِ عرب میں بھیجا۔ اہلِ باطل کے معبودانِ باطلہ بھی پتھر کے تھے۔ سچائی کا آوازہ بلند ہوا۔ حرا کی وادیوں سے علم ویقیں کا اُجالا پھیلا۔ وادیِ مکہ مکرمہ نغماتِ توحید سے گونج گونج اُٹھی۔ سردارانِ قریش، آقایانِ کفر لرزہ بر اندام ہو گئے۔ اُنھیں پیغمبر آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ فطرت ایک آنکھ نہ بھائی۔ جور وستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ ایذا دی گئی۔ ستایا گیا۔ سماجی بائیکاٹ کیا گیا۔ ظلم شباب کو پہنچا۔ ہجرت کا عظیم مرحلہ پیش آیا۔ اوّل جانبِ حبشہ ہجرت کی گئی۔ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ ہجرت فرما ہوئے۔ جو ہماری تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ اہلِ مدینہ مسرور ہو اُٹھے کہ اللہ کے محبوب ﷺ تشریف لے آئے۔ وادیِ طیبہ -طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا- کے والہانہ نغموں سے گونج گونج اُٹھی۔ اور یہ نغمۂ مدحت بھی بچیوں کی زباں پر جاری تھا۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِيْ النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارِ

"ہم خاندانِ بنو النجار کی بچیاں ہیں، واہ کیا ہی خوب ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پڑوسی ہو گئے۔"

ابھی ہجرت کا مرحلۂ شوق جاری تھا۔ اصحابِ رسول کی املاک کو کفار نے ضبط کرنا شروع کیا۔ اسلام کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں حدیں پار کر گئیں۔ رسول گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جرأت کی جا رہی تھی۔ دوسری سمت زنگ آلود دل مائل بہ اسلام تھے۔ قبولِ اسلام کا کارواں تیز گام ہو رہا تھا۔ خطۂ عرب ایسے انقلاب سے گزر رہا تھا جس کے خوش گوار اثرات جلد ہی پوری کائنات پر رونما ہونے والے تھے۔ کفار نے ٹھان لیا تھا کہ اسلام کی روشنی بُجھا دیں گے۔ ناموسِ رسالت کے جتنے دُشمن تھے سب ایک تھے۔ اُن کی نگاہیں جانبِ طیبہ لگی ہوئی تھیں۔ وہ اِس وَہم میں تھے کہ چراغِ مصطفوی بُجھ جائے گا۔

عہدِ وفا: اہلِ مدینہ نازاں تھے کہ محبوب ﷺ جلوہ گر ہیں۔ اصحاب و انصار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لیے جان نچھاور کرنے کو آمادہ تھے۔ گرچہ اب تک جور وزیادتی اور ظلم وستم پر صبر ہی کیا گیا تھا۔ لیکن اب تقاضا تھا کہ باطل کو سرنگوں کیا جائے اور ظلم کے پنجوں کو مروڑ دیا جائے۔ ۲ھ ہجری میں حکم الٰہی صحابۂ کرام وانصار نے جاں نثاری کا عہدِ وفا کیا۔ بخاری شریف کی روایت میں یہ الفاظ محفوظ ہیں: "ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں؛ جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تنہا چھوڑ دیا، ہم آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے چاروں طرف سے لڑیں گے۔" راویِ حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس وقت دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور فرطِ مسرت سے چمک اُٹھا۔ (بخاری شریف، جلد ۲، صفحہ ۵۶۴)

انصار کی نیابت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جو تاریخی الفاظ ارشاد فرمائے وہ اس طرح ہیں:

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ پر ایمان لائے ہیں۔ ہم نے آپ کی اطاعت کا عہد کر رکھا ہے، جو حکم ہو گا اسے بجالائیں گے۔ آپ بلا تامل اپنا ارادہ پورا فرمائیں۔ ہم دل و جان سے آپ کا ساتھ دیں گے۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ اگر آپ ہم کو سمندر میں کود جانے کا حکم دیں گے تو ہم سارے سمندر میں کود پڑیں گے اور ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہ رہے گا۔"

پیغمبر اسلام ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے یہ جاں نثارانہ جوابات سن کر مسرور ہوئے اور فرمایا: "اللہ کے نام پر چلو، تمھیں خوش خبری ہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ابو جہل یا ابو سفیان کی دو جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت پر ضرور فتح و نصرت عطا کروں گا۔" (زرقانی، جلد ۱، صفحہ ۶۱۶)

کفارِ مکہ نے مسلمانوں کو زیارتِ کعبہ سے روکا، املاکِ مومنین ضبط کیں، مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی تیاری کی، اسلام کے خلاف ماحول سازی کی، رسول کونین ﷺ اور مسلمانوں کے قتل کے منصوبے بنائے، اہلِ ایماں پر ستم ڈھائے کہ وہ دین سے باز آجائیں۔ اسی کے نتیجے میں اسلام کی پہلی جنگ "بدر" کے میدان میں ہوئی۔

معرکۂ بدر:

مدینہ منورہ سے ۸۰ھ میل کی دوری پر بدر واقع ہے۔ جہاں ۱۷ھ رمضان کو اسلام و کفر کے درمیان عظیم معرکہ ہوا۔ جس میں کفر کو شکست ہوئی۔ فتح اسلامی کا یہ عظیم دن "یوم الفرقان" کہلایا۔ اسلامی فوج ۳۱۳ھ افراد پر مشتمل تھی۔ جن میں ۶۰ھ انصار بقیہ مہاجرین تھے۔ جب کہ کفار ایک ہزار سے کم نہ تھے۔ جن کے پاس بیش قیمت تلواریں، ہتھیار اور اونٹ وغیرہ سامانِ جنگ کثیر تھے۔ مسلمان فرسودہ ہتھیار، قلیل سامانِ جنگ کے باوجود اللہ کی مدد پر مکمل یقین کے ساتھ محبوب پاک ﷺ کی قیادت میں باطل سے نبرد آزمائی کو تیار تھے۔

میدان میں زبردست حکمت کے ساتھ محبوب پاک ﷺ نے صفیں آراستہ کروائیں۔ محل وقوع و ماحول کے پیشِ نظر انتظامات فرمائے۔ قریبی ٹیلے پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مشورے سے محبوب پاک ﷺ کے لیے عریش (سایہ) بنوایا گیا تاکہ میدانِ جنگ کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ اسی مقام پر آج مسجد عریش ہے۔ جہاں پہنچ کر روحانی سکون ملتا ہے۔ ماضی میں ہم نے ۱۷ھ رمضان (۲۰۱۶ء) کی دوپہر اصحابِ بدر کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کیا اور محفلِ ذکر سجائی، مسجد عریش کی بہاروں میں کئی ساعتیں گزاریں۔

جاں نثارانِ بدر واُحد پر درود
حق گزارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام
(اعلیٰ حضرت)

تین سو تیرہ جاں نثارانِ اسلام ایک ہزار سپاہ سے لڑنے کے لیے پُر عزم تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی ہاتھ میں لیے میدان میں آئے، صفوں کو درست فرمایا۔ سردارانِ کفار کے مرنے کی جگہ نشانات لگائے۔ میمنہ اور میسرہ پر سالار تعینات فرمائے۔ جنگی اُصول دیے۔ ہدایات دیں۔

حق غالب آیا:

جنگ ہوئی۔ کثیر پر قلیل غالب آئے۔ کفر نے وہ زخم کھائے جس کے نتیجے میں اسلام کا قصرِ رفیع مستحکم ہوا۔ جنگ کا غبار چھٹا تو دیکھا گیا کہ جس مقام پر جس سردارِ قریش کی موت کا فرمایا گیا تھا وہیں وہ قتل ہوا۔ علمِ غیبِ نبوی کی وسعت کا نظارہ دُنیا نے دیکھا۔ اللہ نے فرشتوں کی سپاہ بھیج کر کفر کو مغلوب کیا۔ جو سازشوں کے خوگر تھے ان کی موت اسلام کی شوکت کا پیغام بن گئی۔ ان کی نسلوں نے اسلام قبول کیا۔ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں نچھاور کیں۔ آج بھی معرکۂ بدر عزم ویقیں کے اَن گنت چراغ نصب کر رہا ہے، جن سے روشنی لے کر یہود و نصاریٰ اور فرقہ پرستوں کی سازشوں کو ناکام بنایا جاسکتا ہے، اور اسلام کے قصرِ رفیع کی حفاظت کی جا سکتی ہے، آج پھر درجنوں طوفان درپیش ہیں۔ ہر روز نئے فتنے ہیں۔ شام و عراق، یمن و فلسطین کی تاراجی کے بعد ایوانِ کفر سربراہانِ مملکتِ اسلامیہ سے متحد ہو کر مزید اسلامی مملکتوں کی تاراجی کو آمادہ ہے۔ آج پھر حرمین کی مقدس زمیں پر مغربیت کا زور ہے- اسیرانِ یہود، یہودی ریاست اسرائیل کے استحکام کا اعلان کر رہے ہیں۔ بیداری کے ساتھ تگ و دَو کی ضرورت ہے۔ جس کا نتیجہ یقیناً اُمید افزا اور عزم کا اشاریہ ثابت ہو گا۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نُصرت کو

فضائل صیام: اسلامی احکام کی روشنی میں

از: علامہ قمرالزماں خان اعظمی

[سکریٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، لندن]

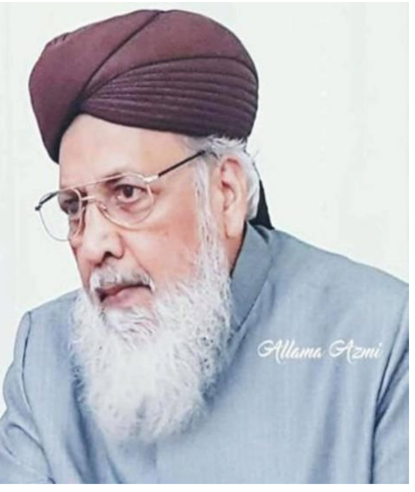

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَاهَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔ [البقرة: آیت ۱۸۳-۱۸۵]

اے اہلِ ایمان تم پر روزے اُسی طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح گذشتہ اُمّتوں کے اوپر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ، یہ روزے چند گنتی کے دن ہیں ان دنوں میں اگر تم میں سے کوئی مریض ہو جائے یا سفر پر ہو تو وہ صحت یا قیام کے دنوں میں اس تعداد کو پوری کرلے، جو لوگ استطاعت نہ رکھتے ہوں اُن کے روزے کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے لیکن اگر تم میں سے کوئی نیکی کے شوق میں زیادہ کرے تو یہ اس کے حق میں بہت بہتر ہے، اور اگر تم روزہ رکھو تو یہ اس سے بھی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔ رمضان کا مہینہ وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآنِ عظیم کے نزول کا آغاز ہوا، یہ قرآن لوگوں کا ہادی ہے اور ہدایت کی روشن دلیلیں لے کر جلوہ گر ہوا ہے، یہ حق وباطل کے درمیان واضح تفریق کرنے والا ہے۔ پس تم میں سے جو اس مہینے میں موجود ہو، وہ پورے ماہ کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو تو وہ بعد میں اس کی گنتی پوری کرلے، اللہ تمہارے لیے سہولتوں کو پسند فرماتا ہے دشواریوں کو نہیں، یہ حکم اس لیے ہے کہ تم روزوں کا شمار مکمل کرلو اور اس احسانِ عظیم کے بدلے میں کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اُس کی بزرگی بیان کرو تاکہ تم شکر گذار بن جاؤ۔

نگاہِ قدرت میں روزے کی حیثیت: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا [حدیث قدسی]: انسان کے جملہ اعمال اس کے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا [یہ میرا اکرم اس کا بدلہ بن جائے گا] تم میں جو شخص روزہ دار ہو اُس کے لیے ضروری ہے کہ نہ وہ فحش کلام کرے، نہ ناپسندیدہ کلمات زبان سے ادا کرے، نہ کسی سے جھگڑا کرے اور اگر کوئی اُس کو گالی دے یا جھگڑے پر آمادہ کرنا چاہے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منھ کی خوش بو اللہ رب العزت کو مشک سے زیادہ محبوب ہے۔ روزہ دار کو دو مسرّتیں حاصل ہوتی ہیں: ایک افطار کے وقت اور ایک قیامت کے دن جب وہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے روزے کی جزا پائے گا۔

یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں۔ اسی کی ایک اور روایت میں ہے کہ وہ میری وجہ سے کھانا پینا اور دیگر خواہشات کو چھوڑتا ہے پس روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ آدمی کے تمام نیک اعمال کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے، لیکن اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

وہ اپنی خواہش اور خورد ونوش کو میرے لیے چھوڑتا ہے، اسے دو خوشیاں حاصل ہوں گی ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے اللہ سے ملاقات کے وقت۔ روزہ دار کے منھ کی خوش بو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مشک سے بہتر ہے۔

جنت کا دروازہ: حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک دروازہ ہو گا جس کا نام "ریان" ہو گا۔ اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے، ان کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہو گا۔ ان سے کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اُن کے علاوہ اور کوئی بھی اس دروازے سے داخل نہ ہو گا اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا تاکہ کوئی اور داخل نہ ہو سکے۔

ستّر سال کی مسافت کی مقدار دوزخ سے دوری: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے راستے میں ایک روزہ رکھے گا اللہ رب العزت ایک دن کے بدلے ستّر سال کی مسافت کی مقدار اُس کو جہنم سے دور فرمادے گا۔

روزہ تمام گذشتہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ: سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: جو شخص ایمان و احتساب [طلبِ ثواب] کے لیے روزہ رکھے گا اللہ رب العزت اُس کے تمام گذشتہ گناہوں کو معاف کر دے گا۔

[اخذ وترجمہ از: ریاض الصالحین للعلامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ]

☆☆☆

[ماخوذ: مقالاتِ خطیب اعظم،
مرتب غلام مصطفیٰ رضوی مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئ]
ترسیل: نوری مشن مالیگاؤں

ماہ صیام کی سنہری باتیں

از: محمد آفتاب عالم مصباحی

[استاذ دارالعلوم فیض عام اناؤ]

انسان کی کامیابی اور سعادت وخوش بختی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ وہ پیغمبر خدا کی دعوت و تعلیم کے مطابق اللہ تعالی کو اپنا معبود حقیقی جانیں، اپنے ظاہر و باطن میں ایک ایسا رشتہ قائم کریں جو عبد کا اپنے معبود کے ساتھ ہونا چاہیے۔ شریعت کے احکام و مطالبات میں بال برابر بھی تفریق پیدا نہ کریں۔ مثلا نماز میں بندے کا اپنے معبود کے سامنے اپنی عاجزی و ان کے ساری کا اظہار ہے، زکوۃ وصدقات میں یا حقیقت مضمر ہے کہ ہر شے پر اللہ کی ملکیت ہے وہ جہاں صرف کرنے کا حکم دیا اس کے حکم کی بجا اور میں سر تسلیم خم ہے۔ حج کے ذریعہ بندہ اللہ تعالی کی عبدیت وبندگی اور اس کے ساتھ بندگی والی محبت وگرویدگی کا مظاہرہ کرتا ہے اس مالی و بدنی عبادت سے بندہ اللہ تعالی کی خوشنودی ورضا طلبی کا طلبگار ہوتا ہے۔ یہی حال روزہ کا ہے روزہ کے ذریعے بندہ اپنے اس حال کا اظہار بھی کرتا ہے کہ کھانے پینے جیسے اپنے فطری مطالبات و عادات میں از خود آزاد و مختار نہیں ہے، بلکہ ضروریات زندگی کے اس حلال اور جائز دائرے میں بھی اللہ تعالی کے احکام کا مطیع وفرمانبردار ہے جب حکم الہی ہو تب وہ اشیائے خردونوش کو ہاتھ لگا سکتا ہے ورنہ روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گھونٹ بھی حلق سے نیچے نہیں اتار سکتا۔ روزہ عبدیت والی زندگی بنانی، باطن میں تقوے کی کیفیت پیدا کرنے اور انسانی خواہشات کے مقابلے میں خداوندی احکام کی پیروی کا ملکہ پیدا کرنے کا ایک بہترین لائحہ عمل بھی ہے، بشرط کہ یہ روزہ تکمیل حکم الہی اور اخرت کے اجر وثواب کی نیت پر مبنی ہو۔

روزہ کی تقوی آفرینی اس بات سے اور دو بالا ہو جاتی ہے کہ رمضان المبارک کی ہر شب میں مسلسل قرآن مقدس کی صدائیں بشکل تراویح گونجتی رہتی ہیں، ہر سمت قیام و عبادت کا ایک خاص نظام قائم ہو جاتا ہے۔ روزہ دار کے لیے خدا کی طرف سے سب سے اعلی جزا اور منفرد پھل یا ملتا ہے کہ لقائے الہی اور دیدار خداوندی اس کے نصیب کا حصہ بن جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایاءء تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا ثواب ۱۰ گنا سے لے کر ۷۰۰ گنا تک ہے اور روزہ کی عبادت تو خاص طور پر میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا یا میں خود اس کا بدلہ ہوں،، (ترمذی شریف, ابواب الصوم) دوسری جگہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایاءء روزہ دار کے لیے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ملتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہو گی جب وہ روزہ کی وجہ سے اپنی رب سے ملاقات کرے گا،، (بخاری شریف کتاب الصوم)

روزہ ملائکہ کی دعاؤں اور استغفار کے حصول کا ذریعہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایاءء جب کوئی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے پہلے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں اسی طرح ہر روز ماہ رمضان میں ہوتا ہے اور ہر روز اس کے لیے ۷۰ ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعائیں صبح کی نماز سے لے کر ان کے پردہ میں چھپنے تک کرتے ہیں،، (کنز العمال، کتاب الصوم)

ترک معصیت کا خوشگوار موقع = قران و حدیث کی روشنی میں ہم پر اس بات کا بھی انکشاف ہوتا ہے کہ اگر کوئی بندہ گناہوں کے دلدل میں پھنسا ہے اور وہ اس سے خود کو پاک اور منزہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اس ماہ صیام میں اللہ تعالی کی عبادت وریاضت میں خشوع و خضوع کے ساتھ مصروف عمل ہو جائے، یہ ایک ماہ کا جہد مسلسل اور مجاہدہ نفس گناہوں کی نحوست سے ازاد کر کے راہ حق کا متلاشی بنا دے گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایاءء جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص سے عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا،، (نسائی، کتاب الصوم)

حصول خلد بذریعہ روزہ = پیارے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک موقع پر ارشاد فرماتے ہیںءء یہ (رمضان) صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے،، اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیںءء رمضان المبارک کی پہلی رات کو اللہ تعالی اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لیے تیار ہو جا اور خوب بن سنور جا ممکن ہے جو دنیا سے تھک گیا ہو وہ میرے گھر اور میرے پاس انا چاہے،، (مجمع الزوائد)

روزہ آگ (دوزخ) کے درمیان ایک ڈھال ہے = حدیث پاک کے فرمان و مطالعہ سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ روزہ بندے کو دوزخ سے بچاتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایاءء جو بندہ خدا کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالی اس کے چہرے سے اگ دور کر دیتا ہے،، (صحیح مسلم و ابن ماجہ) ایک اور روایت میں ہے کہ ءء خدا کی خاطر ایک دن کا روزہ رکھنے والے سے جہنم سو سال دور کر دی جاتی ہے،، (نسائی، کتاب الصوم)

فراخی رزق کا مہینہ = ماہ رمضان جہاں ہر لحاظ سے مسلمانوں کی کامیابی و کامرانی کا مزدہ سناتا ہے، وہی اس بات کی بھی ضمانت دیتا ہے کہ یہ وہ والا مہینہ ہے جس میں رزق کے دستر خوان کو وسیع و عریض کر دیا جاتا ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نور مجسم جانے کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے ذکر میں ارشاد فرمایاءء یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ ان تمام احکام و فرامین کو سامنے رکھ کر اپنے نفس کا محاسبہ کیجئے اور پھر بتلایئے کہ کیا ہمارا عمل صحیح معنوں میں ایسا ہے؟ نہیں اج مسلمان روز نماز رمضان اور قران جیسی عبادتوں سے تساہلی ودوری کا مظاہرہ کر رہا ہے ذرا تصور کیجئے اگر ہمارا عمل و کردار ایسا ہو گا تو پھر حشر کیسا ہو گا۔ خدارا اللہ و رسول کے احکام و ارشادات سے وابستہ ہو جایئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم سب کو رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہدایات کی قدر پہچاننے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

دارین اکیڈمی جمشید پور کا درخشاں کارنامہ

۲۸ھ فروری ۲۰۲۶ء بروز سنیچر، رمضان المبارک کی بابرکت گھڑیوں میں جوہر نگر جمشید پور کی سرزمین ایک روح پرور اور ایمان افروز منظر کی گواہ بنی۔ گیارہویں تراویح میں تکمیلِ قرآنِ مجید بشکلِ تراویح کی عظیم سعادت حاصل ہونے پر ایک پُروقار اور نورانی محفل کا انعقاد کیا گیا، جس میں علماءِ کرام، حفاظِ عظام اور عوام الناس کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی۔ فضا تلاوتِ کلامِ پاک کی خوشبو سے معطر اور درود و سلام کی صداؤں سے گونج رہی تھی۔

اس بابرکت موقع پر دارین اکیڈمی جمشید پور کے صدر المدرسین حضرت مفتی بدر عالم فیضی نظامی صاحب نے نہایت پُراثر اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے بیان میں تراویح میں قرآنِ مجید سننے اور سنانے کی عظمت و فضیلت پر روشنی ڈالی پھر آپ نے اس امر پر خصوصی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا کہ ادارہ کا ایک نوجوان طالب علم اس مقام تک پہنچا۔

یہ سعادت دارین اکیڈمی جمشید پور کے ہونہار طالب علم ثاقب رضا کے حصے میں آئی، جنہوں نے مکمل کلامِ پاک تراویح کی صورت میں سنانے کی توفیق حاصل کی۔

یہ بات قابلِ ذکر ہی نہیں بلکہ باعثِ فخر بھی ہے کہ موصوف نے محض دس ماہ کی قلیل مدت میں رہ کر حفظِ قرآن کی تکمیل کی، اور ساتھ ہی اپنی عصری تعلیم کو بھی جاری رکھتے ہوئے دسویں جماعت مکمل کی اور امسال بورڈ کا امتحان بھی دیا ہے، جس کے نتائج کا انتظار ہے۔ اس طالب علم کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ جب اس کا یہاں داخلہ اس وقت نہ تو حروف تہجی سے آشنائی تھی اور نہ ہی alphabet سے گویا اس نے مدنی قاعدہ تا تکمیل حفظ قرآن یہیں سے کیا اور فاؤنڈیشن تا دسویں کلاس یہیں سے فائنل کیا۔

یہ دینی وعصری تعلیم کے حسین امتزاج کی زندہ مثال ہے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بعض طلبہ دستار بندی کے بعد بھی مدتوں دورِ قرآن میں مشغول رہتے ہیں، مگر یہاں صورتحال مختلف اور حوصلہ افزا ہے۔

دارین اکیڈمی جمشید پور کا یہ فاضل طالب علم دستار سے قبل ہی نہ صرف تراویح سنانے کی ہمت اور صلاحیت رکھتا ہے بلکہ باقاعدہ مکمل قرآن مجید سنا کر حاضرینِ محفل سے دادِ تحسین وصول کر چکا ہے۔ معزز علماء وحفاظ نے باقاعدہ اس کی سماعت کی اور اس کے حفظ، تجوید اور ادائیگی کی تعریف فرمائی۔

محفل میں متعدد جید علماءِ کرام اور معزز شخصیات شریک تھیں، جن میں بطورِ خاص حضرت مولانا قاری آفاق عالم (مہتمم، دارین اکیڈمی)، حافظ علی محمد صاحب، اجیر دعوتِ اسلامی، حافظ و قاری عاشق رضا، ابول صاحب اور دیگر اہلِ علم شامل تھے۔ ان حضرات کی موجودگی نے محفل کو مزید وقار بخشا۔

اختتام پر دعا کا اہتمام کیا گیا، جس میں بالخصوص طالب علم ثاقب رضا دمکا کی استقامت، مزید علمی ترقی اور دین کی خدمت کی توفیق کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ حاضرینِ محفل نے اس کامیابی کو دارین اکیڈمی جمشید پور کی تعلیمی وتربیتی کاوشوں کا روشن ثمر قرار دیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ادارہ آئندہ بھی ایسے باصلاحیت، باعمل اور باکردار طلبہ قوم کو دیتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ادارہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے،

مفتی اعظم ہالینڈ کی پینتیس سالہ دینی خدمات.

پیش کس
مبلغ اسلام ریسرچ سینٹر ممبئی

رمضان المبارک کا مہینہ اسلامی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے، یہی وہ مہینہ ہے جس سے اسلام کے تیسرے اہم رکن روزہ کا تعلق ہے، اور اسی ماہ میں پوری انسانیت کے لئے کتاب ہدایت نازل کی گئی، اور اسی مہینے کی سترہ تاریخ کو قرآن مجید میں یوم الفرقان کا عظیم الشان خطاب دیا گیا ہے، جس میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی سربراہی میں حق و باطل کا پہلا معرکہ بنام غزوۂ بدر الکبری مقام بدر میں مسلمانوں کی ظاہری بے سر و سامانی کے عالم میں خدائے تعالیٰ کے مقدس فرشتوں کی شمولیت کے ساتھ حیرت انگیز طور پر سر ہوا، سبحان اللہ سبحان اللہ کیا خوبصورت مناسبت اور حسن اتفاق ہے کہ کاتب تقدیر نے اسی مبارک ماہ کو مفتی اعظم ہالینڈ حضرت علامہ مفتی محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کی اعلی عالمی دینی خدمات کے لئے مقدر فرمار کھا تھا، چنانچہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ کو آپ ایمسٹرڈیم ہالینڈ کی سرزمین پر تشریف لائے اور آج بحمدہ تعالیٰ بتاریخ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ ایک طویل عرصے پر مشتمل آپ کی بے مثال اور مخلصانہ جد وجہد اور قابل تحسین مساعی جمیلہ اور خدمات جلیلہ کے مکمل پینتیس سال پورے ہو چکے ہیں.

اس طویل دورانیے میں آپ یکسوئی، انہماک، شوق اور اخلاص کے ساتھ دینی خدمات سر انجام دیتے آرہے ہیں،

امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ اسی مسجد میں درس و تدریس، افتا و قضا کے امور کی انجام دہی کرتے ہیں، جامعہ مدینۃ الاسلام دین ہاگ میں تدریسی خدمات پیش کرتے ہیں، صفہ اسلامک اسکول میں بحیثیت اسلامیات مشیر شامل ہیں، علاوہ متعدد ممالک میں دعوت و تبلیغ اور ورلڈ اسلامک مشن کے کاموں کے حوالے سے متحرک وفعال رہتے ہیں.

اس طویل عرصے پر مشتمل عظیم الشان کارنامی پر خصوصیت کے ساتھ آپ کی خدمت میں ڈھیر ساری مبارک بادیاں پیش ہیں اور آپ کی درازی عمر کے لیے زبان خلق بارگاہ وحدہ لاشریک میں دعا گو ہے خداوند قدوس آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ مزید عظیم الشان خدمت دینیہ سے لبریز حیات خضری عطا فرمائے.

نسبت علیمی ونورانی کا فیضان:
آپ کو خدمت دین کی اس راہ میں خصوصیت کے ساتھ عالمی مبلغ اسلام، خلیفۂ اعلی حضرت، حضرت علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمت اللہ تعالی علیہ کی روحانی سرپرستی حاصل ہے اور ان کے فرزند ارجمند، امام انقلاب، حضور قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ کی خصوصی تربیت اور بارہ سالہ صحبت بافیض کی سعادت سے سرفراز ہیں.

آبائی وطن:
آپ کا تعلق جمدا شاہی گاؤں ضلع بستی یوپی انڈیا سے ہے جو ایک کوردہ آبادی ہونے باوجود یادگار مبلغ اسلام دارالعلوم علیمیہ کی بدولت عالمی شہرت رکھتا ہے، جمدا شاہی گاؤں کو یہ شرف حاصل ہے کہ یہاں دو مرتبہ حضور مبلغ اسلام کی جلوہ گری ہوئی ہے اور انہیں کے دم قدم کی برکت سے ایک دینی ادارے کا قیام عمل میں آیا جو دیکھتے ہی دیکھتے عالمی شہرت یافتہ دینی درسگاہ کا روپ دھار گیا، یہ بھی حضور مبلغ اسلام علیہ الرحمہ کے فیض نظر کا اثر ہے کہ اس وقت سے اب تک یہ خوش نصیب آبادی تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند، مظہر فیوض صاحب البرکات حضور احسن العلماء، پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی اور رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری جیسے اکابر علما و مشائخ اہل سنت کی خاص توجہات سے شاد کام رہا ہے.

تعلیم وتربیت:
آپ کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی سے شروع ہوا، اس دار العلوم کے زلال علم سیراب ہو کر آپ بارگاہ ابو الفیض، جلالۃ العلم، حضور حافظ ملت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی (بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ) کی بارگاہ میں پہنچتے ہیں، اپنی فطری صلاحیتوں کو نکھارتے ہوئے فضل

آپ کو مفتی اعظم ہالینڈ محمد شفیق الرحمن عزیزی مصباحی کے عنوان سے جانا اور پہچانا جاتا ہے.
۱۹۸۲ء میں اشرفیہ مبارک پور سے درجہ فضیلت میں فراغت کے بعد اسی جامعہ میں حضور شارح بخاری، حضور بحر العلوم اور دیگر اکابر اساتذۂ کرام کی نگرانی میں تخصص فی الفقہ کے شعبے میں دو سال خصوصی تعلیم کے ذریعے فقہ و افتا کی تربیت حاصل کی، اور ۱۹۸۴ء میں فارغ التحصیل ہوئے.

تدریسی خدمات:
تخصص فی الفقہ کے شعبے سے فراغت کے بعد حضور شرح بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے توسط سے ایک معروف درسگاہ جامعہ عربیہ اظہار العلوم جہانگیر گنج ضلع امبیڈکر نگر یوپی میں تشریف لائے اور نائب شیخ الحدیث کے عہدے پر تدریسی خدمات انجام دیں، بعد ازاں ممبئ عظمی کی عظیم درسگاہ سنی دارالعلوم محمدیہ

نائب شیخ الحدیث کے طور پر طالبان علوم نبویہ کو سیراب کرتے رہے.

کینیا میں خدمات دینیہ:
دار العلوم محمدیہ ممبئ میں تدریسی خدمات انجام دینے کے دوران حضور اشرف العلماء علامہ سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ اور کچھ اساتذۂ کرام کے ایماو ارشاد پر افریقی ملک کینیا کے شہر ممباسا جانا ہوا، ممباسا کی مرکزی مسجد "الہدایہ" میں خطیب و امام کی حیثیت سے اپنی بیش بہا خدمات پیش کیں، اور تنظیم سنی مسلم انجمن کے تحت دعوتی، تبلیغی اور رفاہی کاموں کو سرانجام دیا. ممباسا میں "دارالعلوم برکات مصطفی" کا قیام آپ کے نمایاں کارناموں میں ہے.

یورپ جانے کی پیشکش:
ممباسا کینیا میں آپ کے قیام کے دوران قائد ملت اسلامیہ علامہ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی دورے پر تشریف لاتے رہتے تھے، اور اپنی فراست و بصیرت کی نگاہ سے آپ کو، آپ کے کردار و عمل کو اور آپ کی غیر معمولی صلاحیتوں کو ملاحظہ فرماتے رہتے تھے، اور اپنی بارگاہ میں خاص باریابی کا شرف عطا کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب دار العلوم برکات مصطفی کا قیام عمل میں آچکا اور اس شہر میں ایک مضبوط نظم وضبط اور پائیدار عمارت پر مشتمل دینی قلعہ تعمیر ہو گیا، تو حضور قائد ملت اسلامیہ نے از خود ارشاد فرمایا: "یہاں اپ نے اچھا کام کر لیا ہے اگر آپ چاہیں تو یورپ چلیں".

ہالینڈ کی سرزمین پر:
حضور قائد ملت اسلامیہ نے ممباسا کینیا سے حضرت علامہ معین الحق علیمی علیہ الرحمہ (سابق صدر اعلی دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی) کو خط لکھا کہ وہ میری تمام سندوں کو بھیج دیں، ورلڈ اسلامک مشن اور جامع مسجد طیبہ ایمسٹرڈیم ہالینڈ کے لیے ایک عالم کی ضرورت ہے، مولانا محمد شفیق الرحمن صاحب زیادہ مناسب ہوں گے، چنانچہ حضور قائد ملت اسلامیہ کے حسب حکم آپ نے ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ کو مذکورہ جامع مسجد میں امامت و خطابت کا عہدہ سنبھال لیا اور ورلڈ اسلامک مشن کے کنویز منتخب کر دیے گئے.
جامع مسجد طیبہ ایمسٹرڈم کی مرکزی مسجد ہے اور پورے ملک میں حکومت و مینار کے ساتھ سب سے پہلی مسجد جس کی تعمیر حضور قائد ملت اسلامیہ علیہ الرحمہ کی قیادت و سربراہی میں ہوئی.

دعوتی اور تبلیغی اسفار:
حضور قائد ملت اسلامیہ کے زمانے حیات سے اب تک مسلسل متعدد ملکوں کے دورے ہوتے رہتے ہیں خود حضور قائد ملت کے ہمراہ برطانیہ، بیلجیئم، جرمنی اور فن لینڈ وغیرہ کے دورے ہوئے، اور اس درمیان کئی انٹرنیشنل کانفرنسیں منعقد ہوئیں، ورلڈ اسلامک مشن کے پلیٹ فارم سے بھی حضرت ہی قیادت میں اپ اور دیگر اعوان وانصار کارہائے نمایان انجام دیتے رہے ختم نبوت کانفرنس ہوئی الحمدللہ پورے ملک میں اس کا ایک اچھا خاصا اثر ہوا. حضور قادیا ملت اسلامیہ حضور اسلامیہ ملت کے لیے وہ گور نایاب تھے جن کا ثانی دور دور تک نظر نہیں اتا ہے اپ نے اپنی فکر رضا اور دور بھی نگاہوں سے امت کے لیے جو لائے عمل پیش کیا اور ورلڈ اسلامک مشن کے ذریعے اس کا عملی نمونہ پیش کیا اج بھی اگر ہم ان کے نقش قدم پر چلے تو ہماری پریشانیاں ختم ہو سکتی ہیں اور ہماری عظمت رفتہ بحال ہو سکتی ہیں یورپ افریقہ کے متعدد ممالک بالخصوص اپ کی سرگرم قیادت کی برکتوں سے مالا مال ہے.

مفتی اعظم ہالینڈ کا خطاب:
یورپ کی سرزمین پر عرصہ دراز تک اپنے علم وفن کی ضیا باری کرنے والی عظیم شخصیت مفتی اعظم ہالینڈ حضرت علامہ مولانا مفتی عبد الواجد رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ کو اپنی حیات مستعار کے اخیر دور میں ختم نبوت کانفرنس منعقدہ جامع مسجد طیبہ کے موقع پر مجلس علمائے نیدرلینڈ کا قاضی اور مفتی اعظم مقرر کیا، اس عظیم عہدے پر تقرر کے وقت محفل میں ہالینڈ کے تمام اکابر و اصحاب اور علماء موجود تھے بالخصوص جانشین قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ محمد انس نورانی صدیقی دامت برکاتہم العالیہ کی جلوہ گری تھی، بحمدہ تعالیٰ اس موقع پر ملک بھر میں تحسین و تبریک اور تہنیت کے نغمات اٹھے.

ہدیۂ تبریک وتہنیت:
آپ کی پوری زندگی روشن فکر حکمت عملی اصلاح و ارشاد دعوت و تبلیغ اور مختلف دینی خطبات سے عبارت ہے بالخصوص ہالینڈ کی سرزمین پر امام و خطیب اور مفتی سے لے کر مفتی اعظم ہالینڈ تک کا سفر اپنے آپ میں اخلاص عمل اور جہد پیہم کا اعلی نمونہ ہے.
اس تناظر میں ہالینڈ کی سرزمین پر ۳۵ سالہ عظیم الشان خدمات دینیہ کی روشن تاریخ رقم کرنے پر آپ کی بارگاہ میں خصوصیت کے ساتھ سوغات تہنیت اور گلہائے تحسین و تبریک کے گلدستے پیش ہیں. پروردگار عالم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ آپ کو سلامت رکھے اور امت مسلمہ پر آپ کا سایۂ عاطفت تادیر قائم رہے، آپ کے علم و عمل اور فکر و شعور کی برکتوں سے نسل نو کو خوب خوب استفادہ کے مواقع میسر آئیں.

عشرۂ رحمت سے فیضیاب ہو کر بندۂ مؤمن عشرۂ مغفرت

از: قاری رئیس احمد خان

رمضان المبارک محض ایک مہینہ نہیں بلکہ تجدیدِ ایمان، تطہیرِ باطن اور اصلاحِ احوال کا ایک جامع و ہمہ گیر نظام و منشور ہے۔ یہ وہ مقدس موسمِ بہار ہے جس میں دلوں کی بنجر زمینیں سرسبز ہو جاتی ہیں، روحوں کی پژمردگی دور ہو جاتی ہے اور بندۂ مؤمن اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں جھک کر بندگی کا حقیقی لطف حاصل کرتا ہے۔

ماہِ صیام کے مبارک ایام میں بندۂ مؤمن کے دلوں میں روحانیت کی لہر تیز تر ہو جاتی ہے۔ گویا بندہ اپنی غفلتوں کی دبیز چادروں سے نکل کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوتا ہے اور اس کی رضا و خوشنودی کے حصول کے لیے ماہِ صیام کی پُرنور ساعتوں میں نہا کر خود کو صاف و شفاف بنانا چاہتا ہے۔ جب رمضان کا چاند طلوع ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہی کی موسلا دھار بارش شروع ہو جاتی ہے اور بندۂ مؤمن توبہ و استغفار کے آنسوؤں سے اپنے دامن کو دھونے لگتا ہے۔

عشرۂ رحمت میں ماہِ صیام کی برکتیں سمیٹنے کے لیے جہاں بندۂ مؤمن مسجدوں کا رخ کرتا ہے، وہیں تلاوتِ قرآنِ پاک سے اپنے زنگ آلود قلوب و اذہان کی صفائی میں مشغول ہو جاتا ہے۔ روزے رکھتا ہے، نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرتا ہے، نمازِ تراویح کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے اور ذکر و دعا میں مصروف رہتا ہے۔ گویا وہ ہر اعتبار سے اپنے رب کی بارگاہ میں خود سپردگی کا نہایت حسین منظر پیش کرتا ہے۔

جو بندہ صدقِ دل سے ان امور کو انجام دیتا ہے، اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے اسے عید الفطر کے دن خصوصی انعام سے نوازتا ہے۔ درحقیقت عید الفطر کا دن بندۂ مؤمن کے لیے رب کی طرف سے انعام کا دن ہے۔ سبحان اللہ!

پھر جب عشرۂ مغفرت کا آغاز ہوتا ہے تو گویا بندہ رحمت کی سیڑھی چڑھ کر مغفرت کی دہلیز پر پہنچ جاتا ہے۔

اب اس کی توجہ زیادہ سے زیادہ استغفار، ندامت اور رجوع الی اللہ کی طرف ہوتی ہے۔ وہ جان لیتا ہے کہ نجات کا راستہ گناہوں کی معافی سے ہو کر گزرتا ہے۔ چنانچہ وہ شب و روز اپنے رب سے عرض گزار رہتا ہے:

"اے اللہ! تو بیشک رحمن و رحیم اور غفور و کریم ہے، ہمیں معاف فرما دے اور اپنی رضا سے نواز دے۔

حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی پاسداری:
احبابِ گرامی! بندۂ مؤمن کے کامل و اکمل ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی میں کوشاں رہے، وہیں حقوق العباد کی بھی مکمل پاسداری کرے۔ عبادت صرف سجدے کا نام نہیں بلکہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی عبادت ہی کا حصہ ہے۔

جو مؤمنین حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت و کوتاہی نہیں کرتے، وہ اپنے رب کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہو جاتے ہیں اور معاشرے کے لیے نمونۂ عمل بن جاتے ہیں۔ وہ غریبوں، بیواؤں، یتیموں اور مساکین کا سہارا بنتے ہیں اور اپنے کردار سے دین کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ سبحان اللہ!

حالات کا شعور اور عملی اقدام:
حضرات! حالات سے ہماری بے خبری اور غفلت ہمیں نت نئی آزمائشوں میں ڈال دیتی ہے۔ ضروری ہے کہ ہم غفلت کے خول سے باہر آئیں، حالات کا شعور حاصل کریں اور اپنی اجتماعی ذمہ داریوں کو سمجھیں تاکہ ہم باعزت و باوقار زندگی گزار سکیں۔

رفیقانِ گرامی! وطنِ عزیز میں بسنے والے مسلمانوں اور بالخصوص دینی مدارس کو جن نازک حالات کا سامنا ہے، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ان حالات کو خوشگوار ماحول میں تبدیل کرنے کے لیے ہمیں ٹھوس اور عملی اقدامات کرنے ہوں گے، ورنہ تبدیلی محض ایک خواب بن کر رہ جائے گی۔

مدارسِ دینیہ: ملت کی بقا کا قلعہ: مدارس صرف تعلیمی ادارے نہیں بلکہ ایمان، تہذیب اور اسلامی تشخص کے محافظ ہیں۔ اگر یہ مضبوط ہوں گے تو ملت کا وجود بھی مضبوط ہو گا۔

لہٰذا ضروری ہے کہ: قوم کے نونہالوں کو مروجہ علوم و فنون کے ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ کیا جائے۔
مدارس کو مالی، تعلیمی اور انتظامی طور پر مستحکم کیا جائے۔
نئی نسل میں دینی شعور اور ملی غیرت کو فروغ دیا جائے۔

رمضان المبارک کے آغاز ہی سے مدارس کے منتظمین اہلِ ثروت حضرات کی توجہ مبذول کراتے ہیں کہ وہ اپنے عطیات و صدقات کے ذریعے ان اداروں کو سہارا دیں تاکہ یہ علمی قلعے مزید مضبوط ہوں اور عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

اسی طرح مدارس کے فضلاء اور متعلقین سے بھی اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے مادرِ علمی کا تعاون کریں اور اپنے حلقۂ احباب و اثر کو بھی اس کارِ خیر میں شریک کریں، تاکہ نمک خواری کا حق ادا ہو اور دین کی خدمت کا فریضہ بھی سرانجام پائے۔

اہلِ خیر کا جذبۂ تعاون: الحمدللہ! اللہ کے نیک بندے اپنی اپنی بساط کے مطابق ماہِ صیام کی پُرنور ساعتوں میں جہاں حقوق اللہ کی ادائیگی میں مصروفِ عمل ہیں، وہیں حقوق العباد کے تحت غریب و بے سہارا افراد، بیواؤں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کے فروغ، استحکام اور تحفظ کے لیے بھی اپنی تجوریوں کے منہ کھولے ہوئے ہیں۔

یہی وہ ایثار اور تعاون کا جذبہ ہے جو امت کو زندہ رکھتا ہے اور قوموں کی تقدیر بدل دیتا ہے۔

آئیے! ہم سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے اور ماہِ صیام کی بے پناہ رحمتوں اور برکتوں کے طفیل ہمارے روزوں، نمازوں، صدقات اور تمام کارہائے خیر کو قبول و مقبول فرمائے۔ اہلِ خیر کے مال و جان میں برکت عطا فرمائے، دینی مدارس کو ہر فتنہ و آزمائش سے محفوظ رکھے اور ہمیں عید الفطر کے دن حقیقی معنوں میں اپنے انعام کا مستحق بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ماہ رمضان: بندگی اور قرب الٰہی کا سفر

محمد علی شیر قادری نظامی
سکونت: روضہ شریف، مہوتری نیپال

رمضان المبارک اسلامی سال کا وہ مقدس اور بابرکت مہینہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضائل و برکات سے نوازا۔ یہ مہینہ رحمت، مغفرت اور نجات کا پیغام لے کر آتا ہے۔ قرآنِ مجید کا نزول اسی مہینے میں ہوا اور اسی مہینے میں روزہ فرض کیا گیا۔ یہ تقویٰ، صبر، ہمدردی اور روحانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ"
(البقرہ:۱۸۳)
ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ رمضان المبارک کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس میں قرآنِ مجید نازل ہوا:
"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ"
(البقرہ:۱۸۵)

یہ مہینہ عبادات کی بہار، گناہوں کی معافی اور جنت کے دروازوں کے کھلنے کا مہینہ ہے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ جیسا کہ حدیثِ جبریل میں حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:
کلمہ، نماز، زکوٰۃ، حج اور رمضان کے روزے۔
روزہ ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا۔ اس کا مقصد صرف بھوکا پیاسا رہنا نہیں بلکہ نفس کی اصلاح، تقویٰ کا حصول اور اللہ کی رضا ہے۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔" صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہوئی ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "الصوم لي وأنا أجزي به" "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"
اور اسی حدیث میں ہے: "لخلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك" اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔"

رمضان کے ابتدائی دس دن رحمت کے ہیں۔ اس عشرے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ یہ اللہ کی طرف رجوع، توبہ اور دعا کا بہترین وقت ہے۔ دوسرا عشرہ گناہوں کی معافی کا ہے۔ جو شخص اخلاص کے ساتھ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ آخری عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ اسی عشرے میں شبِ قدر آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات کی عبادت انسان کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ رمضان المبارک میں کئی عظیم واقعات پیش آئے: قرآن مجید کا نزول
غزوۂ بدر (۱۷ رمضان ۲ ہجری)
فتح مکہ (۲۰ رمضان ۸ ہجری)
یہ تمام واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ رمضان صرف عبادت ہی نہیں بلکہ حق و باطل کے معرکے میں کامیابی کا مہینہ بھی ہے۔
تقویٰ کا حصول
صبر و برداشت کی تربیت
غریبوں کا احساس
نفس کی اصلاح
روحانی پاکیزگی
روزہ انسان کو جھوٹ، غیبت، بدکلامی اور دیگر گناہوں سے بچنے کی عملی مشق دیتا ہے۔
طبی اعتبار سے بھی روزہ بے شمار فوائد رکھتا ہے:
نظامِ ہاضمہ کو آرام ملتا ہے
جسم سے فاسد مادوں کا اخراج
شوگر اور بلڈ پریشر میں توازن
موٹاپے میں کمی ذہنی سکون اور ڈپریشن میں کمی
آج جدید میڈیکل سائنس بھی "Intermittent Fasting" کے فوائد کو تسلیم کر رہی ہے، جو اسلامی روزے سے مشابہت رکھتا ہے۔
جو شخص صحت مند اور مقیم ہو اور پھر بھی بلا عذر روزہ ترک کرے، وہ سخت گناہگار ہے۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"جس نے بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو ساری زندگی کے روزے بھی اس کا بدل نہیں بن سکتے۔"
یہ وعید اس بات کی دلیل ہے کہ روزہ ترک کرنا معمولی بات نہیں بلکہ کبیرہ گناہ ہے۔
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی انسان کو دنیا و آخرت کی رسوائی میں مبتلا کر سکتی ہے۔
چاند دیکھنے کا اہتمام
سحری کرنا (یہ سنت ہے)
افطار میں جلدی کرنا
قرآن کی تلاوت
تراویح کا اہتمام
صدقہ و خیرات
اعتکاف (آخری عشرہ)
لغویات سے پرہیز
رمضان المبارک دراصل ایک تربیتی کیمپ ہے۔
یہ مہینہ ہمیں سکھاتا ہے کہ:
ہم اپنی خواہشات پر قابو پائیں
اللہ کی اطاعت کو ترجیح دیں
صبر و شکر کو اپنائیں
آخرت کی تیاری کریں
اگر رمضان کے بعد بھی ہماری زندگی میں نیکی، تقویٰ اور پرہیزگاری پیدا نہ ہو تو ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے۔ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔
یہ مہینہ رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کا خزانہ ہے۔ روزہ اس کی بنیادی عبادت ہے جو انسان کو تقویٰ، صبر اور روحانی بلندی عطا کرتا ہے۔ اس کے تینوں عشرے الگ الگ انعامات کے حامل ہیں۔ جو شخص صحت کے باوجود روزہ ترک کرتا ہے وہ اللہ کی ناراضی مول لیتا ہے۔
لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک کا ادب و احترام کریں، اس کے ایک ایک لمحے کو غنیمت جانیں، عبادات میں اضافہ کریں اور اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی صحیح قدر کرنے اور اس کی برکات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین یارب العالمین۔
خادم علم و تدریس: مدرسہ اقبالیہ برکاتیہ، لوہارپٹی

رمضان المبارک کیسے گذاریں؟ راہ نمائے عمل

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی
خادم: دارالعلوم انوار مصطفی
سہلاؤ شریف، باڑمیر [راجستھان]

اللہ جل شانہ نے انسان کو اس دنیا میں اپنی بندگی کے لئے بھیجا ہے، یہ انسان یہاں چند روز کا مہمان ہے، اپنی مہلت اور مدت مکمل ہونے کے بعد اگلے سفر پر روانہ ہو گا۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جو یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارے، جو اللہ رب العزت کی رضا جوئی کے لئے ہر لمحہ بے قرار رہے، جس کا ہر عمل سنت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مطابق ہو، جس کا ہر کام شریعت مطہرہ کے مطابق ہو، ایسا انسان فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا کے بمصداق دنیا میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی کامیاب وکامران ہو گا۔

یقیناً رمضان المبارک بڑی برکتوں اور فضیلتوں کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں اللہ رب العزت کی طرف سے انسانوں کو خصوصی سہولیات ملتی ہیں اور اس کے خصوصی انعامات دنیائے انسانیت پر ہوتے ہیں۔ اس ماہ مبارک کے فیضان کے کیا کہنے، اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے، اس مبارک مہینے میں اجر وثواب بہت ہی بڑھ جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا کر دیا جاتا ہے، بلکہ اس مہینے میں تو روزہ دار کا سونا بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے،

عرش کے فرشتے روزہ داروں کی دعا پر آمین کہتے ہیں، اور ایک حدیث پاک کے مطابق "رمضان کے روزہ دار کے لیے دریا کی مچھلیاں افطار تک دعائے مغفرت کرتی رہتی ہیں" اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ آسمانوں کے دروازے بھی کھول دیئے جاتے ہیں اور ان سے انوار و برکات اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، اس ماہ مبارک میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

اس ماہ کے آخری عشرے کا اعتکاف مسنون ہے۔ قرآن و احادیث میں تو رمضان المبارک کے فضائل اتنی کثرت سے آئے ہیں کہ اگر ان سب کو رقم کر دیا جائے تو ایک مستقل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ رمضان المبارک کے فضائل سے متعلق ایک روایت یہ ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مسجد میں حاضرین سے فرمایا کہ تم لوگ منبر کے قریب آ جاؤ۔ جب لوگ قریب آ گئے تو آپ منبر پر چڑھے۔ جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: "آمین"۔

اس کے بعد دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا کہ "آمین"۔ اس کے بعد تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو بھی فرمایا "آمین"۔ جب آپ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے ایک ایسی بات سنی جو کبھی نہیں سنی۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے سامنے جبرئیل (علیہ السلام) آ گئے اور انھوں نے کہا کہ برباد ہو جائے وہ شخص جس کو رمضان المبارک کا مہینہ ملا، لیکن وہ اپنی بخشش نہ کروا سکا، تو میں نے کہا آمین۔

یہ ایک طویل روایت ہے۔ متعدد کتب احادیث میں مروی ہے۔ اس حدیث کے دو حصے اور ہیں لیکن اس کا پہلا حصہ خاص رمضان سے متعلق ہے۔ اس لیے یہاں اس کو ذکر کیا۔ قابل غور بات یہ ہے کہ رمضان المبارک تو اللہ رب العالمین کا عطیہ ہے لیکن اس عطیہ سے بہرہ مند ہونے کی ذمہ داری خود انسان کی ہے۔ یعنی انسان کو کوشش کر کے اس ماہ مبارک میں اپنی مغفرت کو یقینی بنانے کی جدوجہد کرنی چاہیے۔

ہر شخص کو اپنے طور پر ہر ممکن طریقہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ اس کی مغفرت کی شکل پیدا ہو سکے۔ اس نقطۂ نظر سے رمضان المبارک کی مبارک ساعات کو بہت احتیاط اور پورے دھیان سے گزارنے کی ضرورت ہے۔

ہماری خوش نصیبی: بلاشبہ ہماری یہ خوش نصیبی ہے کہ رمضان کا بابرکت مہینہ ایک دفعہ پھر ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔ ایسا مہینہ کہ جس کے ایک ایک پل میں اللہ تعالیٰ کی رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہے۔ جو انسان بھی اس ماہ مبارک کا دل میں ادب رکھتا ہے۔ اس کے روزے رکھتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے اور عبادات کا اہتمام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے وہ ان شاء اللہ تعالیٰ کا قرب اور جنت کے اعلیٰ درجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گا۔

بزرگی کا معیار:

سلف صالحین کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ جب وہ کسی کی بزرگی کا تذکرہ کرتے تو یوں کہتے کہ فلاں آدمی تو بہت بزرگ آدمی ہے اور دلیل یہ دیتے تھے کہ اس نے تو اپنی زندگی کے اتنے رمضان گزارے ہیں۔ ان کے نزدیک بزرگی کا یہ پیمانہ تھا۔ بزرگی اور ترقی درجات کا اندازہ لگانے کا یہ معیار تھا کہ فلاں انسان زندگی کے اتنے رمضان المبارک گزار چکا اب اس کے درجے کو تو ہم نہیں پہنچ سکتے۔ اللہ اکبر۔

حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ترغیب:

ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے رمضان المبارک کی آمد پر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا: تمہارے اوپر ایک برکتوں والا مہینہ آیا ہے، اس میں اللہ رب العزت تمہاری طرف متوجہ ہوتا ہے اور تم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے، تمہاری خطاؤں کو معاف کرتا ہے، دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اور فرمایا کہ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی تَنَافُسِکُمْ فِیْہِ (رواہ الطبرانی) (اللہ تعالیٰ اس میں تمہارے تنافس کو دیکھتا ہے) تنافس کہتے ہیں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کو، کسی بات میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کو۔ تو گویا اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں اس بات کی ترغیب دی کہ ہم رمضان المبارک کے مہینے میں نیک اعمال اور عبادات میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اس لئے اس مہینے میں ہر بندہ یہ کوشش کرے کہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے والا بن جاؤں، جیسے کلاس میں امتحان ہوتا ہے تو ہر بچے کی کوشش ہوتی ہے کہ میں فرسٹ آ جاؤں، اسی طرح رمضان المبارک میں ہماری کوشش یہ ہو کہ ہم زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے والے بن جائیں۔

رمضان المبارک میں معمولات نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جب بھی رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو ہم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اعمال میں تین باتوں کا اضافہ محسوس کرتے۔ پہلی بات... حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عبادت میں بہت زیادہ کوشش اور جستجو فرمایا کرتے تھے، حالانکہ آپ کے عام دنوں کی عبادت بھی ایسی تھی کہ "حَتّٰی یَتَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ" یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دونوں قدم مبارک متورم ہو جایا کرتے تھے۔ تاہم رمضان المبارک میں آپ کی یہ عبادت پہلے سے بھی زیادہ ہو جایا کرتی تھی

-دوسری بات... آپ اللہ رب العزت کے راستے میں خوب خرچ فرماتے تھے۔ اپنے ہاتھوں کو بہت کھول دیتے تھے۔ یعنی بہت کھلے دل کے ساتھ صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے

۔ تیسری بات... آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مناجات میں بہت ہی زیادہ گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے۔ ان تین باتوں میں رمضان المبارک کے اندر تبدیلی معلوم ہوا کرتی تھی۔ عبادت کے اندر جستجو زیادہ کرنا، اللہ رب العزت کے راستے میں زیادہ خرچ کرنا اور دعاؤں کے اندر گریہ وزاری زیادہ کرنا۔

ہم رمضان کیسے گزاریں:

اب ہم اگر نیکیوں کے اس سیزن سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں ...روٹھے ہوئے رب کو منانا چاہتے ہیں... اپنی بگڑی بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم رمضان المبارک میں چند چیزوں کا خاص طور پر اہتمام کریں۔ ان کی وجہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے فیوضات وبرکات سے مالا مال کر دے گا۔

(۱) روزے کی حفاظت:

ہمیں چاہیے کہ ہم روزہ رکھیں تو پورے آداب و شرائط کے ساتھ رکھیں۔ روزے میں کھانے پینے اور جماع کی پابندی تو ہے ہی۔ اس بات کی بھی پابندی ہو کہ جسم کے کسی عضو سے کوئی گناہ نہ ہو۔ روزے دار آدمی کی آنکھ بھی روزہ دار ہو، زبان بھی روز دار ہو، کان بھی روزے دار ہوں، شرم گاہ بھی روزہ دار ہو، دل و دماغ بھی روزہ دار ہوں۔ اس طرح ہم سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک روزہ دار بن جائیں۔ اسی لیے حدیث شریف میں آیا: اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مَالَمْ یَخْرِقْھَا [روزہ آدمی کیلئے ڈھال ہے جب تک وہ اسے پھاڑ نہ دے] ڈھال سے مراد یہ ہے کہ روزہ انسان کے لیے شیطان سے حفاظت کا کام کرتا ہے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم روزہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: رُبَّ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الْجُوْعِ وَالْعَطَشِ [کتنے لوگ ہیں جن کو روزے سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ نہیں ملتا] کیوں؟... اس لیے کہ اس نے روزہ بھی رکھا اور فلمی گانے بھی سنے۔ روزہ بھی رکھا اور بازار میں جاتے ہوئے غیر محرم کا نظارہ بھی کیا، روزہ بھی رکھا اور لوگوں پہ بہتان لگائے، جھوٹ بولا، دھوکا دیا، تو ایسا روزہ اللہ وحدہ لاشریک کے یہاں اجر نہیں پاتا۔ یہ تو صرف ریاکاری کر رہا ہے۔ روزے کی حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اسی لیے حدیث پاک میں آیا ہے کہ لَیْسَ الصِّیَامُ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّیَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَسِ [کہ روزہ کھانے اور پینے سے بچنے کا ہی نام نہیں بلکہ روزہ تو لغو اور فحش کاموں سے بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

] اسی طرح ایک اور جگہ پر روزہ داروں کے متعلق فرمایا: مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لَہٗ حاجۃ فی اَنْ یَّضَعَ طعامہ وشرابہ ۔[جو بندہ جھوٹ اور اپنے عمل کے کھوٹ کو نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی پرواہ نہیں] کہ ویسے تو روزہ دار ہیں اور کم تول رہے ہیں، ملاوٹ کر رہے ہیں، رشوت لے رہے ہیں، بہتان لگا رہے ہیں، غیبت کر رہے ہیں، ایسے بندے کے بھوکا پیاسا رہنے کی اللہ کو کیا ضرورت؟

(۲) عبادت کی کثرت:

ہم رمضان المبارک میں فرض نمازوں کو تکبیر اولیٰ کے ساتھ پابندی سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔ دیگر مسنون اعمال، نفلی عبادات، ذکر و اذکار کی کثرت کریں۔ عبادت کے ذریعے اپنے جسم کو تھکائیں۔ ہمارے جسم دنیا کے کام کاج کے لئے روز تھکتے ہیں زندگی میں کوئی ایسا وقت بھی آئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تھک جایا کریں، کوئی ایسا وقت آئے کہ ہماری آنکھیں نیند کو ترس جائیں۔

(۳) دعاؤں کی کثرت:

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کچھ عطا کرنا چاہتا ہے۔ اس لیے اس میں دعاؤں کی کثرت کرنی چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہو َ اِنَّ لِکُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ دَعْوَۃً مُّسْتَجَابَۃً [رمضان المبارک میں ہر مسلمان کی ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔] اس لیے اللہ کے آگے رو رو کر دعائیں کرنی چاہیے نہ معلوم کون سی گھڑی میں دعا قبول ہو جائے۔ تہجد کا وقت قبولیت دعا کا خاص وقت ہے۔ لہٰذا سحری سے پہلے تہجد کے نوافل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے گریہ وزاری کی جائے اور اپنی تمام حاجات اللہ وحدہ لاشریک کے سامنے پیش کی جائیں۔ اللہ کو منایا جائے۔ احادیث میں افطار کے وقت روزہ دار کی دعائیں قبول ہوتی ہیں فرمایا گیا ہے، جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے "تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا، تیسرے مظلوم کی دعا۔" اس لیے افطار کے وقت دعاؤں کا ضرور اہتمام کرنا چاہیے۔ ایک بات پر غور کیجئے کہ بالفرض اللہ تعالیٰ کا کوئی بہت ہی نیک اور برگزیدہ بندہ ہو اور وہ آدمی آپ کو کسی وقت بتا دے کہ ابھی مجھے خواب کے ذریعے بشارت ملی ہے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے، تم جو کچھ مانگ سکتے ہو، اللہ رب العزت سے مانگ لو۔ اگر وہ آپ کو بتائے تو آپ کیسے دعا مانگیں گے؟ بڑی عاجزی وانکساری کے ساتھ رو رو کر اللہ رب العزت سے سب کچھ مانگیں گے کیونکہ دل میں یہ استحضار ہو گا کہ اللہ کے ایک ولی نے ہمیں بتا دیا ہے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے۔ جب ایک ولی بتائے کہ یہ قبولیت دعا کا وقت ہے تو ہم اتنے شوق کے ساتھ دعا مانگیں گے اب ذرا سوچیے کہ ولیوں اور نبیوں کے سردار، اللہ تعالیٰ کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ روزہ دار آدمی کی افطار کے وقت اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرماتا ہے تو ہمیں افطار کے وقت کتنے شوق اور لجاجت سے اور پر امید ہو کر اللہ رب العزت سے دعائیں مانگنی چاہیے؟ ہونا یہ چاہیے کہ وہ جو افطاری کا آخری آدھا گھنٹہ ہے اس آدھے گھنٹے میں خوب توجہ الی اللہ کے ساتھ بیٹھیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجات بیان کریں اور اپنی دنیا و آخرت کی اور جان و ایمان کی سلامتی کی دعائیں کریں۔

ویسے بھی دستور یہ ہے کہ اگر آپ کسی آدمی کو مزدوری کے لیے اپنے گھر لائیں اور وہ سارا دن پسینہ بہائے اور شام کے وقت گھر جاتے ہوئے آپ سے مزدوری مانگے تو آپ اس کی مزدوری کبھی نہیں روکیں گے، حالانکہ ہمارے اندر کتنی خامیاں ہیں۔ بغض ہے، کینہ ہے، حسد ہے، بخل ہے، لیکن جو ہمارے اندر تھوڑی سی شرافت نفس ہے وہ اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ جس بندے نے سارا دن محنت کی ہے ہم اس کو شام کے وقت مزدوری دیئے بغیر خالی بھیج دیں اگر ہمارا دل یہ نہیں چاہتا تو جس بندے نے اللہ کے لئے بھوک اور پیاس برداشت کی اور افطاری کے وقت اس کا مزدوری لینے کا وقت آئے تو کیا اللہ تعالیٰ بغیر مزدوری دیئے اس کو چھوڑ دے گا۔ ہرگز نہیں اس لیے صدق یقین کے ساتھ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ حدیث شریف میں اس بات کی ترغیب آئی ہے کہ رمضان شریف میں استغفار کی کثرت کریں، جنت کو طلب کریں اور جہنم سے پناہ مانگیں۔ لہٰذا اپنی دعاؤں میں ان تینوں چیزوں کو بار بار مانگیں۔ ان شاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ بامراد فرمائے گا۔

(۴) تلاوت قرآن مجید کی کثرت:

رمضان المبارک کو قرآن پاک سے خاص نسبت ہے کیونکہ قرآن مجید اسی مہینے میں نازل کیا گیا۔ شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ (البقرۃ: ۱۸۵) (رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا) اس سے پہلے بھی جتنی آسمانی کتابیں اور صحیفے آئے وہ بھی اسی مہینے میں نازل ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اس مہینے کو کلامِ الٰہی سے خاص نسبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک اس مہینے میں کثرت سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔

روایات میں آتا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس مہینے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ پورے قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے۔ اصحاب رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لے کر آج تک یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ اس ماہ قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کی جاتی ہے۔ ہمارے بہت سے اکابر اس ماہ میں ایک دن میں ایک قرآن پاک اور بعض دو قرآن پاک بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے اکابر کی اتباع میں کثرتِ تلاوت کو اپنا شعار بنانا چاہیے۔ زیادہ سے زیادہ وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

سلف صالحین کے واقعات:

سلف صالحین اس مہینہ کی برکات سے کیسے فائدہ اٹھاتے تھے اس کی چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔ تاکہ ہمیں بھی اندازہ ہو جائے کہ ہمارے اسلاف یہ مہینہ کیسے گزارتے تھے۔

بزرگانِ دِین اور شوقِ تلاوت:

(۱) ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں مَع عیدُ الفطر ۶۲ قرآنِ پاک ختم کرتے (دن کو ایک، رات کو ایک، پورے ماہ کی تراویح میں ایک اور عید کے روز ایک)۔ [الخیرات الحسان، ص ۵۰]

(۲) حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ماہِ رَمَضان میں ۶۰ قرآنِ پاک ختم کرتے تھے اور سب نماز میں ختم کرتے۔ [حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹ / ۱۴۲، رقم: ۱۳۴۲۶]

(۳) حضرت اسود بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ہر دو راتوں میں پورا قرآن پڑھتے اور صرف مغرب و عشاء کے درمیان آرام فرماتے تھے اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے علاوہ ۶ راتوں میں ایک ختمِ قرآن کر لیا کرتے تھے۔ [طبقات ابن سعد، رقم: ۱۹۷۶، اسود بن یزید، ۶ / ۱۳۶ بتغیر قلیل۔ حلیۃ الاولیاء، اسود بن یزید، ۲ / ۱۲۰، رقم: ۱۶۵۲]

(۴) حضرت امام مالک اور حضرت سفیان ثوری رحمہا اللہ تعالیٰ علیہما کے بارے میں بھی کتابوں میں یہ درج ہے کہ یہ دونوں حضرات بھی رمضان المبارک میں اپنی دیگر مصروفیات کو ترک کر کے اپنے اکثر اوقات تلاوت قرآن میں گذارتے تھے۔

تلاش و تحقیق کرنے پر سیکڑوں ایسے واقعات اکابر واسلاف کے ملتے ہیں جن کا رمضان المبارک کے پاک مہینے کا نزول ہوتے ہی عبادت وریاضت میں کثرت ہو جاتی، عام معمولات زندگی کو ترک کر کے اس خاص اور بابرکت مہینے کا پورا پورا لطف اٹھاتے۔

یہ ہے ہمارے کچھ بزرگوں کے رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کا شوق وذوق، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان بزرگان دین کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے حتی الامکان تلاوت قرآن پاک زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھنا چاہیے کہ بزرگوں کے یہ واقعات کوئی خواب نہیں بلکہ حقیقت ہیں اور محض کرامت نہیں بلکہ نفس واقعہ ہیں، اکابر کے معمولات اس وجہ سے نہیں لکھے جاتے کہ سرسری نگاہ سے ان کو پڑھ لیا جائے، یا کوئی تفریحی فقرہ ان کو کہہ دیا جائے، بلکہ اس لئے لکھے اور بتائے جاتے ہیں کہ اپنی ہمت کے موافق ان کا اتباع کیا جائے، اور حتی الوسع پورا کرنے کا اہتمام کیا جائے کہ ان حضرات کے افعال واقوال حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جو جامع کمالات کا سچا مصداق ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی کے مختلف احوال کا پرتو ہیں۔

(۵) صدقہ وخیرات کی کثرت:

رمضان المبارک کا ایک بڑا اور اہم عمل زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنا ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھلائی کے کاموں میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے، آپ کی سب سے زیادہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی "آپ کی سخاوت ماہ رمضان میں اتنی زیادہ اور عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ" (مفہوم حدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں عام دنوں کے مقابلے صدقہ وخیرات کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، صدقہ وخیرات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے فقراء ومساکین، یتامیٰ و بیوگان اور معاشرے کے معذور اور بے سہارا افراد کی ضروریات پر خرچ کرنا اور ان کی خبر گیری کرنا، بے لباسوں کو لباس پہنانا، بھوکوں کو کھانا فراہم کرنا، بیماروں کا علاج و معالجہ کرنا و کرانا، یتیموں وبیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی سرپرستی اور دیکھ ریکھ کرنا، معذوروں و کمزوروں کا سہارا بننا، مقروضوں کو قرض کے بوجھ سے نجات دلانا اور اس طرح کے دیگر ضرورت مند افراد کے ساتھ تعاون وہمدردی کرنا۔

(۶) رمضان المبارک کا احترام کریں اور اس کی بے حرمتی سے بچیں:

شعائر اسلام، مذہبی و دینی علامات اور نیکی وبھلائی کی قدر اور احترام کرنا اور ان کی عظمت و حرمت کو گلے سے لگانا جس طرح نیکی اور سعادت مندی کی علامت ہے اسی طرح ان چیزوں کی ناقدری اور بے حرمتی کرنا انتہائی شقاوت وبدبختی کی بات ہے، رمضان المبارک کی عزت وتوقیر پر جہاں ڈھیروں نیکیاں ملتی ہیں وہیں اس کی بے حرمتی کرنے پر دردناک عذاب کا تذکرہ کیا گیا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "جس نے اس ماہ مبارک میں کوئی نشہ آور چیز پی یا کسی مومن پر بہتان باندھا یا اس میں گناہ کیا تو اللہ رب العزت اس کے ایک سال کے اعمال برباد فرما دے گا، پس تم ماہ رمضان میں کوتاہی کرنے سے ڈرو، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے، اللہ عزّ وجل نے تمہارے لیے گیارہ مہینے کر دیے کہ ان میں نعمتوں سے لطف اندوز ہو اور لذت حاصل کرو اور اپنے لیے ایک مہینہ خاص کر لیا پس تم ماہ رمضان کے معاملہ میں ڈرو- [رمضان کے تیس اسباق ص / ۳۱ بحوالہ: المعجم الاوسط ج / ۲ ص / ۴۱۴]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میری امت ذلیل ورسوا نہ ہوگی جب تک رمضان کا حق ادا کرتی رہے گی، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! رمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل ورسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: اس ماہ میں ان کا حرام کاموں کو کرنا، پھر فرمایا جس نے اس ماہ میں زنا کیا یا شراب پی تو اگلے رمضان المبارک تک اللہ رب العزت اور جتنے فرشتے ہیں سب اس پر لعنت کرتے ہیں، پس اگر یہ شخص اگلے رمضان کو پانے سے پہلے مر گیا تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہو گی جو اسے جہنم کی آگ سے بچا سکے گی، پس تم ماہ رمضان کے معاملے میں ڈرو، کیونکہ جس طرح اس ماہ میں اور مہینوں کے اعتبار سے نیکیاں بڑھا دی جاتی ہیں اسی طرح گناہوں کا معاملہ بھی ہے- [ایضاً ص / ۳۲ بحوالہ: المعجم الصغیر للطبرانی ج / ۵ ص / ۶۰]

حاصل کلام یہ ہے کہ ماہ رمضان المبارک کا احترام ہم سبھی مسلمانوں کے لیے بہت ہی ضروری ہے اور رمضان کے احترام کا مطلب یہ ہے کہ اس میں گناہوں سے بچا جائے، جھوٹ، غیبت وچغلی اور بدکلامی سے اپنے آپ کو بچایا جائے، جملہ منہیات شرعیہ سے بچتے ہوئے اوامر پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی جائے کیونکہ صرف کھانا پینا بند کر دینے کو رمضان کا کامل احترام نہیں کہا جا سکتا، رمضان کے اصل مقصد کو حاصل کرنا ہی اصل میں رمضان کا احترام ہے-

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے احترام اور روزوں کی پابندی اور حفاظت کی توفیق بخشے، اور رمضان کے احترام کے ساتھ اس کی بے حرمتی

کالم نگار اپنے مضامین کو دلائل و براہین سے مزین کر کے ہی ارسال کریں، اپنی نگارشات و مضامین ہمارے وہاٹشپ ارسال کریں مضمون نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں۔

ایڈیٹر کو حسب ضرورت ترمیم کا حق ہو گا شائع کردہ: علما فاؤنڈیشن نیپال ہیڈ آفس دار الحکومت کاٹھمانڈو نیپال برانچ نول پراسی لمبنی پردیش نیپال

+918795979383- +9779817619786 +91 7398 208 053

نالج سٹی میں ۶؍مارچ کو بدر الکبریٰ روحانی امن اجتماع کا انعقاد

اجتماعی افطار، قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کی عظیم مثال ہے: ڈاکٹر ازہری

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی)

کیرلم کے کالی کٹ میں جامعہ مرکز الثقافۃ کے زیر اہتمام نالج سٹی میں بھارت کی سب سے بڑی عالیشان انڈین گرانڈ مسجد جامع الفتوح میں اصحاب بدر کی یادگار میں ۱۷ رمضان کی شب میں ایک روزہ عظیم الشان بدر الکبریٰ اجلاس کے موقع پر امن، دعائیہ اجتماع کا انعقاد ۶؍مارچ کو ہو رہا ہے۔ مذکورہ بیان آج یہاں کالی کٹ سٹی میں پریس کانفرنس سے ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری نے دیا۔ انہوں نے بتایا کہ حق و باطل کا عظیم معرکہ جنگ بدر کے موقع پر اصحاب بدر کی یاد میں منعقد ہونے والا اجتماع ہندوستان کی سب سے بڑی افطار تقریب ہے۔ جس کی مسلسل کئی دنوں سے تیاریاں زور شور سے جاری ہے۔ جس میں ملک کی مقتدر شخصیات اور بیرون ملک کے شیوخ، سفارتی مندوبین، علما وعمائدین، اہل قلم، دانشوران سمیت ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید شریک ہورہے ہیں۔ ڈاکٹر ازہری نے بتایا کہ اجتماعی افطا میں مختلف مذاہب کے لوگوں کی شرکت ہوگی۔ جو کہ، قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کی عظیم مثال ہے۔ پروگرام میں مختلف سیشن ہونگے جس میں حلقہ ذکر، بردہ، بدر مولود، اجتماعی تلاوت قرآن، جلسہ اعتکاف، مجلس درود، صلوۃ التسبیح، گرانڈ افطار اور آخر میں مغربی ایشیا میں جاری تنازع کے حل کیلئے امن، دعائیہ اجتماع منعقد ہوگا۔ جس میں کلیدی خطاب بعنوان عالمی قیام امن، گرانڈ مفتی آف انڈ شیخ ابو بکر احمد کا ہوگا۔ جس کی قیادت مرکز نالج سٹی کے مینجنگ ڈائیریکٹر اور جامع الفتوح مسجد کے چیف امام وخطیب ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری کرینگے۔ واضح رہے کہ انڈین گرانڈ مسجد میں رمضان المقدس کے موقع پر دینی وعلمی اور سماجی وفلاحی عناوین پر مشتمل کئی اہم پروگرامس منعقد ہوتے ہیں۔ اہم شرکاء میں ڈاکٹر حسین ثقافی، سی محمد فیضی، مولانا عبدالرحمن پیرووڈ، سید ابراہیم خلیل البخاری، سید علی بافقیہ ودیگر معززین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ پروگرام کا افتتاح مولانا عبدالقادر مسلیار، ای سلیمان مسلیار صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔ سر سبز وشاداب اور پُر سکون علمی ماحول میں سحری تک مسلسل پروگرام جاری رہے گا۔ استقبالیہ کمیٹی کے مطابق زائرین، روزہ دار کے لئے ہر طرح کے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ ڈاکٹر ازہری نے بدرالکبریٰ عالمی روحانی اجتماع میں تمام عاشقان رسول سے شرکت پُر خلوص گذارش کی ہے۔ آخر میں کیرالہ کے ممتاز صوفی عالم دین سید ابراہیم خلیل البخاری ملک وملت کی سلامتی اور عالمی قیام من کیلئے خصوصی دعا فرمائینگے۔

روزوں کی افادیت وسائنسی فوائد

تحریر۔
محمد توحید رضا علیمی

(۱) روزوں کی فرضیت کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے اور اسکی افادیت کا بیان بھی قرآن مجید میں موجود ہے سائنسی نقطہ نظر وماہرین طب کو سمجھنے سے قبل روزوں کی فرضیت کو سمجھنے کے لئے کلام اللہ کی طرف رجوع کریں تو اللہ پاک اپنے مقدس بابرکت باعظمت کلام مجید پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۳ میں ارشاد فرماتا ہے۔ اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلی امتوں پر فرض ہوئے تھے۔ ترجمہ (کنزالایمان)

(۲) تفسیر خزائن العرفان میں مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ اس آیتِ کریمہ میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے

(۳) اور در مختار و خازن میں لکھا ہوا ہے کہ رمضان شریف کے روزے ۱۰ شعبان المعظم ۲ھ کو فرض کیے گئے ہیں۔

(۴) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے عبادت قدیمہ ہیں زمانہء حضرت آدم علیہ السلام سے تمام شریعتوں میں فرض ہوتے چلے آئے اگرچہ اس کے اَیام و اَحکام مختلف تھے مگر اصل روزے سب امتوں پر لازم رہے

(۵) روزہ رکھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہم گناہوں سے بچ جائیں گے اور یہ متقین کا شعار ہے

روزہ رکھو صحت مند ہو جائو

(۶) انسان جو بھی کھاتا پیتا ہے تو بدن پر لازماً اس کا اثر پڑتا ہے اچھا اثر پڑے تو صحت اچھی ہوتی ہے بُرا اثر پڑے تو صحت خراب ہوتی ہے مثلاً شراب پینے ڈرکس لینے اور نشیلی ادویات وغیرہ نقصان دہ اشیاء کے استعمال سے صحت خراب ہوتی ہے طبیعت پر کافی بُرا اثر پڑتا ہے انسان بیماریوں میں ملوث ہو جاتا ہے ڈاکٹروں سے علاج کرواتا ہے محنت و مشقت سے کمایا ہوا مال حرام اشیاء کی خریدی میں لگا کر بیماری خریدا اب اسی بیماری کو دور کرنے کے لئے باقی رقم بھی خرچ کر دیا۔ بچا کچھ نہیں۔ تب جا کر اُسے اللہ پاک کی عطا کردہ صحت و تندرستی کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے کہ قدرتی صحت و تندرستی اللہ پاک کی عطا کردہ ان گنت نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ جسم پر اچھا اثر پڑے تو صحت اچھی ہوتی ہے حلال و جائز مفید و صحت مند اشیاء کے استعمال سے جسم تندرست وتوانہ صحت مند وقوی رہتا ہے۔ روزہ عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ صحت کے حوالے سے بھی روزہ اپنا اثر رکھتا ہے اسی لئے ہمارے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ صُوموا تصحوا۔ روزہ رکھو صحت مند ہو جائو (المعجم الاوسط)

(۷) شارحِ حدیث حضرت علامہ عبدالرئوف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ روزہ روح کی غذا ہے جس طرح کھانا جسم کی غذا ہے۔ روزہ رکھنے سے (دنیا میں) بندے کو صحت و تندرستی حاصل ہوتی ہے (فیض القدیر)

روزے کے سائنسی فوائد

(۸) روزہ سارے نظام ہضم کو ایک ماہ کے لئے آرام مہیا کر دیتا ہے دوسری طرف روزہ کے ذریعہ جگر کو چار سے چھے گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے جو روزہ کے بغیر قطعی ناممکن ہے سائنسی نقطہ نظر سے ماہرین طب کا دعویٰ ہے کہ اس آرام کا وقفہ ایک سال میں ایک ماہ ضرور ہونا چاہئے۔ مسلمان روزے رکھ کر سارے نظام ہضم اور جگر کو آرام مہیا کر کہ صحت مند ہو جاتے ہیں

(۹) روزے کے اپنے دینی دنیاوی جسمانی روحانی طبی اور سائنسی اتنے فوائد ہیں کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ روزہ انسان میں صبر اور برداشت پیدا کرتا ہے۔ روزہ صرف عبادت ہی نہیں بلکہ انسانی صحت کے لئے بھی بہت مفید ہے

(۱۰) روزے سے انسانی طبیعت میں تحمل پیدا ہوتا ہے اور انسان کو بھوک و پیاس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جب بھوک و پیاس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے تو کھانے کی قدر کرتا ہے بھوکوں کو کھلاتا ہے پیاسوں کی پیاس بجھاتا ہے کھانوں کی ناقدری نہیں کرتا خود اپنے گھر میں ہو یا کسی شادی بیاہ کی تقریب میں ہو یا کہیں کسی بھی طعام کی محفل میں حاضر ہو وہ انسان کھانوں کی قدر کرے گا بیجا اسراف سے بچے گا اور کھانوں کو ذائع نہیں کرے گا روزے کے ذریعہ انسان میں بھوک و پیاس کی اہمیت کا اندازہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ روزہ دار کی بیماریوں کو دور کرتا ہے اور صحت و تندرستی عطا فرماتا ہے

(۱۱) روزے کی افادیت کو کئی غیر مسلم اطباء بھی تسلیم کر چکے ہیں حتی کہ بعض ممالک میں مختلف امراض کے علاج کے لئے لوگوں کو گھنٹوں بھوکا رکھا جاتا ہے اور اس سے مریض پر اچھا اثر پڑتا ہے

(۱۲) ایک غیر مسلم مذہبی رہنما کا کہنا ہے کہ مجھے اسلام میں رمضان کے روزوں نے بہت متاثر کیا ہے۔ دنیا کے دوسرے مذاہب میں بھی روزے کا تصور پایا جاتا ہے اور غیر مسلموں میں بھی روزوں کا تصور موجود ہے حالانکہ ان کے روزوں کے معاملات کچھ الگ ہیں وہ اپنے طریقوں سے روزے رکھتے ہیں

(۱۳) اللہ پاک ہمیں یہی تو سمجھا رہا ہے آیت نمبر ۱۸۴ سورہ بقرہ میں۔ روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔ روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو سے مطلب یہ نکلا کما حقہ ہم روزوں کی افادیت کو نہیں جانتے جو جان گئے انہوں نے کبھی بھی روزوں کی قضاء نہیں کی روزہ رکھنے سے کیا ملتا ہے اللہ پاک نے سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۳ میں بتایا۔ لعلکم تتقون۔ کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔ تو معلوم ہوا روزہ رکھنے سے روزہ دار کو پرہیز گاری ملتی ہے

بنگلور رابطہ۔ ۹۸۸۶۴۰۲۷۸۶

امام مسجد رسول اللہ ﷺ خطیب مسجد رحیمیہ میسور روڈ جدید قبرستان

مہتمم دارالعلوم حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

نوری فائونڈیشن

بنگلور

رمضان صرف کھانے پینے کی رونق نہیں بلکہ اصلاحِ نفس کا عظیم

از قلم:

ڈاکٹر مولانا محمد عبدالسمیع ندوی

اسسٹنٹ پروفیسر، مولانا آزاد کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ کامرس، اورنگ آباد

موبائل: ۹۳۲۵۲۱۷۳۰۶

رمضان المبارک اسلامی سال کا وہ بابرکت مہینہ ہے جس کا انتظار ہر صاحبِ ایمان بے چینی سے کرتا ہے۔ یہ مہینہ رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا پیغام لے کر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مہینے میں قرآن مجید کو نازل فرمایا اور امت مسلمہ پر روزوں کو فرض کیا تاکہ انسان کے اندر تقویٰ، صبر اور ضبطِ نفس کی صفات پیدا ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس لئے فرض کیا گیا ہے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔ گویا رمضان کا اصل مقصد انسان کے اندر اللہ کا خوف، اپنی زندگی کا محاسبہ اور اپنے کردار کی اصلاح پیدا کرنا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کے دور میں رمضان کے حقیقی پیغام کو ہم نے بڑی حد تک نظر انداز کر دیا ہے۔

خاص طور پر نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد نے رمضان المبارک کو صرف سحری و افطار کی رنگینیوں تک محدود کر دیا ہے۔ افطار کے دسترخوان پر طرح طرح کے کھانے، بازاروں کی چمک دمک، رات بھر کی تفریحی مصروفیات اور سوشل میڈیا پر کھانوں کی نمائش کو رمضان کی رونق سمجھ لیا گیا ہے۔ گویا رمضان کا مطلب صرف یہ رہ گیا ہے کہ دن بھر بھوکے پیاسے رہنے کے بعد شام کو بھرپور انداز میں کھانے پینے کا اہتمام کیا جائے۔ یہ طرزِ فکر دراصل رمضان کے اصل مقصد سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم قرآن و سنت کی روشنی میں رمضان کو سمجھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ مہینہ محض بھوک اور پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مکمل تربیتی نظام ہے جو انسان کو اندر سے بدلنے کے لئے آیا ہے۔

روزہ انسان کو ضبطِ نفس سکھاتا ہے۔ جب ایک مسلمان پورا دن حلال چیزوں سے بھی اپنے آپ کو روک لیتا ہے تو اس کے اندر یہ قوت پیدا ہونی چاہئے کہ وہ حرام کاموں سے بھی اجتناب کرے۔ اگر روزہ رکھنے کے باوجود انسان جھوٹ بولے، غیبت کرے، فضول مشغلے اختیار کرے اور اپنی نگاہوں اور زبان کی حفاظت نہ کرے تو پھر روزے کی روح باقی نہیں رہتی۔

نوجوان کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ اگر نوجوان اپنی صلاحیتوں کو صحیح سمت میں استعمال کریں تو قومیں ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاتی ہیں، لیکن اگر یہی نوجوان وقتی لذتوں اور غیر سنجیدہ مشاغل میں الجھ جائیں تو معاشرے کی بنیادیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اس لئے رمضان المبارک نوجوانوں کے لئے ایک بہترین موقع ہے کہ وہ اپنی زندگی کا رخ درست کریں اور اپنے اندر مثبت تبدیلی پیدا کریں۔

رمضان ہمیں صبر اور برداشت کا درس دیتا ہے۔ جب انسان بھوک اور پیاس کی شدت کو محسوس کرتا ہے تو اس کے دل میں غریبوں اور محتاجوں کے لئے ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کی جا سکے اور اجتماعی ہمدردی کو فروغ دیا جا سکے۔

اسی طرح رمضان قرآن سے تعلق مضبوط کرنے کا بھی مہینہ ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں مسلمان قرآن کی تلاوت، تدبر اور فہم کی

طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اگر نوجوان اس مہینے میں قرآن کے پیغام کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ان کی زندگی میں ایک مثبت انقلاب آ سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو رمضان کے اصل مقصد سے روشناس کرائیں۔ مساجد کے منبروں سے، تعلیمی اداروں میں اور گھروں کے ماحول میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ رمضان صرف کھانے پینے کی رونق کا نام نہیں بلکہ یہ ایک عظیم روحانی تربیت کا مہینہ ہے۔

اگر نوجوان اس مہینے کو غفلت اور فضول مشاغل میں گزار دیں تو وہ اس کی بے شمار برکتوں سے محروم رہ جائیں گے۔ لیکن اگر وہ اس مہینے کو عبادت، علم، اخلاق کی اصلاح اور اللہ سے تعلق مضبوط کرنے میں گزاریں تو یہی رمضان ان کی زندگی بدل سکتا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم رمضان کے حقیقی پیغام کو سمجھیں اور اپنی زندگیوں میں نافذ کریں۔ خصوصاً نوجوان اس حقیقت کو سمجھیں کہ رمضان انہیں صرف بھوکا پیاسا رکھنے کے لئے نہیں آتا بلکہ انہیں ایک بہتر انسان بنانے کے لئے آتا ہے۔

اگر ہم نے اس مہینے کے پیغام کو سنجیدگی سے قبول کر لیا تو یقیناً ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں مثبت تبدیلی آئے گی، اور یہی رمضان المبارک کا اصل مقصد بھی ہے۔